1909

مجموعۂ تواریخ وصال حضرت مولانا شاہ فضل رحمن علیہ الرحمۃ والرضوان

مسمی باسم تاریخی تواریخ نامہ ۱۳۱۴ھ

جسمین حسب فہرست عنوانی ایک سو ترانوے ۱۹۳ تاریخین مندرج ہین

مع ضمیمہ جدید

جسمین حسب تعداد فہرست حال کے بیاسی ۸۲ تاریخین درج کی گئین کہ جملہ

دوسو پچھتر ۲۷۵ تاریخین ہوئین اور اسمای گرامی مؤرخین کے

حسب ترتیب حروف تہجی فہرست کی جدول سے دریافت ہو سکتے ہین

مطبع اصح المطابع محمود نگر لکھنؤ مین طبع ہوا

فہرست تواریخ باعتبار حروف تہجی تخلصہای حضرات مورخین

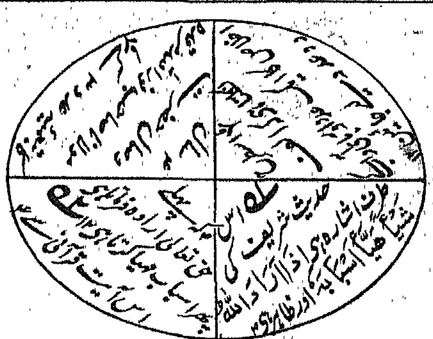
تواریخ نامہ

۱۳۱۳ھ

جو سچ پوچھو تو یہ تاریخی اسم بامسمیٰ کرامت یا الہام ہے۔ اور تواریخ جانگدازی ۱۳۱۳
و تاریخ اہل اللہ بھی اسکا تاریخی نام ہے کیونکر نہو کہ اِس مجموعے میں غوث الملۃ ۱۳۱۳
والدین قطب الارشاد و التلقین مرشد الانام حجۃ الاسلام درویشِ کامل
فقیرِ صاحبدل سرآمدِ اولیای کاملین سرخیلِ عرفای واصلین حضرت
مولانا شاہ فضل رحمٰن علیہ الرحمۃ والرضوان کے تواریخِ وصال و سنوات
انتقال مسطور ہیں اور قصائدِ مدحیہ و قطعاتِ تاریخیہ مزبور ہیں

مطبوعۂ اصح المطابع محمود نگر

لکھنؤ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحمدُ لِلّٰہِ الَّذِی کَفٰی بِاَوَّلِ الاِرَادَۃِ وَاٰخِرِ الاَسبَابِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی بِبِدَایَۃِ الاِخلَاصِ وَنِہَایَۃِ الاٰدَابِ

بعد اسکے یہ بندۂ راجی رحمتِ رحمٰن احمد میان سجادہ نشین بارگاہِ مستفیضان عالی شان صاحبِ الشریعتِ والطریقتِ والعرفان حضرت والدنا الاعظم و آستاذنا الاکرم و مرشدنا الافخم مولانا شاہ فضل رحمٰن نور اللہ مرقدہ بنورِ الفضل و الاحسان عرض رسان ہی کہ حضرت والدِ ماجد ممدوح بالقابہ نے بکمالِ شفقتِ پدری ظاہر و باطن کا علم مجھے سکھایا اور شریعت کے وسیع الفضا میدان مین سلوکِ طریقت کا سیدھا راستا بتایا اور حینِ حیات مین مجھے اپنا خلیفہ اور جانشین بنایا اور جب وصال کا وقت آیا تو دنیا سے عالمِ آخرت کی طرف انتقال فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ ۞ اَلَا اِنَّ اَولِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوفٌ عَلَیہِم وَلَاہُم یَحزَنُونَ ۞ چونکہ آپ کے مریدین اور معتقدین اطرافِ ہندوستان مین ہزارون بلکہ لاکھون موجود ہین اور اکثر ان مین سے جو ذی علم لائق اور تاریخ گوئی مین فائق ہین انھون نے فقیر کے پاس حضرت قبلۂ عالم کے فراق اور وصال مین بہت سے قصائدِ مدحیہ و قطعاتِ تاریخیہ بھیجے اور بہت سے اخبارون مین بالا بالا چھپوا دیے وہ بھی بعض کو پونہچے اور اکثر ناظرین اور شائقین مراثی اور تواریخ کے استفاضے

سے محروم رہے یہانتک کہ فقیر کے پاس انکے طلب ورشوق مین کثرت سے خطوط آنے لگے چنانچہ محبی مخلصی طالبِ خداشناسی مولوی محمد عبدالعلی صاحب آسی مدراسی نے اس مجموعے کو چھپواکر شائع کرنے کے لیے دو تین خط میرے پاس بھیجے اور غائبانہ اپنی فرطِ محبت وحسنِ عقیدت سے حضرت قبلۂ عالم کے وصال کی عربی فارسی اُردو مین کثیر الاشعار دس تاریخین لکھکر ارسال کین ناچار قصائد اور تواریخ کے جملہ کاغذات جو میرے پاس تھے مع تواریخ عشرۂ مذکورہ کے فقیر نے انکے پاس بھیجدیے کہ تمام تواریخ اور قصائد اور مراثی کو جلدی سے مرتب اور صحیح کرکے عمدہ طور سے خوشخط چھپوا دینے کے یہی مستحق اور اہل سمجھے گئے۔ اگرچہ مسترشدین اور معتقدین کے شوق دلانے اور بار بار اصرار کرنے سے حضرت قبلۂ عالم کے سوانح عمری کا ملفوظ شریف (جسمین اس خاندان فضل رحمانی کے اوراد واذکارِ معمولہ اور تعلیم علم سلوک کے طریقے اور تصفیۂ باطن کے احکام اور مریدون کے ہدایات و دیگر احوال علالت تادم رحلت) بہت شرح وبسط سے لکھنے کا ارادہ تھا لیکن فی الحال اپنی علالت کے ضعف ونقاہت اور نیز قلتِ فرصت نے اسکی اجازت نہ دی انشاء اللہ تعالیٰ بشرطِ حصولِ صحت وفرصت اس جامعیت کا ملفوظ لکھونگا اور اسی وجہ سے عجلت مین حضور قبلۂ مریدان وکعبۂ معتقدان کی علالت اور رحلت کا حال تفصیلی کجا علی سبیل الاجمال بھی لکھ نہ سکا ہان ربیع الاول کی دوسری تاریخ سے تا ۲۹۔ ربیع الآخر کسی قدر روزانہ کیفیت محبی ومخلصی مولوی محمد عبدالغفار صاحب ساکن اسیون ضلع اُوناؤ نے نہایت تحقیق سے راست راست بے کم وکاست لکھی ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ رسالہ بھی عنقریب اسی مطبعِ اصح المطابع سے چھپکر شائع ہوگا حضرت قبلۂ عالم کی بیماری زکام اور بخار سے انتقال کے بیس روز پہلے شروع ہوئی اور اس درمیان مین آپکو کسی روز صحت

بھی ہو جاتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ آپ کسی طرح بیمار نہیں اگرچہ ابتدا مین خفیف حرارت کے
ساتھ کچھ آمد زکام کی سی معلوم ہوتی تھی لیکن بظاہر اسکا کچھ اثر نہ تھا صرف پیاس کی
شدت تھی دن بھر مین خلاف معمول کئی مرتبہ پانی نوش فرماتے تھے ۷- ربیع الاول سے آواز کی
گرفتگی مین زیادتی ہونے لگی جب بلغم نکلتا تو آپ فرماتے کہ دیکھو یہ بلا پیٹ سے نکلتی ہی اور ضعف و
نقاہت کو بھی روزانہ ترقی تھی کہ غذا بہت کم ہوگئی تھی مگر با اینہمہ ضعف و ناتوانی اور کبھی کبھی جلسمین
مین حرارت ہو جانے کے اتباع سنت اور پابندی شریعت کا وہی اہتمام تھا اور ہمیشہ اول وقت ہمہ
تازہ وضو کرکے نماز ادا فرماتے اور بڑے ذوق وشوق سے حدیث شریف کا درس دیتے
سبحان اللہ بیماری کی حالت مین بھی کلام الٰہی اور حدیث نبوی کے سننے پر ہزار جان سے شیدا اور فدا
تھے اور ہمہ تن گوش ہو جاتے تھے

ہست محرابہا زمہ ابروے حدیث	بست دل آشفتہ جان در شکن موے حدیث

اور ۸- ربیع الاول کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ فضائل بیان کرکے آپنے اس شعر کو دو مرتبہ پڑھا

سرسبز سبزہ ہو جو ترا پایمال ہو	ٹھیرے تو جس شجر کے تلے وہ نہال ہو

اسوقت حاضرین کی عجب کیفیت تھی کہ دلگدازی سے سب پر ایک حالت رقت طاری تھی بعد اسکے
آپ نے یہ شعر پڑھا

باہزاران گنہ خرید مرا	بندۂ عیب دار کس نخرد

آپ روئے اور عجیب کیف کی حالت تھی کہ بیان مین نہین آتی

بشنو از دل اہل دل را وجد و حال	قَطُّ لَمَا یبدُ مِن قِیلٍ وَّ قَال

اور آج سے محویت کی کیفیت اور استغراق کی حالت بڑھتی جاتی تھی
کہ بسا اوقات حضور قبلۂ عالم اپنے ہر وقت کے حاضر باش خادمونکو بھی نہین پہچانتے تھے آپکے
معمولات سے تھا کہ بعد نماز ظہر عرائض سنا کرتے تھے فرمایا کہ آج بہت خطوط ہین آ پنے اونپر دم کر دیا اور
فرمایا کہ خدا سبکا کام پورا کرے آمین - اور ۹- ربیع الاول کو آپنے فرمایا کہ اللہ پاک اپنے خاص بندونکو
بہت پیار کرتے ہین جب وہ تکلیف و مصیبت مین صبر کرتے ہین تو ملائکہ سے خطاب ہوتا ہی کہ دیکھو
میرے بندے کیسے صابر و شاکر ہین تم گواہ رہو کہ ہمنے انکو بخش دیا - بارہوین تاریخ تک ترقی ضعف
کی یہی کیفیت رہی جو کوئی پوچھتا کہ حضور کا مزاج کیسا ہی تو فرماتے الحمد للہ اچھا ہوں صرف ضعف ہی

کبھی حضرت شاہ آفاق پیر و مرشد اور اولیاء اللہ کا ذکر فرماتے اور کہتے

ای شہ آفاق شیرین داستان	بازگو از بے نشان من نشان
صرف و نحو و منطقم را سوختی	آتش عشق خدا افروختی

۱۵- ربیع الاول یوم جمعہ کو شدت ضعف و حرارت کے سبب مسجد نہ جاسکے نماز ظہر ہیں پڑھی اور مجھے فرمایا کہ بیٹا تمھاری ذات سے سب کو فیض پہونچیگا اور سب کام جاری رہیں گے میں تمکو سب باتونکی اجازت دیتا ہوں اور بہت سی باتیں اسرار علم سلوک کی فرمائیں یہ بھی پیشین گوئی تھی بلکہ درحقیقت سجادہ نشینی اور قائم مقامی کا مضمون تھا اور جب حرارت کا اشتداد ہوتا اور زیادہ الجھن ہوتی تو اکثر فرماتے میں کیا کروں اور ۱۶- ربیع الاول سے آخر وقت تک یہ شعر حضور کے ورد زبان تھا ؎

فَسَهِّلْ يَا اِلٰهِيْ كُلَّ صَعْبٍ	بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ سَهِّلْ

اور بیسویں کو خواب استراحت سے دفعۃً اٹھ بیٹھے اور فرمایا کہ یہ بہشت یہ بہشت یہ بہشت اور چاروں سمت دست مبارک سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور اکیسویں کو حضور اقدس نے فرمایا کہ ہم مرگئے ہمارے جنازے کی نماز پڑھ دو اگر کوئی نہ پڑھے تو میں خود پڑھے لیتا ہوں کیا تمام مقتدی کھڑے ہیں اَللّٰهُ اَكْبَرُ فرما کے ہاتھ باندھ لیے - اور بائیسویں کو ۳ بجے بروز جمعہ کہ حاضرین کا مجمع کثیر تھا آنکھیں کھولکر مجھے بغور دیکھا اور میرا داہنا ہاتھ اپنے داہنے ہاتھ سے دو تین منٹ تک خوب مضبوط پکڑے رہے بعدہ چشم خدابین سے دوبارہ دیکھکر ہاتھ چھوڑ دیا اور آنکھیں بند کرلیں جو پھر تا دم وصال ان آنکھونکی زیارت نصیب نہوئی اور ۳۰ء بجے دست مبارک اوٹھاکر نہایت خضوع سے دعا فرمائی کہ اے اللہ پاک آپ میرے جملہ مریدین معتقدین دوست احباب عزیز اقارب کو خوش خرم کھاتا کھلاتا رکھیے گا اور سبکا خاتمہ بخیر کیجیے گا آمین آمین آمین پھر ۹ بجے سے تنفس شروع ہوا اوس سے یہ صاف معلوم ہوتا تھا کہ حضور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فرماتے ہیں کہ قبل اسکے کبھی آپنے اسطرح کا ذکر جلی نہیں فرمایا ہمیشہ ذکر خفی فرماتے تھے کہ دیکھنے والون کو معلوم نہیں ہوتا تھا بس اسی تنفس فکر کی کی حالت میں بعد مغرب کے ۷ بجے جو حضور پرنور نے سانس اوپر کو لی تو روح پر فتوح نے عالم بالا کی طرف پرواز کی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

اَلتَّوَارِیْخُ الشَّامِلَہ لِمُوَازَنَۃِ تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَہ

یعنی تواریخ عشرۂ وفات صاحب الآیات والبینات نورو الالہامات والکرامات دارای آثار طریقت دانای اسرار حقیقت سر برآرای کشور کشف وشہود صدر نشین بزم کون ووجود عارج معارج عرش ذات وصفات ناہج مناہج فرش نفی واثبات مہر سپہر ولایت کبریٰ ماہ اوج ہدایت عظمیٰ وارث علوم انبیا نائب رسول ہر دوسرا دیوانہ شاہد مواجید وجذبات پروانہ شمع احادیث وآیات شخص العرفان عین الاعیان حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن افیض علیٰ مرقدہ شآبیب الرحمۃ والغفران الیٰ ما تعاقب الملوان

آسی مدراسی محمد عبد العلی تجاوز اللہ الولی عن ذنبہ الخفی والجلی

آوٗہٖ[1] مَاتَ الشَّیْخُ بَلْ شَیْخُ الشُّیُوْخِ	وَھُوَ مِمَّنْ فَضْلُ رَحْمٰنٍ لَدَیْھَا
اَنْتَ اَسْنٌ[2] نَاقِصٌ فِیْ اِرْخِہٖ	قُلْ دُعَاءً۔ فَضْلُ رَحْمٰنٍ عَلَیْھَا ۱۳۱۳ھ

ولہ ایضاً

اِنَّ ھٰذِیْ رَوْضَۃُ الشَّیْخِ الْکَبِیْر	تَحْتَھَا تَجْرِیْ بِحَارُ السَّلْسَبِیْل
اِنَّ فِیْھَا کَوْثَرًا مِنْ رَّحْمَۃٍ	ھٰھُنَا مِنْ فَضْلِ رَحْمٰنَ[3] السَّبِیْل
مُرْشِدٌ ھَادٍ دَلِیْلٌ کَامِلٌ	عَارِفٌ حِبْرٌ بِلَا قَالٍ وَّ قِیْل
شَاعِرٌ مِنِّیْ اُرْخُہٗ اَحْمَدُ مِیَان	قُلْتُ اَسْنٰی۔ فَضْلُ رَحْمٰنَ الدَّلِیْل ۱۳۱۳ھ

[1] آوّہٖ مبنی علی الکسر بمعنی آہ ونالہ وافسوس یعنی انتقال فرمایا بزرگ نے بلکہ بزرگونکے بزرگ نے اور وہی اُن بزرگون میں سے ہین کہ جنکے پاس فضل اور بزرگی رحمٰن کی ہی ۱۲ [2] آسن ناقص یائی کہ حرف علت آخر سے ساقط ہوگیا جس سے دس کے تخرجے کا اشارہ ہی ۱۲ [3] رحمٰن کے منصرف وغیر منصرف ہونیمین اختلاف ہی اسکے الف ونون مزیدتان ہین اگر انتفای فعلانہ کی شرط لیجائے تو غیر منصرف ہی جیسا کہ یہان واقع ہوا اور اگر وجود فعلی کی شرط ہو تو منصرف ہی جیسا کہ اوپر گذرا ۱۲

وله ایضاً قصیدۂ نونیہ متضمن پنج تاریخ

ہین آج تیرہ و تاریک کیون نہ مین و زمان　　ہین آج غم کے اندھیرے مین کیون مکین و مکان
ہین فرطِ درد سے کیون زرد رنگ پیر و جوان　　ہین آہ سرد سے کیون گرم نالہ خُرد و کلان
ہی آج کیون مہ و خورشید کا خسوف و کسوف　　ہی آج غم کی گھٹا کس لیے محیطِ جہان
ہی انحراف مین کیون نقطۂ خطِ[1] محور　　ہی انصراف مین کیون نظمِ عالمِ امکان
زمین ہی خاک بسر کس کی سوگواری مین　　فلک ہی کس کی مصیبت مین نیلگون دامان
کہین ہی سکتے کا عالم کہین تڑپنے کا غل　　کہین ہی گریہ و زاری کہین ہی آہ و فغان
سحر کا جیب و گریبان ہی کس کے غم مین چاک　　شفق کا کس لیے خون چشمِ شام سے ہی چکان
ہی کیون سکون مین آج آسیاے چرخِ کہن　　ہی کیون سقوط مین آب نبضِ گردشِ دوران
ہر ایک شہر مین ہی شور و غل کا حشر بپا　　ہر ایک جا ہی قیامت کا ماتمی طوفان
ہی کسکے ذکر مین ہر ایک مست و دیوانہ　　ہی کسکی فکر مین ہر ایک ششدر و حیران
خبر یہ کس کی ہی سرعت مین تارِ برقی ہی　　ہر اک کا ہی دل مضطر مثالِ برق طپان
یہ کس کا ہی اثرِ ذکرِ ھَاذِمُ[2] اللَّذَّات　　یہ کس کی ہی خبرِ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانْ
یہ کس کے واسطے فردوس کی ہی آرایش　　یہ کس کے واسطے پھولا ہی روضۂ رضوان
پس اضطراب مین آسی نے پوچھا ہر اک سے　　یہ کس ولی کے لیے تعزیت کا ہی سامان
کہا سبھون نے کہ تم کو خبر نہین اسکی　　کہ آج اُٹھ گیا دنیا سے ایک قطبِ زمان
بدلِ شارِ کلامِ خداے عَزَّ وَ جَلّ　　بجان فداے حدیثِ رسولِ ہر دو جہان
وزیرِ اعظمِ دربارِ خاصِ دین نبی　　فقیرِ درگہِ رحمٰن شاہِ فیض رسان
مہِ سماے ہُدیٰ مہرِ آسمانِ تُقیٰ　　امامِ اہلِ صفا پیشواے متقیان

---

[1] خط محور اصطلاح ریاضی مین اوس خط موہوم کو کہتے ہین کہ ایک سرا اُسکا قطب شمالی سے ملا ہو دوسرا قطب جنوبی سے ۱۲

[2] اس حدیث شریف کی طرف اشارہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ ۱۲

محیطِ حیطۂ ارشادِ ہر طریقِ سلوک
مدارِ دَورۂ قطبِ طریقت و عرفان

ہین سب کے پیر وہ نام اونکا فضلِ رحمٰن ہی
عَلَیْہِ فَضْلُ فِضَالٍ[1] وَّرَحْمَۃُ الرَّحْمٰن

کہ مظہرِ صفتِ اسم یہ مسمّٰی[2] ہی
یہی دلیل ہی رحمت کی اور یہی بُرہان

بروز جمعہ و اوّل ربیع و وقتِ غروب
غروب ہو گیا وہ آفتابِ رازِ نہان

عجیب کیفیتِ محویت تھی وقتِ وصال
کہ روح شاہدِ وحدت کو تھی نظارہ کنان

تھی ایسی سینے مین ذکرِ جلی سے جنبشِ دل
کہ جیسے سیپی کے آغوش مین دُرِ غلطان

لَکَانَ[3] یَنْظُرُ عِنْدَ النُّفُوْظِ وَجْہَ اللّٰہ
وَکَانَ لَمْ یَرَ حُوْرَ الْقُصُوْرِ وَالْغِلْمَان

تھا جان کو انکی فقط وصلِ جانِ جان مطلوب
جَنان[12 دل] کو انکے نہ تھی خواہشِ نعیمِ جنان

بصد طرب قفسِ عُنصری سے طائرِ روح
ہوا نشیمنِ جنت کے سمت بال افشان

جب انکی روح چلی سوی روضۂ جنت
تو پیشوائی کو جنت سے آئے خود رضوان

جمال شاہدِ وحدت پہ دل سے تھے شیدا
عروسِ معرفتِ حق پہ جان سے تھے قربان

وہ ایسے جلد گئے شوقِ وصل مین سوی حق
کہ جیسے چشمے کی جانب[12 آب] کوئی تشنہ دوان

مدام بادۂ عرفان سے تھے وہ مستِ الست
ہمیشہ جذبۂ وحدت کی مے سے تھے سکران[12 مست]

تھی ذات بابرکات آپکی سراپا نور
فروغِ شمعِ شبستانِ بزمِ کون و مکان

صفای آیئنہ رونمای حق بینی
ضیای مہرِ خدادانی و مہِ عرفان

برابر آیئنہ دل مین ظاہر و باطن
مساوی اونکو تھا کشفِ معنون و عنوان

تھے ذاکر ایسے کہ سونا بھی اونکا جاگنا تھا
تھے ساتر ایسے کہ تھا اون پہ کشفِ سرِ ہر آن

کَرَاہُ[4] یُوْقِظُ اَھْلَ اللّٰہِ نُوْنَ وَالدُّنْیَا
ذَرَاہُ یَکْشِفُ سِرَّ الْعُیُوْنِ وَالْاَعْیَان

علہ مضمون اس شعر کا دیباچے کے پانچوین صفحہ کی انیسوین سطر سے بخوبی ظاہر ہوگا ۱۲

[1] فضال بالکسر بمعنی باہم غلبہ فضل جستن یعنی ونیز فضل غالب اور احسان عظیم اور رحمت رحمٰن کی نازل ہو ۱۲

[2] مسمّٰی یعنی ذات بابرکات آپکی او صفت اسم یعنی آپکے نام نامی مین جو معنی وصفی ہین اثر اسکا ذات مسمی مین ضرور رہتا ہی ۱۲

[3] یعنی ہر آینہ دیکھتے تھے وقت موت کے وجہ جمال الٰہی کو اور نہین دیکھتے تھے حوران قصور اور غلمان کو ۱۲

[4] یعنی سونا آپکا جگاتا تھا اہل ونا کو اور اہل دنیا کو اور ستر و پردہ آپکا ظاہر کر دیتا تھا ذوات و شخاص کے راز کو ۱۲

فقیر ایسے تھے وہ شاہ خرچ جنکا فیض　تھا شام و صبح و شب و روز رشکِ فیضِ شہان
ہمیشہ اونکے کرامت کے خوانِ نعمت پر　برابر آتے تھے اور کھاتے تھے سبھی مہمان
وہ کون جا ہی نہین جسمین فیضِ رحمانی　حجاز و چین و عجم روم و شام و ہندستان
بتاؤ کون ہی درویشِ بے سوال ایسا　دکھاؤ کون ہی ایسا فقیرِ شاہ نشان
تھے نورِ شمعِ کلامِ خدا پہ پروانہ　گلِ حدیثِ نبی پر تھے بلبلِ نالان
تھے ایسے تابعِ حکمِ خدا و حکمِ نبی　نہ چھوٹا عمر بھر انسے حدیث اور قرآن
تھے باوجود شریعت کی پابندی کے　سلوک و جذب کے دریا مین غرق وہ ہر آن
وہان رسولؐ کی رحلت تھی جس مہینے مین　اسی مہینے مین رحلت ہی آپکی بھی یہان
صلوۃ انکی تھی معراجِ عرشِ قربتِ حق　زکوۃ تزکیۂ نفس و صوم صیقلِ جان
خلیفہ انکے ہین احمد میان خلفؔ[1] انکے　اَدَامَهُ بِهُدَایِ الْخَلْقِ رَبُّهُ الْمَنَّانْ
خلافتِ پدری کے خلیفہ ہین یہ خلف　سلف سے ہی خلف اپنے پدر کا نام و نشان
یہ تازہ گل ہین اوسی باغِ فضلِ رحمن کے　اوسی چمن کے ہین یہ نونہالِ سرورِ دان
وہی سلوک ہی انکا وہی ہدایتِ پیر　وہی طریق ہی انکا وہی رہِ فیضان
اوسی طرح ہین یہ امراضِ باطنی کے طبیب　مطب مین انکے ہی دنیا کے ترک کا درمان
دَوَامُ[2] تَصْفِیَةِ الْقَلْبِ مِنْ مَشَاغِلِهِ　وَدَوْمُ تَزْکِیَةِ النَّفْسِ مِنْهُ بِالْاِحْسَان
ہی سب کچھ اس چمنِ فیضِ فضلِ رحمن مین　خدا کے رنگ سے رنگین ہین سب گل و ریحان
وطن ہی آپ کا یہ گنج کا مراد آباد　کہ جسمین دفن ہی گنجِ معارفِ یزدان
وہ گنج ہی کہ ہی گنجِ جواہرِ رحمت　وہ گنج ہی کہ ہی گنجِ لآلیِ رحمن
ہی گنجِ گوہرِ حسنِ عمل مراد آباد　حصولِ علمِ ارادت کی ہی مراد یہان

[1] خلف بفتحتین بمعنی پس آیندہ و فرزند نیک و صالح ۱۲ [2] دوام و دوم ہر دو بالفتح بمعنی ہمیشگی و مداولت اور لفظ احسان سے علم سلوک یعنی تصفیۂ باطن و علم حضوری یعنی اخلاص کی طرف اشارہ ہی جیسا کہ حدیث شریف مین واقع ہوا کہ آنحضرت صلعم سے جبرئیلؑ نے پوچھا اَخْبِرْنِی عَنِ الْاِحْسَانِ آپنے جواب دیا اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ ۱۲

کہ ہر مرید نے پائی یہین مراد اپنی — تو پھر مراد سے کیونکر نہو یہ آبادان
مین انکی کیا کہون راز و نیاز کی باتین — عیان نہان مین نہان ہی عیان مین جلوہ کنان
ہدایت انکی ہی راہِ وصال کی موصل — ارادت انکی ہی راہِ خدارسی کی رسان
ہی انکے فقر کا گھر مرجعِ امیر و فقیر — اور انکے فیض کا در ہی محطِّ عالمیان[1]
ہی انکے سامنے دنیا کا ہیچ نقش و نگار — ہی انکا ذکرِ خدا نقش صفحۂ دل و جان
امورِ فہمِ شریعت مین معرفت بین ہین — رموزِ علمِ طریقت مین ہین حقیقت دان
کرون مین وصف کا انکے بیان کس منہ سے — یہ میرا منہ کہان اور انکا وصفِ پاک کہان
اب آگے انکے کمالون کا ہو بیان کیونکر — زبان ہوگئی گنگ اور لنگ پا ہی بیان
ہی علم معرفت انسان کا جوہرِ ذاتی — جو یہ نہین تو وہ ہی نام کا فقط انسان
اگرچہ زندہ وہ بے معرفت ہی ظاہر مین — ولیک ہی وہ حقیقت مین قالبِ بے جان
اگر مرید کی ایسی خدارسی ہو مراد — تو ایسے پیر کی بیعت مین اپنا دے دل و جان
جو پوچھی غیب سے تاریخ فضلِ رحمٰن کی — کہا خدا کی یہ رحمت ہی قالہ الرحمٰن[2] ۱۳۰۱ھ
کرامت اسکو لکھون یا ولایت اسکو کہون — ہون اک ولی کے دو سن ضم دو ولی سے عیان ۱۳۰۱ھ ۱۳۰۵ھ
دو سن ہین سن کے اور اک سن کا نامِ تاریخی[3] — ہی ایک سن مین دو سن ملنے سے دو سن کا بیان
وہ یہ ہین آسی اگر ساتھ فضلِ رحمٰن کے — ولیِّ ہند لکھون یا کہون ولیِّ جہان
فَشَاءَ مَنْ هُوَ رِضْوَانُ اِرْخَهُ مِنِّي ۱۲ — اَجَبْتُ - اَهلُ جَلاءٍ[4] عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان ۱۰۵ ۱۳۰۱ھ ۱۳
وَقُلْتُ مِصْرَعَ تَوْرِيخِ فَوْطِهِ[5] اَيْضًا — عَلَيْهِ مَا الْمَعَ الْجَوِّ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن ۱۳ ۱۳ ۱۳

[1] محط بالفتح و تشدید طا منزل و جای فرود آمدن و عالمیان اہل عالم ۱۲ [2] یعنی ہاتف غیب نے کہا کہ اس تاریخ کو رحمٰن نے فرمایا اور باعتبار الفاظ نام نامی مؤرخ لہ کے لطف مناسبت اس تاریخ کا ظاہر ہی ۱۲ [3] یعنی سن شریف آپ کا ۱۰۵ سال تھا اس سن کی دو تاریخین ہین ولی ہند - ولی جہان انکو فضل رحمٰن نام تاریخی کے ساتھ ملانے سے دو تاریخین نکلتی ہین اور یہی دو ولی ہین کہ نام ولی کے ساتھ ضم کرنے سے بھی دو تاریخین نکلتی ہین ۱۲ [4] اہل جلا یعنی ارباب صفا و اہل تصفیۂ باطن کہ جلا بالفتح بمعنی صفا و ضیا آیا ہی اور اہل کا اطلاق واحد اور جمع دونون پر آیا ہی اور علیہم تعظیمًا ہی ۱۲ [5] فوط بمعنی موت تا و تیننیہ - جو بمعنی میان زمین و آسمان و ہوا و زمین ۱۲

ولہ ایضاً

فضلِ رحمٰن جنکے تھے لاکھون مُرید ۔ ہوگیا افسوس اُونکا انتقال
جنکا مسکن تھا مرادآباد مین ۔ روزِ جمعہ ہوگیا اُونکا وصال
سارے عالم مین تھی جسکی روشنی ۔ ہوگیا اوس مہرِ تابان کا زوال
ہوگیا مرقد کے مغرب مین غروب ۔ بعد مغرب کے وہ خورشید کمال
فضلِ رحمٰن کے ہین سن بارہ سو آٹھ ۔ تھا سن اونکا ایک سو اور پانچ سال
اوستاد اُنکے تھے شہ عبدالعزیز ۔ شاہ ملکِ عزت و فضل و کمال
اور شاہ آفاق اُنکے پیر تھے ۔ جنکا مثل آفاق مین ہونا محال
اب خلیفہ اُنکے ہین اُنکے خلف ۔ واقفِ اسرارِ ربِّ ذوالجلال
اِنَّہٗ اِسْمُ لَہٗ اَحْمَدْ مِیَانْ ۔ وَصْفُہٗ قَدْ جَاءَ مَحْمُوْدَ الْخِصَالْ[1]
مَالَہٗ شِبْہٌ[2] بِخُلْقٍ فِی الْوَرٰی ۔ مَالَہٗ مِثْلٌ بِخُلْقٍ فِی الْفِعَالْ
وہ تھے ماہِ کاملِ اوجِ علوم ۔ یہ اوسی بدرِ کرامت کے ہلال
باغِ لطفِ حق کے تھے وہ نخلبند ۔ یہ ریاضِ فضلِ رحمٰن کے نہال
بس انھون نے خوب چھک کر پی لیا ۔ چشمۂ ارشاد کا آبِ زُلال
لطف اُنکا جبرِ کسرِ عظمِ جان ۔ مہر اُنکی زخمِ دل کا اندمال
بات کیا ہی غیرتِ قند و نبات ۔ قول کیا ہی روکشِ سحرِ حلال
باغبانِ گلشنِ صدق کلام ۔ کشتکارِ مزرعِ اکلِ حلال
رازدارِ خلوتِ علم و عمل ۔ رمزفہمِ جلوتِ مدلول و دال
واقفِ تفسیر و اسرارِ حدیث ۔ عالمِ انساب و نقّادِ رجال

[illegible] ۱۲۱۵ھ

سلہ محمود الخصال جار کی ضمیر سے حال واقع ہوا ہی کہ اسکے نکارت کو اضافت لفظی مانع نہین ۱۲ سلہ شبہ بمعنی مثل و فعال بالفتح کار نیک و سخاوت و مروت آور فعال بالکسر بمعنی کردار یا و کار ہا کے بھی اسکو پڑھ سکتے ہین ۱۲

گوہرِ گنجِ سلوکِ کیف و کم[۱] — جوہرِ کانِ علومِ حال و قال[۲]
لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰے[۳] — سَعْیُہٗ فِیْ کَسْبِ خَیْرِ الْاِشْتِغَال
آسمانِ فقہ کے مہرِ منیر — رفعتِ تحدیث کے بدرِ کمال
حَافِظُ الْاَخْبَارِ مِنْ نُقَّادِھَا[۴] — قَارِئُ الْقُرْاٰنِ مِنْ حُسْنِ الْمَقَال
قَلْبُہٗ مِرْاٰۃُ اَنْوَارِ الْھُدٰی — وَجْھُہٗ نُوْرٌ عَلٰی وَجْہِ الْکَمَال
شغلِ آیات و احادیث اُنکا ذکر — ذکرا ذکارِ رسول انکا خیال
دل تھا محوِ دیدِ روے جانِ جان — جان تھی پروانۂ شمعِ جمال
تھا زبان پر ہر زمان ذکرِ رسول — اللہ اللہ ہر دم انکا قیل و قال
انکی رگ رگ مین تھا جوشِ یادِ حق — ذکرِ اللہ مین تھا انکا بال بال
دفعۃً افسوس کیسا ہوگیا — دفن زیرِ خاک گنجِ لازوال
رُوْحُہٗ رَاحَتْ اِلٰی رَوْحِ الْجِنَان — نَفْسُہٗ مَالَتْ اِلٰی نَیْلِ الْوِصَال
رفت ۱۲
قَدْ سَعٰے اِذْ قَالَ جِئْنِیْ حَقُّہٗ — قَدْ عَلَا اِذْ رَبُّہٗ نَادٰی تَعَال
شتافت ۱۲ — دوید ۱۲ — بیا ۱۲
دل فدائے نورِ حقِ لم یزل — جان نثارِ حسنِ ربِ لایزال
عاشقِ صادق رسول اللہ کے تھے — کیسے عاشق عاشقِ شوریدہ حال
جان و دل مستِ مئی حُبِّ نبی — چشم و سر محوِ لقائے ذوالجلال
خیر ہی خیر انکا ہر اک کام تھا — ہوگیا آخر کو خیر انکا مآل
پاس اُس شاہ مآل اندیش کے — حاصلِ دنیا تھا مالِ پایمال

۱؎ کیف وکم بمعنی چگونہ وچند اور اصطلاح مین کیف اوس عرض وصفی کو کہتے ہین کہ بذات خود قابل قسمت نہو مگر تبعاً جیسے سواد وبیاض وحرارت وبرودت اور کم وہ عرض ہی کہ بالذات قابل قسمت ہو جیسے خط وسطح وجملہ اشیائی جسم ۱۲ ۲؎ حال و قال ظاہر وباطن وکیفیت وجدانی وبیانی وطریقت وشریعت ومعنیٰ ومبنیٰ ۱۲ ۳؎ یہ پورا مصرع قرآن شریف کی آیت ہی کہ مضمون اسکا اس دوسری آیت کے مطابق ہو مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْھَا ۱۲ ۴؎ حافظ مثل حجہ وثبت کے محدثین کا ایک بہت بڑا مرتبہ ہی اور نقاد وجمع ناقد ہی کہ اسناد حدیث کے ضعف وقوت رجال کا پورا علم رکھتا ہو یعنی آپ حدیث شریف کے پرکھنے والون مین سے بہت بڑے حافظ الحدیث اور مفسر قرآن شریف تھے ۱۲

تھے فقیر اور سائلوں کا تھا ہجوم ۔ کون ہو ایسا فقیر بے سؤال
کیا فقیری تھی کہ شاہی گرد تھی ۔ رات دن تھا وا درِ فیض و نوال
جاتا تھا راہِ خدا مین بے شمار ۔ اور بھی آتا تھا بے حد نقد مال
باوجود اسکے مثالِ خاک تھا ۔ جیفۂ دنیا کا سب مال و منال
تھے دُرِ رخشندۂ تاجِ سلوک ۔ تھے گلو سے فقر کے عِقدِ لآل
وصف مہر و قہر کا کیا ہو بیان ۔ تھا جلال اوّل تو آخر تھا جمال
ہیبتِ حق تھی کہ ہر اک شخص کو ۔ بات کرنے کی نہوتی تھی مجال
رعب ایسا تھا کہ اسکے سامنے ۔ رستمِ دوران بھی تھا اک پیرزال
خاکسار ایسے کہ مثلِ خاک تھے ۔ بس یہی ہی شیوۂ اہلِ کمال
کیا لکھون اس پیرِ کامل کا بیان ۔ ہوگیا آخر کو اللہ سے وصال
حسبِ حال آسی نے لکھا سالِ وصل ۔ تھے بڑے درویشِ کامل اہلِ حال

ولہ ایضاً

درین دوران کسی از اولیا نیست ۔ چو مولانا محمد فضلِ رحمان
وے صد حیف از دنیا روان شد ۔ روانش[1] او بسوے جانِ جانان
ز ہجری سیزدہ صد سیزدہ سال ۔ ربیع الاول و بست و دوم دان
بیومِ سیدالایامِ جمعہ ۔ بمغرب شد غروب آن مہرِ عرفان
سراپا رمز فہمِ اہلِ دل بود ۔ سراسر راز دارِ پاک مردان
صَبِیْرٌ صَبْرُہٗ صَبْرٌ جَمِیْلٌ[2] ۔ فَقِیْرٌ فَقْرُہٗ اِشْبَاعُ جَوْعَانْ
اِمَامُ الْاِنْسِ فِیْ اُنْسٍ وَّ حُبٍّ ۔ وَحِبُّ الْخَلْقِ مِنْ خُلْقٍ وَّ اِحْسَانْ

[1] روان بالفتح روح حیوانی و نفس ناطقہ کہ ہمیشہ در حرکت فکری باشد و روان دل یعنی رونده و جاری [2] صبیر کامیر شکیبا و پیشوا و معتقد علیہ قوم و صبر شکیبائی و تحمل رنج و بلا و صبر جمیل اشارہ است بسوے آیہ فصبر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون و اشباع خورانیدن و جوعان گرسنہ و امام بالضم سردار و در انس و انس و خلق و خلق تجنیس محرف است کہ متحد الکتابۃ و مختلف الحرکۃ باشد ۱۲

سلوک و جذب اندر ذات او بود — گہے سالک گہے مجذوب جوشان
مگر با اینهمہ علم و عمل داشت — بہ تفسیر و حدیث و فقہ و قرآن
ز فیضش مستفیضان بیشمار اند — مریدانش ہزاران در ہزاران
مذکّر ہم مترجم ہم مجاہد — محدّث ہم مفسّر ہم خدادان
لبش سرچشمۂ تحدیث و تفسیر — دلش پروانۂ مصباح قرآن
تنش آئینۂ انوار وحدت — سرش گنجینۂ اسرار پنہان
بہ آسی گفت رضوان بہر تاریخ — کہ داخل[له] در جنان شد فضل رحمان
۱۳۱۳ھ

وله ایضاً

فضل رحمن کہ سال مولد اوست ۱۲۰۸ — رحمت و فضل ذوالجلالی بود
در سلوک و تصوف و عرفان — سرمد و شبلی و غزالی بود
جانش از ذکر جان جان مملو — دلش از ما سواہ خالی بود
بود غوث زمان و قطب مکان — بل ازین ہم زیادہ عالی بود
از کلام بلیغ و لحن فصیح — طوطی سرو خوش مقالی بود
دم رحلت دلش بسجدۂ عشق — محو کیفیت وصالی بود
وصل حق یافت در ربیع نخست — شام جمعہ کہ نیک فالی بود
نزد او مال جیفۂ دنیا — لقطۂ راہ پایمالی بود
بلبل شاخسار آزادی — گل باغ فراغ بالی بود
فلک پیری و مریدی را — مہر علمی مہ کمالی بود
در جہان ہدایت و ارشاد — آن ولی والی موالی بود
این بود سال آن ولی اللہ — فضل رحمن ولی والی بود
۱۳ ۱۳ھ

[له] یعنی جنان کے عدد کو فضل رحمان کے عدد میں داخل کرنے سے سنہ ۱۳۱۳ نکلتے ہیں رحمان کو عرفی رسم خط کے موافق الف سے لکھا ۱۲

انجم۔ جناب سید نجم الدین احمد صاحب ساکن قصبہ سندیلہ ضلع ہردوئی

رفت از دنیا بسوی دار البقا — ای دریغا سرگروہ عارفان
رفت خورشیدِ ولایت زیر خاک — از نظر پنہان شدہ قطب جہان
فضلِ رحمٰن اسم پاکش ذات او — فخرِ عالم مرجع ہر این و آن
عالم و عارف محدث ہم فقیہ — بایزید عصر و شبلیؒ زمان
از غمش نمناک شد چشم نجوم — نیلگون پوشید جا در آسمان
چون بخلد پاک آن عارف رسید — یافت از خالق لقب جنت مکان
بر مزارِ پاک انجم کن رقم — خوابگاہِ مرشدِ اہل زمان
۱۳۱۳

احقر۔ جناب محمد وزیر خانصاحب ساکن جلیسر ضلع ایٹہ

فضل رحمٰن کہ فضل رحمٰن بود — شد ز دار فنا بملکِ بقا
شد پسندش مقام علیین — بود اعلیٰ شدہ بسوی اعلا (ای رفتہ ۱۲)
ما ہمہ طالبان حق را حیف — داغ حسرت نہادہ بر دلہا
از زمین تا بہ آسمان برسید — در فراقش صدای واویلا
در نظر چون جہان سیہ نشود — رفت در زیر خاک مہرِ ہدا
احقر زار بہر سالِ وصال — شاہ شیخ زمن نوشت اورا
۱۳ ۱۳

ولہ

حسرتا واحسرتا واحسرتا — چون نہ درد دلہا بیاید آہ راہ
بہر تاریخ وصالِ آنجناب — گفت احقر فضل رحمٰن حیف آہ
۱۳ ۱۳۰ ۱۳۰۰

ارشد۔ جناب مولوی غلام حیدر صاحب بلگرامی

بُد فضل رحمٰن بالیقین شیدای ختم المرسلین — رونق دہِ شرعِ مبین فخرِ گروہ کاملین
آگاہ اسرارِ خدا مشتاق دیدارِ خدا — مقبول سرکارِ خدا ہر دم برحمت ہمقرین

واقف ز سرِ معرفت در زہد عالی منزلت	بودہ ست شبلی مرتبت آن ہادیِ راہِ یقین
آرم چگونہ بر زبان ناگاہ زین فانی جہان	از حکم ربِ انس و جان رفتہ سوی خلد برین
برو مم بسال ارشد سبق گفتم بصد رنج و قلق	گنجِ مرادِ اہلِ حق مدفون شدہ اندر زمین ۱۳ ۱۳

ولہ

قطبِ حق عارفِ رب حضرتِ فضلِ رحمن	مثل او در ہمہ آفاق نیاید بخیال
پارسا متقی و راہ نما حق آگاہ	پاک خو پاک روش نیک سیر نیک خصال
او بفرمانِ قضا آہ جہان را بگذاشت	داد با اہلِ زمانہ غمِ اندوہ و ملال
جمعہ بست و دوم ماہِ ربیع الاول	وقتِ مغرب شدہ افسوس ظہور این حال
بہ قلم آمدہ ارشد سنہ رحلتِ او	بجنان گشتہ روان قبلۂ اربابِ کمال ۱۳ ۱۳ ھ

ولہ

فضلِ رحمن اہلِ باطن صاف دل روشن ضمیر	چون سپردہ روح پاک خود بعالم آفرین
اختر سالش ز اوجِ فکر ارشد رو نمود	نیر روشن دلی افزود جلوہ در زمین ۱۳ ۱۳ ھ

ولہ

فضلِ رحمن اہلِ دل در عمرِ یکصد پنج سال	روح پاک او روان گردید از جسمِ کہن
سال تاریخِ وصال از خامۂ ارشد چکید	راہی شد قطبِ ولایت راحلِ از ملکِ محن ۱۳ ۱۳ ھ

ولہ

فضلِ رحمن کہ بود پاکیزہ سرشت	تخم حب اللہ تا زیست بکشت
چون رفت ز دہر گفت ارشد سالش	قطب آفاق رو نمودہ بہ بہشت ۱۳ ۱۳ ھ

ولہ

فضلِ رحمن شہنشہ پاک دلان	گردید روانہ زین جہان سوی جنان
ارشد بہزار او بخوانم تاریخ	پنہان شد ہاے آفتابِ عرفان ۱۳ ۱۳ ھ

وله

فضلِ رحمٰن نماند انا رشد — ہادیٔ رہ یقین و عرفان آگاہ
تاریخِ وصالِ او نوشتم ارشد — پوشیدہ شدہ مہر ہدایت آہ آہ
۱۳ ۱۳

وله

اے وارفتہ زخانۂ بے بنیاد — فضلِ رحمٰن ولیٔ پاکیزہ نہاد
حوران سنۂ وصال گفتند ارشد — زیبِ آفاق زینتِ خلد بداد
۱۳ ۱۳

وله

مخزنِ فضل و کمال و علم حق — جانبِ جنت بیکدم شد روان
سالِ تاریخ وصال ارشد نوشت — فضلِ رحمٰن بودہ زیب دو جہان
۱۳ ۱۳ھ

وله

جہان مولوی فضل رحمٰن گذاشت — دلم مضطر و دیدہ پُرآب گشت
بتاریخ او کرد ارشد رقم — نزیلِ ارم قطب الاقطاب گشت
۱۳ ۱۳ھ

وله

ہائے افسوس کہ از دیدۂ خود — دیدہ ام رحلت قطبِ دوران
گفت رضوان زپیٔ سال ارشد — در جنان آمدہ فضلِ رحمان
۱۳ ۱۳ھ

وله

صاحبِ فضل و اہلِ علم و کمال — ذات او زیب دہ بدوران بود
کرد ارشد بیانِ سالِ وصال — اہلِ دل پاک فضل رحمٰن بود
۱۳ ۱۳ھ

وله

فضل رحمٰن شہِ اقلیم معارف چو نماند — از غم و رنج دلِ حق طلبان گشتہ شق
سنۂ فصلی او نیز برآمد ارشد — شدہ از دار جہان راہبرِ راہ حق
ف ۱۳۰۳

ولہ ایضاً

فضلِ رحمٰن دلیلِ راہِ توحید	افسوس اسبابِ زندگانی پیچید
فصلی تاریخ بازگویم ارشد	زین وی سرِ جنید وقت راہی گردید ١٣٠٣ف

ولہ

زین جہان آن ولیِ کامل رفت	کہ بعالم جنید دوران بود
کردہ ارشد بیان سمبتِ او	فضلِ رحمٰن بخلد رو بنمود سمبت ١٩٥٢

ولہ

رفت آن آفتابِ دین چو زدہر	درجہان رونما سیاہی شد
عیسوی سال یافتم ارشد	فضلِ رحمٰن بخلد راہی شد ١٨٩٥ع

ولہ

فضلِ رحمٰن امامِ اربابِ یقین	دلہا گشتند از وصالش غمگین
فصلی سنہ است این دگرہم ارشد	رو کرد بخلد قبلۂ اہلِ دین ١٣٠٣ف

ولہ

زہے حضرتِ فضلِ رحمٰن	باغِ جنت مین ہوئے وہ ساکن
سال اس غم مین لکھا ارشد نے	بجھ گیا آہ چراغِ باطن ١٣١٣ھ

ولہ

فضلِ رحمٰن آفتابِ معرفت صافی درون	او ٹھگئے دنیا سے کرتا ہی زمانہ ہاے ہاے
یون دلِ پرسوزِ ارشد سے نہی نکلا سال نقل	ایکدم مین گل ہوئی روشندلی کی شمع واے ١٣١٣ھ

ولہ

چشمِ مردم سے نکیون اشک وان ہون لخت لخت	اک قلم کیون نہ دلِ خلق ہون سرگرمِ فغان
ہاے افسوس وہ کامل نرہا دنیا مین	فضلِ رحمٰن جسے کہتے تھے تمام اہلِ جہان

فیض جاری تھا زمانے مین برابر اون سے ۔۔۔ مقصدِ دل کو پہونچتا تھا جو آتا تھا وہان
آتے تھے لوگ ولایت سے قدمبوسی کو ۔۔۔ ذات پاک اونکی تھی اعزاز دہ ہندستان
پاک بازی مین فرشتہ تھے نہین شک اسمین ۔۔۔ گو وہ ظاہر مین متشکل تھے بشکلِ انسان
سچ ہی مشہور کہ دنیا ہی سراے فانی ۔۔۔ ایک دن ہوگا فنا جو کوئی آیا ہی یہان
سال لکھ حکم مسیحا سے مسیحی ارشد ۔۔۔ آہ صد حیف اوٹھا سایۂ فضلِ رحمٰن
۱۸ ۹۵ع

ولہٗ

دل ٹکڑے ٹکڑے ہی مرا غم سے جگر ہی پاش پاش ۔۔۔ کی فضلِ رحمٰن اہلِ دل نے ہی جو اکدم مین قضا
صنع مربع اور فصلی سال ہی ارشد یہ لکھ ۔۔۔ واحسرتا قطبِ زمان سوے عدم راہی ہوا

واحسرتا	قطبِ زمان	سوے عدم	راہی ہوا ۱۳۰۳ف
۶۷۶	۲۰۹	۱۹۰	۲۲۸

۶۷۶	۲۰۹	۲۰۹	۲۲۸
۲۲۸	۱۹۰	۱۹۰	۶۷۶
۲۰۹	۶۷۶	۲۲۸	۱۹۰
۱۹۰	۲۲۸	۶۷۶	۲۰۹
۱۳۰۳ف	۱۳۰۳ف	۱۳۰۳ف	۱۳۰۳ف

ولہٗ

فات امام الانام اوصله الله بدار المقام
۱۳۰۳ف

من المولوی محمد ادریس النجرامی

إِنَّ شَيْخِي فَضْلَ رَحْمٰن ذَا الفُهُوم ۔۔۔ لَمْ أَجِدْ مِثْلَهُ إِلَى أَرْضِ النُّجُوم
فَضْلُهُ قَدْ شَاعَ فِي كُلِّ الْوَرٰى ۔۔۔ فَيْضُهُ قَدْ عَمَّ تَعْمِيمَ النُّجُوم
اُبْتُلِي يَوْمًا بِحُمًّى نَافِضٍ ۔۔۔ فَاسْتَمَرَّ الضُّعْفُ وَاسْتَوْلَى الكُلُوم
لَمْ يُمْهِلْ سَاعَةً أَوْ لَمْحَةً ۔۔۔ كَيْ يَسِيرَ أَوْ يَقُومَ أَوْ يَصُوم

لَيْلَةَ السَّبْتِ تَوَفَّاهُ الْكَرِيم — اِذْ لَهُمُ الْيَوْمُ وَانْتَشَرَ النُّجُوم
اَدْبَرَ الْاَفْضَالُ عَنَّا وَالنِّعَمْ — اَقْبَلَ الْبِدْعَاتُ وَالشِّرْكُ الْمَلُوم
قَدْ اَحَاطَتْنِي الْمَصَائِبُ وَالْعَنَا — وَالْبَلَايَا وَالْغُمُوم وَالْهُمُوم
ثُمَّ قَدْ نُوْدِيتُ مِن عِنْدِ الْاِلٰه — اَرِّخِ التَّارِيخَ لِلشَّيْخِ الْعَزُوم
قُلْ بِرَأْسِ الْحُزْنِ مَعْ قَلْبِ الْعَنَا — زُيِّنَتْ جَنَّاتُ عَدْنٍ لِلْقُدُوم

١٢٥٥

آمجد ـ جناب مولوی سید امجد علی صاحب ساکن بنارس محلہ پرانی عدالت

راہِ رحلت پیمودہ آہ — فضلِ رحمٰن والا شان
ہاتف گفتہ ہنگامِ فکر — بہرِ تاریخش شد برہان
مجموعاً ہر حرفِ منقوط — اشرف آمجد ـ فضل رحمٰن

١٣

بیخود ـ جناب حافظ انوار اللہ صاحب سیونی

فضل رحمٰن شہِ خجستہ نہاد — عارفِ حق و عالم فاضل
بر سرِ خلق فضل رحمٰن بود — رحمتِ حق بود براو نازل
عَلَمِ علم بر فلک افراشت — فقر از ذات او شدہ کامل
دو لکتِ علم و فقر بذل نمود — بر دلِ صوفیانِ صافی دل
حیف اول ربیع بست و دوم — روز آدینہ آن بحق شاغل
از سرای سپنج رخت بہ بست — کرد روحش وصال حق حاصل
فکرِ سالِ وصال بیخود کرد — گفت ہاتف بصنعت قابل
گشتہ از فرقتش جہان بے سر — فضل رحمٰن چو شد بحق واصل

١٣١٣

ثبات ـ جناب عبد الحق صاحب نبیرہ حضرت قبلہ نور اللہ مرقدہ

شاہنشہِ ہند و قطب آفاق — شبلی زمان جنیدِ دوران
لاریب چنین ولیِّ کامل — پیدا نشود دگر بدوران

همه عاشقِ آلِ مصطفیٰؐ بود	هم داشت ولائے چاریاران
در طاعت و زهد چون ابوذرؓ	در فضل و کمال همچو سلمانؓ
مغرور بذات او عبادت	نازان بوجود پاکش ایمان
باشوق دلی بیار پیوست	جان داده و رفت سوے جانان
تا حشر شود بماتم او	افلاک باشک نجم گریان
تاریخ وصال او نوشتم	فیاض و لبیب قطب دوران
تاریخ ثبات شد بفصلی	محبوب اله فضل رحمانؐ

جمال - جناب منشی جمال احمد صاحب ردولوی

فضلِ رحمٰن در جنان داخل شدند

ولہ

کزین دار الفنا سوے دار البقا رفت

ولہ

ہوا شور ہر چار سو جب یہ برپا	شہِ ملک عرفان نے فرمائی رحلت
جمال اب ہوئی فکرِ تاریخ پیدا	سنایا یہ ہاتف نے بادرد و رقّت
مع زہد سب ہو گئے بے سر و پا	ریاضت عبادت شریعت حقیقت

حیدر - جناب مولوی محمد حیدر اشرف خانصاحب معزز رئیس بنارس

تاریخ اہل اللہ

ولہ

فضل بسم اللہ الرحمٰن	تمکینِ ابقاءِ ما کان
رونق بخشِ لوحِ دلها	شد نقشِ دردِ بے درمان
آب تیغ غم نوشیده	لختِ دل خورده هر انسان

چشمِ دل نم - از خونِ غم یکجا ماتم را شُد سامان
در بحرِ نظمِ این اشعار فکرم - موجِ اشکِ طوفان
سروِ باغِ آلِ احمد حضرت سیّد فضلِ رحمان
مولی الاکرم - شیخ الاقدم صدر العالم - بدر الاعیان
نجم الساطع - بدرُ البارع غوثُ القانع - ذُخر الاقران
احسن - اکمل - اشرف - افضل اسعد - اعدل - رکن الارکان
بحرِ صفوت - عینِ عظمت شمسِ ملت - نورِ ایمان
عالم - عابد - ذاکر - زاهد ارشد مرشد - پیرِ پیران
آگاهِ اسرارِ غیبی سلطانِ اربابِ ایقان
فرد الافرادِ یکتائی وِردِ الاورادِ حق بینان
باب الابوابِ استغنا قطب الاقطابِ درویشان
مقبولِ ربِّ دو عالم نقدِ کنزِ فضل و فیضان
سالک - عارف - شب زنده دار اہلِ کشف و فخرِ دوران
واصل با حق گشت و افزود زیب و زینِ باغِ رضوان
روزِ وصلش - سُبحان الله یومُ العیدِ حور و غلمان
در چشمِ وصل افتاده خاک بر پاے لب برزن دندان
از هجرش چون نقشِ دیوار طفل و پیر و برنا حیران
چون بلبل نالد پروانه گل شد شمعِ بزمِ عرفان
تمغاے داغِ یعقوبی اِعطاے سرکارِ ذیشان
مرضی مولیٰ اولیٰ هست او شکرش باید در هر عنوان
آل و خُدامِ عالی را صبر کامل بخشد یزدان

شرعاً بعد رحلت باشد — ہر مومن را تا زی تبیان
اسم والا ہم شد تبدیل — ظاہر گشتہ راز نہان
فضل رحمن - نام پاکش — سال پیدایش را اعلان
تعداد آلسید حیدر — عمر اطہر را شد برہان
سال وصل از اسم اقدس — یعنے - سید فضل الرحمن ۱۳۱۳ھ

ولہ

سید فضل رحمن بودہ — افسوس اہل الحق برتر
وز موت از درج قالب — بردہ لعل روح اطہر
سال وصلش حیدر گفتم — گل شد شمع عالم پرور ۱۳۱۳ھ

ولہ

مولانا فضل رحمن — رفت از دنیا - وادہ غم
تاریخش - حیدر - گفتا — قطب ذیشان عالم ۱۳۱۳ھ

ولہ

دریغا فضل رحمن زین جہان رخت اقامت چید
غمے دارم کہ در میزان تحریرم نمی سنجد
عیان شد سال وصلش از حروف بانقط حیدر
جناب شاہ سید فضل رحمن مرشد ارشد ۱۳۱۳ھ

خستہ - اسم لامعلوم - مرید حضرت صاحب مرحوم

راہبر منزل طریقت کے — جنکو مقبول کبریا کہیے
عارف و عاشق خدا سے کریم — فضل رحمن سے جو مسمی تھے
تھی ربیع نخست کی بائیس — روز آدینہ وقت مغرب کے

چھوڑکر یہ سراے بے بنیاد | وہ روانہ بسوے خلد ہوئے
روحِ مرحوم کو تو اے غفار | شاد مسرور رکھیو رحمت سے
ذات سے اونکی تھا رفاہِ عوام | عاجزون کے معین حامی تھے
حرص اور آزدور اونسے تھا | تھے فقیری مین ہر طرح پورے
واسطے اونکے سالِ رحلت کے | سنہ جسوقت فکر کی مین نے
آسمان سے سروش نے ناگاہ | دی ندا - ذاتِ ایزدی مین ملے

خدا بخش - جناب خدا بخش صاحب سیتاپوری

صد افسوس شمعِ طریقِ رسُل | سرِ اولیا رہنماے سُبُل
فقیہ و محدث ولیِ خدا | جو تھے نائبِ سرورِ جزو کل
وہ شبلیِ وقت اور جنیدِ زمان | نہ تھا جنکے مانند کوئی رجُل
منور چراغِ رہِ سالکان | گلستانِ فقر و ولایت کے گل
کرامات اونکی کرون کیا بیان | پلک مارتے مین کرین جز کو کل
جو لب اونکے بہرِ دعا وا ہوئے | ہوئے کامیاب اہلِ حاجات کل
کلیدِ انامل سے ایما کرین | تو قفلِ درِ معرفت جا کے کھل
یکایک یہ نیرنگیِ روزگار | ہوے بادہ پیماے راہِ رسُل
ہوا غم سے کاہیدہ سارا جہان | اور افلاک پر پڑ گیا شور و غل
بجز صبر اور شکر کے کیا حصول | اسی رہ گئے انبیا اور رسُل
خدا بخش کو فکرِ تاریخ تھی | گیا عقدۂ سالِ تاریخ کھل
کہا کھینچکر آہ ہاتف نے یہ | چراغ ہدیٰ ہو گیا آج گل
ز روے ادب اوسنے پھر یہ کہا | پڑھو فاتحہ اونپہ اور چار قل
سنہ بارہ کہا جی کو کرکے رجوع | ادب سے پڑھو اونپہ دس بار قل

قال مصنف [illegible] ۱۳۱۲ھ [illegible] ۱۳۱۲ھ

ولها

قطبِ دوران فضل رحمٰن آن امام العارفین — شد فنا فی اللہ و در جای بقا باللہ مقیم
جملہ خدام و مریدان را ہدایت ساختہ — ثابت و قائم نمودہ بر صراطِ مستقیم
شد بفکرِ سال تاریخِ وصالِ آنجناب — کمترین خادم خدا بخش غلامِ آن کریم
ہاتف از دروازۂ جنت ہمین آواز داد — کَانَ فِیْ رَوْحٍ وَّرَیْحَانٍ وَّجَنَّتِ النَّعِیْم
۱۳۱۳ھ

ولها

فضل رحمٰن مقتداے اہلِ دین — جلوہ فرما شد سوے خلدِ برین
روز شد تاریک در چشمِ جہان — گشت بیخود ہر کسین و ہر مہین
چون بہوشش آمد خدا بخش اندکے — شد بفکرِ سال با جانِ حزین
گفت ہاتف سال تاریخش کہ آہ — کردہ شد احمد میان را جانشین
۱۳۱۳ھ

ولها

حضرت احمد میان سردفتر اربابِ حال — قدوۂ اہلِ طریقت سالکان را پیشوا
عالمِ علمِ شریعت حامیِ دینِ متین — ماحیِ شرک و ضلالت شرع را فرمانروا
از کرامت بر جبینش نورِ عرفان جلوہ گر — چہرۂ نورانیش آئینہ سرِّ خدا
چون بصدرِ والدش بر وفقِ ارشادش نشست — عاملے را سوے عرفانِ خدا شد رہنما
از حسابِ ابجد آمد سال تاریخِ جلوس — منصب آراے ولایت جانشینِ اولیا

وله

حضرت ہوئے جو راہ روِ روضۂ جنان — احمد میان کے نام بجا معرفت کا کوس
فکرِ سنِ جلوس خدا بخش نے جو کی — بولا وہ کلک تا شطۂ عارضِ عروس
کہتے ہین اسکو۔ غرۂ حق۔ قدوۂ طریق — ہاتف یہ بولا دیکھلو تاریخ با جلوس
۱۳۱۳

خدیو۔ جناب خواجہ سید سرفراز علی صاحب کاظمی نقشبندی مجددی سکندرپوری

فضلِ رحمٰن سے تھی عجیب ضیا — صیقلِ قلب تھا بہ یادِ خدا
حق کے معشوق کا وہ عاشق تھا — نکتہ رس در کلامِ خالق تھا
دہر تاریک ہو گیا سارا — سالِ رحلت خدیو نے یہ لکھا
خلد میں اسکی ہی عجیب ضیا — کہو خورشیدِ آسمان ہدا
۱۳۱۲ھ

ذوقی۔ جناب مولوی عبد المنعم صاحب عربی پروفیسر پریسیڈنسی کالج کلکتہ

شاید بفقدِ سایۂ یزدان گریستن — شاید بفقدِ عیسیِ دوران گریستن
شاید بہ تیرہ گشتن گیہان گریستن — شاید بفقدِ مہرِ درخشان گریستن
شاید برخ نہفتنِ نورِ خدا ز دہر — با چاک چاکِ جیب و گریبان گریستن
شاید بہ فقدِ رحمتِ آفاق نورِ حق — کان ضیا مجددِ دوران گریستن
شاید چو ابرِ فصلِ بہاران بدرد و سوگ — بر فوتِ فضل و رحمتِ رحمان گریستن
شاہِ شہان پناہِ مساکین کہ بہترست — بر یاد او چو ابرِ بہاران گریستن
کس را توان کشید بکفران گریستن — ما راست در تلافیِ ایمان گریستن
ما راست در تلاطمِ امواجِ فتنہ زا — بر فوتِ دستگیرِ غریقان گریستن
بر وارثِ رسولِ خدا ختمِ اولیا — بر نورِ چشمِ فرقۂ انسان گریستن
بر نائبِ پیمبر و محیِ سنن خوش ست — از غصہ لب گزیدہ بدندان گریستن
بر اتباعِ سنت و بر ہدیِ شاہِ دین — بر شرع و بر طریقت و عرفان گریستن
بر قطبِ وقت و غوثِ زمان سایۂ خدای — ای سالکان سزد چو یتیمان گریستن
ای سالکانِ راہ بیں از این خوشترست — ما را بخوفِ سیلِ حدثان گریستن
اکنون بجای سودنِ مژگان بپای او — این دیدہ را خوش ست بہجران گریستن
شاہا ز بوسِ حالِ گدای تو واقفی — می زیبدم کنون چو گدایان گریستن
در دو لم گواہ کہ صبح و مساز حق — خواہم عواطفِ تو ز نیسان گریستن

اے در سرِ چو طبلِ و می ہوش افگنی ۔۔۔ اندر دلِ چو سنگ بیک آن گریستن
یک جرعۂ دگر ز می وحدتم بہ بخش ۔۔۔ بفگن بجامِ ھو بدل و جان گریستن
ذوقی بزندگان حیاتِ خدائے حی ۔۔۔ بہتان بود ممات و بفقدان گریستن
بر زندۂ حیاتِ ھُمْ اَحْیَا فغان مکن ۔۔۔ جہل ست بر وصالِ محبان گریستن

راضی - جناب منشی خلیل الدین احمد صاحب ساکن قصبۂ تلہر

وفاتِ رسولِ خدا کا مہینا ۔۔۔ وہ دن جمعے کا اور تیئیسویں شب
کہ شیخِ زمان حضرتِ فضلِ رحمٰن ۔۔۔ ہوے ٹوٹ کر خلق سے واصلِ رب
جو تاریخ کا کوئی طالب ہو راضی ۔۔۔ تو کہہ برکتِ ہند جاتی رہی اب
۱۳۱۲ھ

ذکا - جناب محمد اکبر صاحب عرف غلام سرور

حجۃ الحق مولوی شہ فضل رحمٰن آنکہ بود ۔۔۔ عالم و فاضل وحیدِ عصر مفقود المثال
حامی دین پیمبر ناصر شرعِ شریف ۔۔۔ ماحی کفر و ضلالت مفخرِ اہلِ کمال
قدوۂ اہلِ طریقت شیخ اشیاخ زمان ۔۔۔ زبدۂ اہلِ حقیقت بی شکی بی احتمال
مرشد و مخدومِ عالم خضرِ راہِ مستقیم ۔۔۔ مہبطِ فیضِ ابد محبوبِ ربِّ ذوالجلال
بر سرِ اوجِ کرامت ماہتابِ چاردہ ۔۔۔ بر فراز چرخِ رفعت آفتابِ لازوال
کاشفِ رازِ نہانی واقفِ اسرارِ غیب ۔۔۔ عالمِ علمِ لدنّی از خدائے لایزال
شاہِ اقلیمِ توکل خسروِ ملکِ غنا ۔۔۔ تاجدارِ مصرِ معنی قہرمانِ ذوالجلال
مثلِ نعمان بود او اندر علومِ ظاہری ۔۔۔ در علومِ باطنی مثلِ جنید خوشخصال
چون شہیدِ کربلا در صبر و تسلیم و رضا ۔۔۔ چون علی مرتضیٰ بحرِ کرم ابرِ نوال
چون خلیل اللہ بخلت چون ذبیح اللہ بعشق ۔۔۔ عیسیٔ مریم بمعجز موسیٔ عمران بقال
در سفر اندر وطن خلوت گزین در انجمن ۔۔۔ بُرد پنہان قافلہ سوے حریمِ اتصال
مست و بیخود از مے دردِ و غمِ عشقِ اِلٰہ ۔۔۔ والہ و دل خستہ و جان سوختہ شوریدہ حال

از گلستان ارم خندان گلی تازه بهار — وز خیابان جنان خوش منظر و خورم نهال
حسرت سرو و صنوبر از قد رعنای خویش — غیرت ماه منور از ره حسن و جمال
سکه زد چون شاه گیلان اندرین ربع حدود — زان سبب مشهور شد قطب زمان بی قیل و قال
جذبه زد در کمان همتش دور از قصور — از هدف تیر دعایش را خطا باشد محال
آستانش سجده گاه سروران فخر و الکرم — بارگاهش قبله گاه داوران ملک و مال
خلعت مقبولیت از بدو فطرت بر تنش — از عنایات خدای بی مثال و بی همال
باعث امن و امان خلق و عالم عنصرش — موجب فیض خلائق ذات آن نیکو مآل
هاشمی و سید والاگهر عالی نسب — قادری و نقشبندی عارف دیرینه سال
صد دریغ و درد آن سر دفتر اهل شهود — یافته از پیش حق خوش خلعت قرب وصال
در شب بست و سوم ماه ربیع اولین — طائر روحش باوج لامکان بگشود بال
روز شنبه صبحدم دردا دریغا حسرتا — آفتاب هند شد زیر زمین بی قیل و قال
در مراد آباد اندر روضهٔ خان کریم[له] — گشت واقع مرقد پر نور آن فرخ خصال
در فراقش محشری برپا شده در کائنات — نالهٔ جن و بشر بر آسمان شد زین ملال
نور از عالم نهان شد رو به ظلمت شد عیان — فیض و برکت از جهان بربست رخت ارتحال
آسمان در ماتمش زد جامه را در خم نیل — شد زمین از زلزله زیر و زبر آشفته حال
شاه انجم (آفتاب ۱۲) از فلک در غار مغرب اوفتاد — ماه کامل آنچنان کاهید کآخر شد هلال
در حواس و هوش مردم یافته راه انتشار — در دماغ اهل عالم گشت پیدا اختلال
زخم کز تیر غمش در سینه دارد عالمی — تا ابد از مرهم عیسی نیابد اندمال

در حروف معجمه گفتا ز کا سال وصال — مظهر شان الهی مطلع نور جلال
قطب اقطاب زمن شیخ اجل اولیا — گفت سال انتقالش [۱۳] هم [۱۳] زکای خسته حال
گفت سال عیسوی [۱۲] در لفظ خضر رهنما [۱۳۰۰ھ] [۱۲۹۵] — بعد قطع فرق اجهل اکبر شوریده حال

[له] یعنی دیوان کریم بخش خان ۱۲

نیز سالِ رحلتش گویم بعنوانِ سلیس	تا شود معلوم هریک بی تأمل بی ملال
یکهزار و سه صد و ده بود و سه زائد بران	از سنین هجرتِ پیغمبرِ فرخنده فال
سر بسجده بر مصلا زین جهانِ بی ثبات	آن ولی الله سوی فردوس فرمود انتقال
بجو سالِ تولد لفظ عادل سال عمر ۱۰۵ ۱۲۰۸ھ	سال وصلش از دریغا حیف دان ای خوشخصال ۱۳۱۳ھ

ولہ

امام الهدی پیشوای طریق	ولی خدا مقتدای جلیل
زهی فضل رحمن رحیم و کریم	بر اثبات حق ذاتِ پاکش دلیل
محدث مفسر فقیهِ بلیغ	مقدس مطهر حسین و جمیل
بتحقیق پیر کرامت نشان	بتصدیق شیخ الشیوخ نبیل
بتقدیم سنت بسی گرم خیز	بتعمیل حکمِ فرائض عجیل
بخلق حسن بود ضرب المثل	خداوند جود و عطای جزیل
شفا بخش از دم چو عیسی مسیح	صلاۃ بخوانِ کرم چون خلیل
بپیشِ خداوند آمرزگار	بعفوِ گنه عاصیان را کفیل
چها با دعایش اجابت قریب	چها خاک راهش دوای علیل
چو تشریف فرما شده زین جهان	سوی چشمه کوثر و سلسبیل
بسالِ وصالش ز ذهنِ سلیم	ندا گفت مخدوم و مرشد جلیل ۱۳۱۳ھ

ولہ

دریغا اخترِ اوج معانی	دریغا گوهرِ بحرِ حقیقت
دریغا حامیِ شرعِ پیمبر	دریغا رهبرِ راهِ طریقت
دریغا قدوۂ اربابِ دانش	دریغا زبدۂ اهلِ فضیلت
دریغا مرشد و مخدوم عالم	دریغا هادی و مهدی بطاعت

دریغا قلزم ایثار و بخشش　　دریغا ابر نیسان سخاوت
دریغا مولوی شه فضل رحمن　　چو شد عازم سوی گلزار جنت
ز کاسے کمترین چاکر رقم زد　　چراغ هند گل تاریخ رحلت
۱۳ ۱۳ھ

ولها

چون نه بر روی زمین افتاد چرخ زرنگار　　چون نشد زیر و زبر فرش زمین ای کردگار
چون نشد چشم کواکب کور حیرانم بسی　　چون نشد خورشید بی نور چون شبهای تار
چون نشد بحر محیط ارض همچون ریگ خشک　　چون نشد سر در هوا چون کاه صحرا کوهسار
چون نه مرغان هوای عرش شهپر ریختند　　چون نهال گلشن رضوان نشد بی برگ و بار
چون هوای عرصهٔ عالم نشد آتش فشان　　چون نه یکسر سوخت این خمخانهٔ لیل و نهار
عشق بی درد است و حسن بی ناز و کرشم　　بزم بی جام و می ست و سیر گلشن بی نگار
خانهٔ رب الخلائق بی خلیل آزر ست　　بی جمال روی یوسف محفل کنعان دیار
جام بی جمشید شه آئینه بی اسکندر ست　　بزم بی بهرام و خسرو رزم بی اسفندیار
خانقه بی شیخ سالک مدرسه بی درس گو　　میکده بی می پرستان بی صد چنگ و ستار
بی نمک شعر و سخن بی قدردان اهل سخن　　بی عمل علم و مکانی بی مکین ای غمگسار
بی علی محراب و منبر بی محمد یثرب ست　　ملک دین بی فضل رحمن باغ دنیا بی بهار
شام چون شام غریبان صبح چون صبح فراق　　شب چه شبهای غم ست و روز چون روز شمار
از زبان بی بیان و ز ذهن و فکر نارسا　　من چگویم وصف آن شاهنشه گردون وقار
مثل شاه فضل رحمن پیر دیگر تا ابد　　مادر گیتی نه هرگز پرورد اندر کنار
چون شد از دنیا بجنت حضرت شیخ الکبار　　سال او گفتا زکا گردیده محشر آشکار
۱۳ ۱۳ھ

ولها

مخدوم فضل رحمن شیخ الشیوخ دوران　　بحر العلوم عرفان ذو الکشف و الکرامت

چون شد ز دار محنت سوی ریاض جنت
آن اختر سعادت آن نیر هدایت
سائل شدم ز هاتف از بهر سال رحلت
گفتا ز کا بسالش گو خسرو ولایت
۱۳۱۲ھ

ولها

فضل رحمن قطب دوران پاکباز
چون ز دنیاے دنی رحلت نمود
سال نقلش زینجهان سوے جنان
هاتفے فرمود شیخ العصر بود
۱۳۱۳ھ

وله

شهنشهے که ملقب بفضل رحمن بود
فخیم و واقف سر خفی و راز جلی
ز بهر کسب کمالات ظاهر و باطن
بشهر اعلم محمد شده ز باب علی
چو شد بروضهٔ رضوان بعمر یکصد و پنج
ز کا بسال بگفتا خدا پرست ولی
۱۳۱۳ھ

ولها

شیخ الشیوخ حضرت مولائی ذوالکمال
قطب زمانه عارف و علامهٔ اجل
چون شد بدار خلد ازین دیر بی ثبات
گفتا ز کا بسال خدا ترس بے بدل
۱۳۱۳ھ

ولها

شاه احمد خلیفهٔ برحق
خوشترین پور شیخ خلد وطن
چون بحق خرقهٔ خلافت یافت
در زمان سعید و سال حسن
سر بسر شد نفور از دنیا
رفت از دل بسوی دین همه تن
سر نه زد از دریچهٔ دهنش
هیچگه کلمهٔ ز ما و ز من
خلق چون دید از شه ذیجاه
این روش این طریقهٔ احسن
در نگنجید اندرون لباس
از کمال خوشی چه مرد و چه زن
ساحت خاطر زمین و زمان
پاک شد از غبار رنج و محن
بر ادیم زمین هندستان
نور افشان شده سهیل یمن

خطۂ ہند باز از فیضش | چشم دارم شود چو صحن چمن
نکہتِ خلقِ او کند تسخیر | کشورِ ہند و ملکِ چین و ختن
ہاتفِ غیب باز گاے حزین | سال فرمود شاہ شیخ زمن
۱۳ ۱۳۱۳ھ

ولہا

چو بر سریرِ خلافتِ حق جلوس فرمود شاہ احمد | شگفت گلگل ریاض جاہا شدہ ز دلہا ملال مطلق
بسال اجلاس شاہ فیجاہ ذو المعالی و ذو المحامد | بفرق افسر کا می ہضطر بگفت احمد خلیفۃ الحق
۱۳ ۱۳۱۳ھ

ولہ

مولا ہے اکابرِ زمانہ | احمد جو ہوے خلافت آرا
سجادہ نشینیت مبارک | رضوان نے خلد سے پکارا
صد شکر و سپاس خواگہ سے | پھر ہند کا جاگ اوٹھا ستارا
پھر باد صبا چلی چمن مین | پھر غنچۂ گل کھلا دوبارا
پھر بلبلِ بوستان غزلخوان | پھر قہقہہ زن گل ہزارا
پھر حسن و عشق شرمگین مین | در پردہ روا ہوا اشارا
پھر لوٹیے چرخ تہنیت گو | لے ہاتھ مین چنگ و دف ستارا
پھر شاہدِ دین ہوا بصد ناز | جلباب خفا سے آشکارا
پھر نیرِ اعظمِ شریعت | کرنے لگا نور کا نظارا
پھر اخترِ اسعدِ طریقت | عالم مین ہوا ہدایت آرا
پھر لشکرِ روشنانِ روشن | مشرق سے نکل ہو صف آرا
اسلام کی تیغ کھنچ گئی پھر | پھر کفر کا دل ہوا دوپارا
دنیا کی بنا خراب کر کے | گھر بار اسلام کا سنوارا
حرص آز ہوا ہوس کے سر پر | بے شبہہ تھا پشتِ پا کو مارا

خوشنودی نفسِ بعج الہوس سے ۔۔۔ بالکلیہ کر گئے کنارا
رسوا ہو پاس شہ کے آئے ۔۔۔ دنیا سے دنی اگر قضارا
دکّانِ جہان کے نفع مین وہ ۔۔۔ سمجھے کہ ہی سر بسر خسارا
تسلیم رضا غنا توکل ۔۔۔ خوش ہو کے بدل کیا گوارا
تقویٰ و طہارت و عبادت ۔۔۔ دن رات یہی تھا شغل سارا
قرآن و حدیث پڑھ سُنانا ۔۔۔ حضرت کا وظیفۂ دلارا
مسلوک سلوک باطنی مین ۔۔۔ تقلید شہنشہ بخارا [1]
گہ نورِ مراقبہ کے اندر ۔۔۔ گہ جیبِ سکون سے سر ابھارا
با عہد شکن وفا پرستی ۔۔۔ با جنگ جو آشتی مدارا
الحق کہ جناب شاہ احمد ۔۔۔ مخدوم زمانیان ہمارا
احمدی الیق پی خلافت ۔۔۔ از روی قیاس و استخارا
کیا لکھ سکے وصف مہر عرفان ۔۔۔ بیچارہ ذکا سے ہیچکارا
محبوبِ جناب کبریائی ۔۔۔ مقبولِ رسولِ جنّت آرا
فرزندِ رشیدِ شاہِ مرحوم [2] ۔۔۔ دلبند خلف بہت ہی پیارا
وہ سیّدِ پاک خسروِ دین ۔۔۔ وہ مرشد و پیشوا ہمارا
وہ مصحفِ ناطقِ الٰہی ۔۔۔ اللہ نے عرش سے اُتارا
وہ ماہ کہ جس سے مہرِ انور ۔۔۔ کرتا ہی شعاع استعارا
وہ کشورِ جود کا شہنشاہ ۔۔۔ دے بخشش گدا کو مُلکِ دارا
وہ صدق و صفا کا مہرِ انور ۔۔۔ حسن و خوبی کا ماہ پارا
تہذیب ہی یا کہ دامِ تسخیر ۔۔۔ اخلاق ہے یا کہ سحر سارا
پاس اونکے جو آئے اک نظر مین ۔۔۔ ہو موم اگر ہو سنگِ خارا

[1] یعنی خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ ۱۲
[2] مولانا فضل الرحمن رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

ذرّے پہ جو اک نظر کرین وہ
اُٹھ خاک سے ہو فلک کا تارا

اے نیّرِ اعظمِ کرامت
بندے پہ بھی اک نظر خدارا

کر زیبِ رقم دعا نہ کا اب
احمد کی صفت کا کسکو یارا

جب تک رہے ماہ پر تو افگن
جب تک رہے مہر چرخ آرا

دنیا مین رہے صحیح و سالم
احمد شہ دین مرا دلارا

اب سالِ خلافتِ شہِ دین
لکھتا ہون یہان سُنو سہ بارا

احمد جو ہوئے خلیفۂ حق
ہاتف نے کہا خلافت آرا
۱۳۱۳ھ

ولہٗ

مرشد و مخدوم عالم قطب اقطاب زمن
مولوی فضل رحمن صاحب قدر و قیم

حامی شرع متین محبوب رب العالمین
قبلہ دنیا و دین فخر امم بحر کرم

مشرق مہر شریعت مظہر شان خدا
مطلع ماہ طریقت منبع فیض اتم

مامن شاہ و گدا و محسن میر و فقیر
مرجع ہر خاص و عام و صاحب خلق اعم

نیّر برج حقیقت گوہر درج تقی
پرتو شمع ولایت لمعۂ نور قدم

قانع و ہم ضابط و ہم زاہد و ہم بردبار
متقی ہم عابد و ہم پارسائے محترم

فاضل و علامہ و کشاف معنای دقیق
المعیؒ و لوذعیؒ و معنویؒ و مغتنم

چون شمار عمر او تا یکصد و پنج آمدہ
شد ز دنیا از پئے گلگشت گلزار ارم

یافتہ از پیشگاہ خالق ہر دو سرا
خلد مسکن حور ہمدم زمرۂ غلمان خدم

پایگاہ رفعتش بین از زمین و از زمان
درگذشتہ بر فراز عرش اعظم زد علم

در حروف معجمہ سالش رقم کردہ ز کا
فضل رحمن اولیا حامیؔ دین شمس العجم
۱۳۱۳ھ

ولہٗ

وحید الزمان مولوی فضل رحمن
رفیع المکان صدر دیوان محشر

شہِ اصفیا حامی دین وملت … سرِ اولیا عارفِ پاک گوہر
زہی قدوۂ سالکانِ طریقت … خہی زبدۂ عارفانِ مطہّر
زہی سرورِ اسوۂ دین ودنیا … خوشا سیّدِ پاکِ آلِ پیمبرؐ
زہی سالکِ رہبرِ خلق وعالم … خہی عالمِ ماہرِ چاردفتر
خدیوے بمصرِ غم ورنج خوشتر … امیرے بملکِ غنا خاک بستر
چہ سلطان بہ اَلفقرُ فخری مُباہی … چہ خاقان بگنج قناعت مفخّر
چو دارا بہ تسخیرِ اقلیمِ دلہا … مُوفّق مؤیّد زحق چون سکندر
چہا میر بر بوریاے فقیری … مُسخّر جہان کرد بے فوج ولشکر
براہِ طلب ہمچو فرہاد کُہ کَن … کف از جانِ شیرین بشوئید یکسر
چہا مہ بتاریک شب نور افگن … چہا مہرِ روز جزا سایہ گستر
چہ بلبل بسوداے گل نعرہ زن … چہا گل بصحنِ چمن خار بستر
زمشرق زمین تا باقصاے مغرب … مشرف زفیضش کہ ومہ برابر
نہادند سر بر زمینِ نیازش … سرانِ فلکِ رفعتِ ہفت کشور
نیامد بدرش ناامیدی زامید … کہ بے نیلِ مقصود برگشت از در
نزاید دگر اینچنین پور خوشتر … بعشر تگہ نہ پدر چار مادر
چو شد زین جہان سالِ رحلت رقم زد … بخلدِ برین قطب شد کلک اکبر
۱۳۱۳ھ

والہٖ

اے واے فضل رحمن شاہِ سریر علم … خورشید چرخ عرفان ماہِ منیر علم
چون شد بباغ رضوان بر مسطر علم … گفتا زکا بسالش شیخ الکبیر علم
۱۳۱۳ھ

والہٖ

زہی قطب ہندوستان فضل رحمن … زہی غوثِ عرش آستان فضلِ رحمن

زہی خواجۂ خواجگان فضل رحمن — زہی قبلۂ انس و جان فضل رحمن
چہ نور دل عارفان فضل رحمن — چہ شمع شب عاشقان فضل رحمن
بعلم و عمل ہم بطاعات و تقوی — سبق بردہ از ہمگنان فضل رحمن
بملک شریعت طریقت حقیقت — چہا بود شاہ شہان فضل رحمن
بسر داشت سودائے عشق الٰہی — بدل راز پیغمبران فضل رحمن
متاعے بجز درد عشق و محبت — نمیداشت اندر دکان فضل رحمن
ببازار دنیا نیفگند گاہے — نظر سوے سود و زیان فضل رحمن
ز طفلی سوئے عاشقی می نمودے — ہدایت بہ پیر و جوان فضل رحمن
بدلدارے خاص و عام از تہ دل — مقید چو صاحبدلان فضل رحمن
برفعت بعظمت بشان و بشوکت — برون زمین آسمان فضل رحمن
بایثار و بخشش چو ابر بہاری — بجود و کرم بحر و کان فضل رحمن
بطوفان محشر پے کشتی ما — خوشا لنگر و بادبان فضل رحمن
گذشت از مکان و مکین وہ چہ بر زد — علم بر در لامکان فضل رحمن
ز مشرق زمین تا باقصائے مغرب — مسخر نمودہ جہان فضل رحمن
چہ پیش آمدہ ای حریفان محفل — ز ما رفت دامن کشان فضل رحمن
چو باد بہاری خرامان خرامان — گذشت از سرم ناگہان فضل رحمن
برفت از جہان سوئے گلزار جنت — چو بوئے گل گلستان فضل رحمن
دریغا بعمر صد و پنج سالش — قدم زد بدار الجنان فضل رحمن
بہ بست و سوم از ربیع نخستین — شد از خلق و عالم نہان فضل رحمن
بسال وصالش زکا شد چو سائل — فلک گفت ماہ جہان فضل رحمن
زکا از سگان در تست رند — بسویش نظر یک زمان فضل رحمن

ولها

سوختم در آتش هجران تو — خوش بیا تا جان کنم قربان تو
مثل گل خندم چو آید سوی من — باد صبحی از در بستان تو
زنده گردم گر مسیحائی کند — یک زمانی آن لب خندان تو
آفتابی کو بصد جاه و جلال — بر سرم تابد ز شرقستان تو
کو مهی با صد تجلّی بر شبم — سر زند از رفعت ایوان تو
کو شبی گردیم چون پروانگان — گرد شمع عارض تابان تو
در غمت ای گل بنالد تا کجا — خسته جانی بلبل نالان تو
بگذری گر بر سر من در منام — کم نگردد خسروا از شان تو
سرفرازد گر نوازشها کنی — عامیی در حلقهٔ خاصان تو
تو شهنشاهی بملک دلبری — من گدای بی‌سروسامان تو
از حسینان سراپا حسن و ناز — بوالعجب تر شاه خوبان شان تو
پرتو حسنت بطور آتش زده — گشت بیخود موسی عمران تو
یوسف مصری عزیز دو جهان — شاهدی از چاه کنعان تو
از نگاه ناز خونم ریختی — ای سرت گردم چها احسان تو
مرغ دلهای دو عالم شد اسیر — در کمند کاکل پیچان تو
عالمی را ساختی زیر و زبر — شوخ چشما جنبش مژگان تو
زخمها دارم بدل ابرو کمان — بیخطا از ناوک پنهان تو
مایهٔ یحیی العظامی سربسر — ای مسیحا در لب خندان تو
کوثر و تسنیم جنت یافته — آبرو از چشمهٔ حیوان تو
جسم را جان داده جانا غمت — ای جهان جسم و جان قربان تو

عاشقان را سوختن فرمودهٔ ۔۔۔ ده چه خوش فرمانروا فرمان تو
کافرِ عشقت شدن اسلام ما ۔۔۔ عاشقان کشتن صنم ایمان تو
بهتر از آزادی هر دو جهان ۔۔۔ عاشقان را قید در زندان تو
آرزو داریم چون مردانِ عشق ۔۔۔ جان فدا سازیم در میدانِ تو
سیر کی سازد گلوی خشک من ۔۔۔ غیر آبِ خنجرِ بُرّانِ تو
خوشتر آمد ای زکای خسته جان ۔۔۔ مطلعی از دفترِ دیوانِ تو
مطلع
چون علم شد تیغ خون افشانِ تو ۔۔۔ سر فرو کردند جانبازانِ تو
کربلا شد کوچه و بازارها ۔۔۔ از قتیلانِ بخون غلطانِ تو
بر فلک شد نالهای جان خراش ۔۔۔ از جفای دردِ بیدرمانِ تو
خاست طوفانِ بلا هر جا بسو ۔۔۔ زابِ اشکِ چشمِ مهجورانِ تو
و میدم جامِ شرابِ غم کشند ۔۔۔ بر درِ میخانهها مستانِ تو
رستمی باید که آید سر بکف ۔۔۔ پای کوبان بر سرِ میدانِ تو
آن شهنشاهی که با صد جان و دل ۔۔۔ هر دو عالم بندهٔ فرمانِ تو
این تمنایم شها کارم بکف ۔۔۔ خوش متاعِ دردِ ارزانِ تو
دیدنِ روی تو میدارم هوس ۔۔۔ ای که جان و دل مرا قربانِ تو
آتشی در خرمنِ دل زود زکا ۔۔۔ سوز فریادِ دلِ بریانِ تو
بر درِ شاهی برد اکنون بسر ۔۔۔ آنکه دردِ تست و هم درمانِ تو
فضلِ رحمن اینکه باشد یک جهان ۔۔۔ زلّه بردار فیوض از خوانِ تو
ریزهٔ از خوان مدار از من دریغ ۔۔۔ تو خلیلی و منم مهمانِ تو
هیچکس بی نیل آمال خود نشد ۔۔۔ بر نگردید از درِ احسانِ تو
شد گلستان ارم هندوستان ۔۔۔ از بهارِ سنبل و ریحانِ تو

ظلمت آباد جهان پُر نور شد　　از ضیای روی نور افشان تو
ای شهِ اقلیمِ حُسنِ لازوال　　یاد دم آمد مطلعی در شان تو
غیرتِ مه عارضِ تابانِ تو　　(مطلع)　　رشکِ سنبل کاکلِ پیچانِ تو
طائرِ سدره‌نشین در یک زمان　　شد شکارِ ناوکِ چشمانِ تو
جانِ جانِ معشوقی و هم عاشقی　　یک جهان دلدادهٔ یک آنِ تو
در شبستانِ محبت دیده‌ام　　نور شمعِ عارضِ تابانِ تو
جز نهالِ عاشقی سر بر نزد　　از زمینِ صحبتِ یک آنِ تو
از سمندِ هوش عنانِ عاشقان　　بُرد سبقت اشهبِ یکرانِ تو
عارفان رفتند راهِ معرفت　　در شعاعِ نیّرِ عرفانِ تو
مالکانِ خرمنِ اسرارِ حق　　خوشه‌چین از خرمنِ احسانِ تو
همعنانِ تو نشد از شاطران　　شاطری در عرصهٔ جولانِ تو
دُرة التاجِ شهانِ دین شده　　گوهرِ کانِ سرِ ذی‌شانِ تو
شاهبازانِ هوای سرمدی　　در هوا از بازِ دِ پرّانِ تو
از زمین و از زمان بیرون شده　　نُه دو علم بر آسمان اعلانِ تو
پاک از آلایشِ هر گونه　　جلوه‌گر شد گوهرِ امکانِ تو
سکه کان در یثرب و بطحی زدند　　بر زدند ایندم به هندستانِ تو
همسری با خطهٔ گیلان زمین　　می‌سزد ای شه شبهرستانِ تو
بر ثبوتِ دعوی حقانیت　　حجة الحق بودنت بُرهانِ تو
شاهِ من ای من گدای کوی تو　　جمله شاهان تابعِ فرمانِ تو
رندِ بی باکم زکاری مستمند　　کمترینی از ثناخوانانِ تو
آرزو دارم که در هر دو جهان　　دست من باشد شها دامانِ تو

ولہٗ

ساقیا محفل مین آنا چاہیے — بادۂ گلگون پلانا چاہیے
قطرۂ مے سے حریف بزم کو — مست و دیوانہ بنانا چاہیے
میکدے کے در پہ پیر مغان — می پرستون کو بلانا چاہیے
دمبدم گردش مین لاکر جام مے — بادہ خوارون کو چھکانا چاہیے
عاشق دیدار کو اے مہ لقا — عارض تابان دکھانا چاہیے
تو سپہر حسن کا ہی ماہتاب — منہ نہین مہ کو چھپانا چاہیے
آتش رخسار سے اے مہروش — شعلہ رویون کو جلانا چاہیے
فرط حسرت سے سحر تک بزم مین — شمع محفل کو رلانا چاہیے
مردۂ صد سال کو عیسی نفس — جنبش لب سے جلانا چاہیے
کاکل پرپیچ و خم کے دام مین — طائر دل کو پھنسانا چاہیے
سینۂ بے کینۂ عشاق پر — تیغ ابرو آزمانا چاہیے
خوش خرام ناز سے طاؤس حسن — فتنۂ خفتہ جگانا چاہیے
ترک چشما آہوان دشت کو — صید کرکے چھوڑ جانا چاہیے
عاشقون کے دل مین رہ کر اے صنم — خانۂ ویران بسانا چاہیے
داغ فرقت سینۂ صد چاک سے — آب وصلت سے مٹانا چاہیے
ای بہار بیخزان پھر ایک بار — گلشن عالم مین آنا چاہیے
غنچۂ گل کی طرح شام و سحر — دل کے زخمون کو ہنسانا چاہیے
سجدہ گہ شیخ و برہمن کے لیے — یار تیرا آستانا چاہیے
اے زکا دیر و حرم کو چھوڑ کر — کوچۂ جانان مین جانا چاہیے
فضل رحمن اے طبیب درد دل — درد کی دارو کھلانا چاہیے

ہجر کی آتشں کو آبِ وصل سے
بارشِ رحمت بجھانا چاہیے

کامِ جانِ ناکام کے بھی واسطے
ہان ذرا لب کو ہلانا چاہیے

خاک سے افتادگانِ خاک کو
دستِ شفقت سے اوٹھانا چاہیے

اک توجہ سے زُکا سے رند کو
پارسا زاھد بنانا چاہیے

لیس فی دلقی سواہٗ کا سبق
ہر نفس ہر دم پڑھانا چاہیے

دیو نفسِ بو الہوس ہو دم مین رام
وہ فسون شاہا سکھانا چاہیے

سرشار۔ جناب مولوی حسین علی صاحب

چو مولانا محمد فضلِ رحمن
کہ بود انسانِ عین و عینِ انسان

بعلمِ ظاہری علامۂ عصر
بعلمِ باطنی یکتاے دوران

گذشت از دارِ فانی حیف صد حیف
خرامان شد سوِ گلزارِ رضوان

زفیضش بہرہ ور بودست عالم
خوشا نقشے کہ بست از نقشبندان

سِنِ عمرش شدہ تا یکصد و پنج
برفت آخر بقربِ حق شتابان

سنینِ رحلتش سرشار محزون
باہل اللہ گفتا فضلِ رحمان

۱۲۰۹ ۱۴

سجاد۔ جناب محمد سجاد حسین صاحب کرسوی

شہِ فضلِ رحمن سِرا و لیا
ہوے جبکہ راہی مُلکِ بقا

دریغا دریغا دریغا دریغ
یہ ہر سمت سے آرہی تھی صدا

علی الصبحِ جمعہ تھا سامانِ حشر
سرِ شامِ جمعہ تھا محشر بپا

نہان ہو گیا آج زیرِ زمین
جو تھا دین اسلام کا پیشوا

کہون کیا کہ تھا کیسا رنج و الم
جو بدرِ ولایت زمین مین چھپا

جہان مین بہت ہو گئے ہین ولی
مگر یہ سرا ولیا ہو گیا

سرِ لفظ باقی سے سن لکھ دیا
ولی حیدا افسرِ پیشوا

۱۳۱۳

ولہ

لکھوں میں وصف اس شوکت سے اپنے دین کے سلطاں کا — کہ رنگ گل ہو شنجرف اور قلم ہو شاخ مرجان کا

جہان مین ہوگیا شہرہ جناب فضل رحمن کا — در اقدس سے ہوتا ہی نمایاں فیض یزدان کا

نہین ایسا ولی کوئی مین اپنے پیر کے قربان — در و دیوار پہ ہر چار سو ہی نور رحمان کا

جسے انوار غیبی دیکھنا ہو آکے وہ دیکھے — یہ درجہ ہی شہنشاہ ولایت فضل رحمان کا

ہوا نور طریقت سے جو عالم سر بسر روشن — حقیقت مین یہ احسان کرم ہی فضل رحمان کا

شعاع آفتابی کیون پڑی ہی آکے روضے پر — زیارت کا ہوا ہی قصد شاید مہر تابان کا

جسے ہو دیکھنا دیکھے وہ جلوہ حق کا اس جا پر — نظر آتا ہی بے پردہ یہان نور یزدان کا

جن اور انسان کی کیا ہستی ملک آتے ہین روضے پر — بڑھا ہی عرش سے پایہ مزار فضل رحمان کا

مزار پاک پہ ہر چار جانب شان خالق ہی — سراپا نور ہی مرقد جناب فضل رحمان کا

مین لکھوں وصف کیا اوس قامت رعنای دلجو کا — یہ شایان ہی کہوں گر مین مجسم نور یزدان کا

جبین پاک پر جسکی نظر پونہچی یقین آیا — مہ کامل ہی یا شمس الضحیٰ یا نور یزدان کا

عجب نام خدا چہرے پہ نور حق برستا ہی — خجالت سے ہوا ہی زرد منہ خورشید تابان کا

مشایخ اور ملائک قدسی کے کرتے ہین دربانی — عجب ہی شان اور درجہ جناب فضل رحمان کا

خدا نے ذات اقدس کو بنا رکھا ہی آئینہ — نمایان ہو رہا ہی عکس جسمین شان یزدان کا

رخ پر نور پر جلوہ ہی شان کبریائی کا — نہین درجہ ہی اوسکے سامنے کچھ ماہ تابان کا

زہے قسمت طواف روضہ انور ہوا حاصل — جہان پر ہر گھڑی رہتا ہی پہرا حور و غلمان کا

توجہ جسطرف ہو جاے اوس شاہ ولایت کی — اگر ذرے سے بھی کم ہی بنے خورشید عرفان کا

جو خواہش قیصر و خاقان کی ہی اس در کی دربانی — یہ کہد و جاکے دونون سے قدم لین یا نگہبان کا

لکھوں مین وصف کیا اوس شہنشاہ مقدس کا — دہن ہی کان خوبی اور سینہ گنج عرفان کا

در اقدس پہ بارش ہی سحاب رحمت حق کی — بڑھایا حق نے یہ رتبہ جناب فضل رحمان کا

جو خدمت روضۂ انور کی حاصل ہو گئی مجھکو | یہ رتبہ کسطرح ہوتا ہی دیکھون ہر مسلمان کا
ملا ہی بوریا مجکو جو اِس سرکار عالی سے | مری نظرون مین کب رتبہ ہی اب تختِ سلیمان کا
کہین خادم ہی جو سجادہ اُس شاہِ ولایت کا | ہوا جاروب کش انکا نہین رتبہ یہ سلطان کا
کرون گر فخر اپنی شعرگوئی پر تو زیبا ہی | کہ آخر مدح خوان ہون مین جنابِ فضلِ رحمان کا
اگر ہو کچھ ترا مطلب بڑھا وے دستِ خواہش کو | کہ دم بھر مین یہان ملتا ہی سبکو ملکِ ایمان کا
اوٹھا تو ہاتھ کو بہرِ دعا راہِ عقیدت سے | وسیلہ حضرتِ آفاق شاہِ ملکِ عرفان کا
مین آیا بارگاہِ شہ پہ ہون حسنِ ارادت سے | لکھا جاتا ہون خادم مین جنابِ فضلِ رحمان کا
ہوا ایسا ہون مین عاجز زمانے مین فلاکت سے | نظر ہو جائے بخشش کی ملے حصہ ثناخوان کا
ترے ہی آستانے پر پڑا ہون آکے ای مرشد | جدا ہے سے بھر و دامن شہا د نا ثناخوان کا
نہین کہنے کی کچھ حاجت مجھے سرکار والا مین | کھلا ہی رازِ دل سبکا وہ آئینہ ہی عرفان کا
یہی ہی التجا ہر دم تری درگاہ اقدس مین | نہ ممنون ہون کسی ہمچشم کے مین بارِ احسان کا
جنابِ پیر و مرشد کا قیامت تک رہے سایہ | رہے جاری ہمیشہ بحرِ فیضِ فضلِ رحمان کا
یہ کرتا عرض ہی سجاد اب درگاہ عالی مین | کہ بس ہو خاتمہ بالخیر شاہا اِس سخندان کا

سعید۔ جناب مولوی محمد سعید صاحب ساکن پیرایان ضلع فتحپور ہسوہ

کجائے فضلِ رحمٰن ہان کجائے | ندارم طاقتِ دردِ جدائی
غمِ تو تا در آمد در دلِ من | برونم از خودے واز خدائی
غمِ تو کے برآید از دلِ من | برون تا از مزارِ خود نیائی
تو خود رفتی و ہمراہم نبردی | نباشد این طریقِ آشنائی
نمی دانستم اندر دارِ دنیا | دلم بردی و دل را دلربائی
بخواہم از دل و جان تا قیامت | کنم بر آستانت جبہ سائی
تو باشی در طریقت با شریعت | تو داری ہم شفقی در پارسائی

چو بے تو مشکلم در مشکل افتاد — کہ آید بر سرِ مشکل کشائی
نگاہے بر سعید بے نوائی — ز مشتاقان چنان بیرخ چرائی

ولہ

چیست ارشاد ز کوی تو روم یا نروم — آہ فریاد ز کوے تو روم یا نروم
خاک از آتش ہجرِ تو شدم سرتاپا — رفتہ بر باد ز کوے تو روم یا نروم
شد متاعِ خرد و صبر و قرارم تاراج — داد بیداد ز کوے تو روم یا نروم
مہر و لطف و کرمت صحبت یاران طریق — آیدم یاد ز کوے تو روم یا نروم
کوہ غم برق الم سنگ جفاے ہجران — بر من افتاد ز کوے تو روم یا نروم
فضل رحمانی و رحمی ز تو دارم در کار — تا شوم شاد ز کوے تو روم یا نروم
ہر کہ ماند ست باندست ولی ہمچو سعید — کس نماناد ز کوے تو روم یا نروم

سعید جنابِ مولوی محمد سعید صاحب ساکن بنارس محلہ پرانی عدالت

بجنت فضلِ رحمن آہ داخل شد — گلِ غم بر شگفت از گلشن جانم
سعیدِ خادمِ خدام سرکارش — بگفتا سالِ وصلش سیر ذیشانم

سید جناب مولوی سید اشرف صاحب ساکن بنارس محلہ پرانی عدالت ۱۳۱۳ھ

بملکِ بقا فضل رحمن برفت — درین غم شود کرد گارم معین
پیٔ سال سید سروش خرد — بگفتا غمِ اکمل الکاملین

سروش جناب مولوی سید انوار احمد صاحب ڈپوٹی مجسٹریٹ ضلع سارن ۱۳۱۳ھ

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَہُ الشَّرِیْفَ
۱۳۱۳ھ

ولہ

فضل رحمن رہبر دین خدا — رفت از دنیا بجنت شد مقیم
سال وصل آن ولی گفتا سروش — مسکنش گردید جنّتُ النعیم
۱۳۱۳ھ

سہیل۔ جناب منشی محمد شکر اللہ صاحب نزیل حال بھوپال

آب و رنگِ گلشنِ دین فضلِ رحمٰن چون نسیم — رفت از گیتی بگلگشتِ گلستانِ جنان
دیده جیحون سینه پرخون گشت عالم قیرگون — آه از چشمِ جهان خورشیدِ تابان شد نهان
بود محبوبِ حق و هم عاشقِ محبوبِ حق — او برِ احمد و آله و بروی خدا خود مهربان
مستنیر از طلعتِ نورانی او آفتاب — مستفیض از خدمتِ ربانی او آسمان
بادِ کویش جان فزای خستهٔ هر درد و رنج — خاکِ راهش توتیای دیدهٔ اهلِ انس و جان
بود انوارِ الٰهی را ز دانش آینه — بود اسرار کماهی را زبانش ترجمان
عالمِ عامل امامِ عصر خضرِ راهِ دین — عارفِ کامل جنیدِ وقت شبلیِ زمان
سالکِ راهِ شریعت هادیِ برنا و پیر — ماحیِ کفر و ضلالت حامیِ اسلامیان
عینِ عالم همچو او در عالمِ امکان ندید — سالکی با فرّ و هیبت صوفیِ معجز بیان
هر دعائی کز لبش شد رهگرا سوی فلک — با اثر همدوش بودی با اجابت همعنان
چون شنیع زد عالمی را جان و دل از فرطِ رشک — فرشیان با درد و رنج و عرشیان خوش شادمان
اهلِ عالم سر بسر مدهوش و هر یک شد خموش — گوئیا شهرِ خموشانست از حیرت جهان
هجرِ او از دیده هر سو میکند جاری فرات — یادِ او در سینه هر دم میزند نوکِ سنان
بود از ماهِ ربیع الاولین بست و دوم — روزِ جمعه بعدِ مغرب گشت سوی حق روان
گفت هاتف سالِ وصلش چون ز دنیا پا کشید — واصلِ حق شد ز راهِ قربِ آن قطبِ زمان ۱۳۱۳ھ

ولہا

منت ایزد را که حق بگرفت بر مرکز قرار — هست احمد جانشینِ آن امامِ عارفان
آنکه بعدِ فضلِ رحمٰن آمده هادیِ خلق — آنکه بعدِ مهر گشته ماهِ رخشانِ جهان

مزار و تربت به [illegible] مقبره در گنبد مسجد شریف [illegible] مراد آباد ۱۲ [illegible]

آنکه باشد حامدِ محمودِ مطلق دمبدم — آنکه باشد عابدِ معبودِ برحق هر زمان
آنکه در وقتِ تکلم آمده گوهر فروش — آنکه در گاهِ تبسم آمده شکرفشان
در شریعت رهنما و در طریقت مقتدا — در حقیقت پیشوا در معرفت بحرِ روان
پادشاهِ ملکِ معنی آفتابِ چرخِ دین — عاشقِ خیر الوریٰ محبوبِ باسن و جان
چون نسیمِ لطفِ او اندر گلستانی وزید — گشت فارغ از خلافِ صرصرِ بادِ خزان
سر فرو آورده هر کس بهرِ پابوسی او — بالیقین نهاده پای خود بفرقِ فرقدان
در تصوف در شریعت در طریقت در حدیث — نکته سنج و نکته فهم و نکته گوی و نکته دان
نیک سیرت نیک صورت نیک رای و نیک خوی — پاک طینت پاک ظاهر پاک باطن پاک جان
حبذا شانِ رفیعِ عتبهٔ پر شوکتش — آمده جن و ملائک بر درِ او پاسبان
نیست گر عزمِ نثارِ مقدمِ او پس چرا — دُر برون ریزد صدف جوهر برون آید ز کان
چون نه نازم بر تولّایش که آمد ذاتِ او — مرجعِ درماندگان و دستگیرِ بیکسان
دستِ او آمد سحابِ رحمت و دریای جود — طبعِ او آمد سپهرِ شوکت و کهفِ امان
وسعتِ فضلش فزون از حیطهٔ حصر و قیاس — رفعتِ قدرش برون از اندازهٔ وهم و گمان
گر بصحرا او فتد چشمِ کرامت زای او — آب ریزد از چنار و بار آرد خیزران
تا شده بر مسندِ ارشاد ذاتش جلوه گر — حکمِ او گردید در اقصای بحر و بر روان
گرگ در صحرا ز پاسِ سطوتِ او دمبدم — میکند در گلهٔ اغنام کارِ گله بان
گوهری چون او نزاید از زمین تا روزِ حشر — اختری چون او نتابد ز آسمان صد قران
هیچ خوفم نیست از کج مهری گردونِ دون — در بیاضِ دل ز مُهرِ مِهرِ او دارم نشان
تا کجا سازم رقم اوصافِ ذاتِ پاکِ او — تا کجا آرم صفاتِ نیکِ او اندر بیان
نیست در بحرِ ستایشهای او پیدا کنار — ناپدید آمد به بیدای مدیحِ او کران
ناگوارِ سامعان باشد طوالت در کلام — بر دعا ختمِ سخن کن ای سهیلِ مدح خوان

تا فلک گردد۔ بکام او بود لیل و نہار ۔۔۔ تا جہان ماند بماند فیض او اندر جہان

دشمنانش با دحیران دوستانش در قرار
تا زمین دارد سکون تا دور دارد آسمان

شائق۔ جناب مولوی مرتضیٰ اشرف خانصاحب پنشن ناظر پرانی عدالت

افسوس کہ شاہ فضل رحمن ۔۔۔ گردید روان ز ملک ناسوت
شائق ز سروش سال وخواست ۔۔۔ گفتا کہ غروب مہر لاہوت
۱۲۱۸ ۹

شیفتہ۔ جناب مولوی ابوالجمیل محمد عبدالجلیل صاحب متوطن بھگوانپور

دریغا کہ شد فضل رحمن کنون ۔۔۔ روان زین جہان سوے دار البقا
چو بودہ ز خاصان حق بہر سال ۔۔۔ بگو شیفتہ بودہ خاص خدا
۱۳ ۱۳ ۱۳ھ

عارف۔ جناب محمد عارف صاحب ہرسنگھ پوری دربھنگوی

قطعۂ اولیٰ

دریغا کہ شد فضل رحمن کنون ۔۔۔ روان سوی خلد برین زین جہان
اگر سال تاریخ پرسد کسے ۔۔۔ بگو عارفا۔ افضل عارفان
۱۳ ۱۳ھ

قطعۂ ثانیہ

چو محبوب الٰہی فضل رحمن ۔۔۔ نمودہ جان پاکش نذر جانان
بگفتم بہر سالش با دل زار ۔۔۔ کہ محبوب الٰہی فضل رحمان
۱۳ ۱۳ھ

قطعۂ ثالثہ

دریغا کہ مولاے ما فضل رحمن ۔۔۔ ز دار فنا شد بفردوس داخل
اگر عارفا سال تاریخ خواہے ۔۔۔ بگو ہا یہا شد بفردوس داخل
۱۳ ۱۳ھ

قطعۂ رابعہ

فضل رحمن مہر اوج معرفت ۔۔۔ اس جہان سے چل بسے یا حسرتاہ

سال رحلت کی تلاش و خوض مین — فکر نے عارف کے دل مین کی جو راہ
ہو کے بیدل یون خلائق نے کہا — چھپ گیا خورشید عالم آہ آہ
۱۳ ۱۳ ھ

قطعۂ خامسہ

جناب فضلِ رحمٰن غوثِ دوران — نہان جب ہو گئے کُنجِ لحد مین
کہا عارف نے سال از روے الہام — کہ آہا گم ہوئے ذاتِ احد مین
۱۳ ۱۳ ھ

قطعۂ سادسہ

فضل رحمٰن کہ ذات سے جنکی — عرش اعلیٰ یہ تھا داغ ہند
ہی یہ اون کے وصال کی تاریخ — آہ اب بجھ گیا چراغ ہند
۱۳ ۱۳ ھ

قطعۂ سابعہ

جب غوث زمان قطب جہان و از فنا سے — داخل ہوئے جناتِ نعیمِ ابدی مین
پردے کو دوئی کے تم اوٹھا کر لیے تاریخ — عارف یہ کہو گم ہوئے ذات احدی مین
۱۳ ۱۳ ھ

ثامنہ بطرز قصیدہ

سر سے کسکا ظل داماں اوٹھ گیا — جو مری راحت کا سامان اُٹھ گیا
دل کو میرے سخت کیون ہے بیکلی — کیا ہوا جو راحتِ جان اُٹھ گیا
بلبلین یون ہر طرف روتی ہین کیون — کیا جہان سے یار و بستان اُٹھ گیا
کسکے ماتم مین ہی دامن چاک گل — آج کیون رنگِ گلستان اُٹھ گیا
کسکا ہی سارا زمانہ نوحہ خوان — کیا ہی کیا عالم کا سلطان اُٹھ گیا
کیون یہ ہی برہم زمانہ اسطرح — کیون خوشی کا سارا سامان اُٹھ گیا
کیون اندھیرا ہی جہان مین ہر طرف — کیا جہان سے مہرتابان اُٹھ گیا
توہی ای دل کچھ بتا اسکا سبب — کیا کسیکا جانِ جانان اُٹھ گیا

و لطائف التحریر ... سال مطلوب رو نماید ساقط کردہ آید از مادہ تاریخ چون عدد واقع است وسط آن کلمہ است کردہ خلائق الف سلاہ دل

کیا نہین معلوم تجکو بد نصیب | اس جہان سے فضلِ رحمان اُٹھ گیا

کیا رہا باقی بھلا کہیے یہان | جب یہان سے فضلِ رحمان اُٹھ گیا

کیون نہو برہم زمانہ آجکل | حکمرانِ جن و انسان اُٹھ گیا

کیون نہو جائے اندھیرا کل جہان | آفتابِ چرخِ ایقان اُٹھ گیا

جس سے تھا عالم مین عالم نور کا | آج وہ مہرِ درخشان اُٹھ گیا

کیون نہون غمگین سارے اولیا | سرور و سردارِ پاکان اُٹھ گیا

کیون نہ کل قدوسیان ماتم کرین | مقتدائے دین و ایمان اُٹھ گیا

کیون نہ روئے عارفِ زار و حزین | دردِ دل کا اوسکے درمان اُٹھ گیا

کرتے تھے جسکی ملک پابوسیان | آج وہ محبوبِ یزدان اُٹھ گیا

کیون نہو ماتم جہان مین ہر طرف | آہ فخرِ جن و انسان اُٹھ گیا

کیون نہو مسدود بابِ معرفت | فاتحِ ابوابِ عرفان اُٹھ گیا

مطلعِ انوارِ عرفان اُٹھ گیا | واقفِ اسرارِ پنہان اُٹھ گیا

یادگارِ نقشبندان اُٹھ گیا | رہنمائے راہِ احسان اُٹھ گیا

نورِ چشمِ شاہِ جیلان اُٹھ گیا | بلبلِ گلزارِ گیلان اُٹھ گیا

واقفِ اسرارِ قرآن اُٹھ گیا | مہبطِ انوارِ یزدان اُٹھ گیا

الغرض اس عالمِ فانی سے جب | دردِ عصیان کا وہ درمان اُٹھ گیا

بولے عیسیٰ آہ واویلا کے بعد | اِس جہان سے فضلِ رحمٰن اُٹھ گیا

۱۸ ۹۵

عزیزہ جناب منشی ولایت علیخان صاحب رئیس ملانوان مقیم صفی پور

آہ آہ از انقلابِ این جہانِ بے ثبات | فضلِ رحمٰن عارفِ معروف شد سوی الٰہ

گفتہ شد تاریخِ او در صنعتِ نادر عزیز | بست و دو واول ربیع از جمعہ بیگہ شد چو ماہ

له فیه اشارة الی کون التاریخ عیسویًا ولا یخفی ما فی التعمیة من اللطافة فافهم ۱۲

باز هاتف مصرع دیگر فرو خواند از فلک
شام جمعه مه ربیع اول و بست و دو آه

های اف از بست و دو و اول ربیع آدینه شام
مصرع ثالث بود گر بشمری بی اشتباه

اینچنین تاریخ گفتن گرچه جانکاهی بود
ای عزیز آن به که باشی پیش هر یک خاک راه

ماه و روز و روز ماه و وقت سال و واقعه
آشکارا کرده ام بنگر بحسکم اکتناه

ترک تعقیدات و ترک تعمیه با تخرجه
غور کن اندر قیود هشتگانه ز انتباه

کس نگفتا مصرع تاریخ پیش از من چنین
باز جو اندر کلام جمله گرداری نگاه

روز با تاریخ یا مه دیده ام در زعم بعض
وین همه یکجا نه بینی هیچ جا و هیچ گاه

هر سخنور کش فرو سنجد بمیزان خرد
آفرین گویان بود بر اختراع من گواه

ور تو بنمائی مرا در گفته پیشینیان
اختراعم باطل و ز انصاف باشم عذرخواه

بعد ازین یک بیت لفظی آورم با معنوی
همچنان بشمر که بی صرفه نگوئی واه واه

سیزده با الف و سه صد جمعه بگیر دو به دو
از اجل آمد پیام اول ربیعش آه آه

هر که گوید اینچنین تاریخ مثل فکر من
با دعاے خیر یاد آرد مرا هم گاه گاه

وله

فضل رحمن چون شهید عشق بود
جان نثر از حق یافته جان دگر

سال او از جان جان پیدا شده
اے عزیز اعداد آحادش نگر

وله

هیهات که آگاه فقیه عالم
شد جانب فردوس معلی ناگاه

تاریخ وفات او رقم کرد عزیز
هی هی ز جناب فضل رحمن آه آه

وله

فضل رحمن بزرگ و صالح و مرد خدا
رخت بر بست و علم در جنت الماوی بزد

گفت سال عیسوی در لفظ و در معنی عزیز
در ارم شد او هزار و هشت صد پنج و نود

ولہ

فضل رحمن کہ ز اسرار خدا بود آگاہ	رفت و شد روز ز تاریکی اندوہ چو شب
لفظ و معنی بہم آورد بتاریخ عزیز	در ہزار و سہ صد و سیزدہ رو کردہ برب ۱۳۱۳ھ

ولہ

فضل رحمن بخویشتن بردہ	علم و زہد و مسائلِ دینی
سال معجم عزیز بنوشتہ	زیب جنت ہزینتش بینی ۱۳۱۳
بہر فصلی بیفگن از ذاتش	صرف آخر بیا در آئینی ۱۳۱۳

ولہ

زمانہ ہو گیا برکت سے خالی	ہوا یہ حادثہ کیا سخت جانکاہ
عزیز اندوہگین لکھتا ہون تاریخ	جنابِ فضلِ رحمن اب گئے آہ ۱۳۱۳ھ

ولہ

فضل رحمن عالم و مرد بزرگ و با عمل	ہمچو خورشید درخشان گشت پنہان زیر گل
جملہ بنوشت تاریخ وصالِ او عزیز	کرد در صدر ارم آرام والا اہل دل
ہر دو میمش را بگوشہ کن دو گونہ داورا	ہیئہ را باز بہ بر کن بے تکلف متصل ۱۳۱۳
گرچہ ہر شاعر چنین نادر نگوید اے عزیز	دور باش از خودستائی تا نباشی منفعل
خود دہد دادِ سخن آنکس کہ بشناسد سخن	این قضیہ بر ہنر کیشا صحیح جدل ہل

ولہ

ہوا کیسے مردِ خدا کا وصال	ہوئے ختم او سپر سب آدابِ زہد
لکھا سالِ بنگالہ مین نے عزیز	گئے فضل رحمن گیا دابِ زہد ۱۳۰۲

عبد الصمد جناب قاضی عبد الصمد صاحب بلگرامی

نہ کیون مضطرب غم سے ہون اہلِ حق	کہ مرشد گئے سوئے ملکِ بقا

رقم سال رحلت ہوا اسطرح	ہوئے آج بس فضل رحمن جدا ١٣١١ھ

ولہ

فضل رحمن نہین ہین دنیا مین	دلکو اس غم نے پایمال کیا
سال عبد الصمد نے یہ لکھا	اُف ہے مرشد نے انتقال کیا ١٣١٣ھ

ولہ

فضل رحمن نہین رہے ہے ہے	دخل کیا حق کے کارخانہ مین
لکھ تو عبد الصمد یہ فصلی سال	اونکا ثانی نہ تھا زمانہ مین ١٣٠٣

ولہ

گئے فضل رحمن جو سوے جنان	قیامت بپا خلق مین کیا ہے آج
یہ ہے عیسوی سال عبد الصمد	عجب غم کا شہرہ ہر اک جا ہے آج ٩٥ ١٨

ولہ

فضل رحمن نے آہ کی رحلت	دلکو عبد الصمد ملال ہوا
سال سمبت سرِ یقین سے لکھا	بعد مغرب کے انتقال ہوا ١٩٥٢

غنی۔ جناب مولوی عبد الغنی صاحب قائم گنجی

آنکه در فقه و احادیث و اصول و تفسیر	بود یکتا بمیان علماے کامل
دانشش آموزه علومش بدیار دہلی	شاه اسحق گرامی گہر دریا دل
دلق درویشی او بود ز شاه آفاق	وز غلام علیش دولت شاہی حاصل
آن دو فخر سلف و پشت پناه خلاق	یافتندش خلف و بہر خلافت قابل
ناخدا از پے کشتی ہدایت کردند	کاورد خلق ز گرداب بسوی ساحل
محو اخلاص و ادب بود بآل و صحاب	عاشق احمد مرسل چو اویس و اصل
آنچنان پیرو سنت شد و سرگرم آمد	که بر فتندیستش پیشروان کامل

همچو اصحاب گدا صورت و شاه معنی — بعیان رفته دل از کف نهان صاحبدل
هرچه جمع آمده از مال پریشان کردش — مجتمع داد اگر شد متفرق حاصل
حضرتش مرجع امید و مآل آمال — که هر آسی و سراسیمه اش آمد آئل
بزم او تذکرهٔ سیرت و وصف پاکان — پاک از غیبت و حرف غلط و لاطائل
مسندش بود سر پرے ز رسنهای پلاس — بوریا بستر او کاسه و کوزش از گل
خوش بآن حجرهٔ تنگی که شده خوابگهش — شاد از آن مسجد دیرینه شکسته چو دل
گه بتدریس احادیث بمسجد مشغول — گه بتعلیم مقامات بحجره شاغل
می شد از ذوق باشعار حقیقت اشعار — گاه از فارس گه از اردو و بهاکا قائل
چون جناب نبوی گاه لبش در طیبت — گاه چشمش ز الم چشمهٔ اشک سائل
گه ببازار خرامان پئے سودائے ثواب — کار واز بهر عجوز آرد و ملح و فلفل
گه ببازیگه طفلان برسید و پرسید — کز این جمله کدام ست یتیم و عائل
گه بدروازهٔ مسجد نگران شام انگام — از پئے مقدم مهمان غریب منزل
گه سحرگه بدر استاده ز جمع اضیاف — بیکے گفت که فاخرج بدگر گفت انزل
گه زدے آه بناگاه که سوزد سینه — گاه می گفت هو الله که خوردی بر دل
یکصد و پنج شد از عمر شریفش لیکن — نه معطل ز شنیدن نه ز دیدن عاطل
نه نمد پوش قلندر نه مزخرف صوفی — نه خطیب سخن آرا نه عزائم عامل
نه به تسبیح و مصلا نه بدلق و جبه — نه بدستار و بعمامه نه بشمله خائل
نه بجذب و نه بجوش و نه بحال و نه بقال — نه به غلطیدن خاک و نه برقص بسمل
جاده پیرایه و آمیخته با سائر ناس — باز نشناخته از عالی و وسط و سافل
داشت دو پله کلاهے ز قبا شکیه درو — جامهٔ جمله تنش بود شریک و شامل
هرچه گفتست کمین بندهٔ دل خستهٔ غنی — نیست اغراق فضول و نه غلو فاضل

غیر از صدق و صفا نیست خمیرِ سخنش　　که همه جوہرِ حق بیخت ز پرویزنِ دل
شد چو وصلش بخدا فصل ز تن پرسیدم　　سالِ این فصل و وصالش ز خرد چون سائل
گفت از فصل و وصال ست که فضل رحمٰن　　از سرِ جسم چو برخاست بحق شد واصل
۱۳۱۰

جناب منشی غلام دستگیر صاحب نگرامی

جو اس دار الفنا سے فضل رحمٰن　　گئے دار البقا میں بہر آرام
کہا ہاتف نے اونکا سال تاریخ　　گیا چھپ واے اب خورشید اسلام
۱۳ ۱۳ ھ

فریادِ جناب مولوی محمد حسن صاحب رسا رشتہ صفی پور و رئیس قصبہ مھونہ

فضل رحمٰن گشت وصل بالہ دو جہان　　بشمر اے فریاد شد سالِ وصالِ وعیان
۱۳ ۱۳ ھ

ولہ

ولی متقی سوے جنان رفت　　زمانہ گشت خالی آہ صد آہ
نوشتم مصرعِ تاریخ فریاد　　کجا اے فضلِ رحمٰن دل آگاہ
۱۳ ۱۳ ھ

ولہا

دریغا کہ فرمود رحلت ز عالم　　ولیے کہ پیوست جانش بجانان
رقم کرد تاریخ فریادِ غمگین　　وحیدے دل آگاہ بُد فضل رحمٰن
۱۳ ۱۳ ھ

ولہا

آہ رفتہ از جہان شیخِ خدا بین　　گشت دل اندوہگین و غمزدہ جان
گفت فریاد از پے سالِ وصالش　　بندۂ آگاہ بودہ فضلِ رحمٰن
۱۳ ۱۳ ھ

ولہ

وا دریغا رفت مولانا سوے دار جنان　　فضل رحمٰن عاشقِ شیدائے ختم المرسلین
گفتہ شد فریاد ہجری سالہا چندین قیود　　شامِ جمعہ بست و دو بود از ربیع اولین
۱۳ ۱۳ ھ

ولہ

جب چلے دنیا سے مولانا تو ہاتف نے کہا ‏ صبر و حلم و شغل و عرفان بی سرو پا ہو گئے
صلح و خلق و علم و فضل و درس تدریس و عطا ‏ سب اُسی حالت سے ای فریاد یکجا ہو گئے
۱۳۱۳ھ

ولہٗ

فضل رحمٰن گئے سوے جنت ‏ نہ رہا تن کو تعلق جان سے
سال تاریخ عیان ہو فرہاد ‏ فضل رحمٰن جو ملے جانان سے
۱۳۱۳ھ

ولہٗ

ہو گیا انتقالِ مولانا ‏ ہاے افسوس مرد حق آگہ
صوری و معنوی ہی یہ تاریخ ‏ لو سنو واے تیرہ سو تیرہ
۱۳۱۳ھ

ولہٗ

اَوْلِیَاءُ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ جُمْلَۃً
۱۳۱۳ھ

ولہٗ

شاد در خلد از جہان رفتہ ‏ فضل رحمٰن یگانۂ احد آہ
برنوشتم بچار سال جدا ‏ چار مصراع غم کہ پُر جانکاہ
۱۳۰۳ فصلی ‏ سمبت ۱۹۵۲

ولہٗ

واے شد پیش خدا مولانا ‏ شہ بہ پابوس شہنشہ آمد
گفت رضوان بہ نویدِ مقدم ‏ فضل رحمٰن دل آگہ آمد
۱۳۱۳ھ

ولہٗ

کیا قیامت ہی کہ ناگہ خلق سے ‏ مقتدا ے دین و ایمان چل بسے
کھل گئے تھے جسپہ رازِ نہ طبق ‏ وہ شہ اقلیم عرفان چل بسے
ہجرِ مولانا مین گھتا تھا ہر ایک ‏ بندۂ مقبول یزدان چل بسے
مجھسے وقتِ فکرِ تاریخِ وصال ‏ بولا ہاتف فضل رحمٰن چل بسے
۱۳۱۳ھ

ولہٗ

جنابِ فضلِ رحمٰن آوخ آوخ ‌ ‌ ز دنیا رفت و در جنت علم ز د

بتاریخ وفاتش کلکِ فرہاد ‌ ‌ چہ کامل فضلِ رحمٰن بدر قم ز د

۱۳ ۱۳ھ

ولہٗ

رفت مولانا ازین دارِ فنا ‌ ‌ آہ آہ اے اہلِ عرفان آہ آ

با دلِ پاکش نوشتم سالِ مرگ ‌ ‌ مولوےِ فضلِ رحمٰن آہ آ

۱۳ ۱۳ھ

ولہٗ

بزوال آمد آفتاب کمال ‌ ‌ وائے از جورِ چرخ گردان وا

کلک فرہاد سال او بنوشت ‌ ‌ پاک ولی بود فضلِ رحمٰن وا

۱۳ ۱۳ھ

ولہٗ

ہزاران حیف چشمِ عاطفت از خلق پوشیده ‌ ‌ خرامان شد سوِ فردوس شاہ فضلِ رحمٰن ہیر

بسیرِ جنت الماویٰ خدا لیش گفت بار ضوان ‌ ‌ جنان را زیب می بخشد نگاہ فضلِ رحمٰن ہیر

گذشت از عرش مولانا عروج پایہ اش بنگر ‌ ‌ سرِ ہفت آسمان سوده کلاہ فضلِ رحمٰن ہیر

اگر چشمِ حقیقت باشدت مشتاقِ نظاره ‌ ‌ بیا و پیش خالق عز و جاہ فضلِ رحمٰن ہیر

چو میجوئی ز سالِ وصل آن دلداده سبحان ‌ ‌ بہ الله ہست واصل پایگاہ فضلِ رحمٰن ہیر

۶۶ + ۱۲۴۷ = ۱۳ ۱۳ھ

ولہٗ

ہر طرف دھوم مچی مولانا ‌ ‌ جا کے جب خلد میں رضوان سے ملے

ہمہ دان تھے پئے تاریخ وفات ‌ ‌ فضلِ رحمٰن ہمہ دان سے ملے

۱۲۰۸ + ۱۰۵ = ۱۳۱۳ھ

ولہٗ

مقتدائے دین جنابِ فضلِ رحمٰن نے جب آه ‌ ‌ لی جہان سے خلد کی رہ پاک ایزد سے ملے

سالِ ہجری یون لکھا مین نے بطرزِ تعمیہ ‌ ‌ فضلِ رحمٰن دل آگہ پاک ایزد سے ملے

۱۲۰۸ + ۹۰ + ۱۵ = ۱۳ ۱۳ھ

جہان سے ہاے وہ مقبول یزدان چل بسے | سر طاعت جھکا یا جنکے آگے اہل عرفان نے
عیان سال وفات پاک مولانا ہوا گن لو | لحد مین جا کے جسدم چین پایا فضل رحمن نے ۱۳۱۳ھ

ولہ

شد جناب فضل رحمن حیف زین دار فنا | آنکہ قربش قرب یزدان بود و چشمش دوربین
چون نظر داری بسال معنوی تفتیش | سیزدہ را متصل با سیزدہ مسطور بین ۱۳۱۳ھ

ولہ

فرق جود و جوادچون برخاست | سیزدہ بعد سیزدہ پیدا است
در وفات جناب مولانا | یادگارے بطرز نو از ماست

ولہ

گم شد اندر خدا اے مولانا | کہ نماندش سر وجود و شہود
گفت فریاد طرفہ تاریخش | سیزدہ شد بسیزدہ موجود

فریاد۔ جناب مولوی احتشام الدین صاحب مالک مطبع احتشامیہ مرادآباد

فضل رحمن مرشد اہل کمال | ہادے حق قدوۂ ارباب علم
مستنیر از نور او قلب شیوخ | مستفیض از فیض او اصحاب علم
عرض کن فریاد تاریخ وصال | صاحب کشف و کرامت باب علم ۱۳۱۳ھ

ولہ

حضرت فضل الرحمن با صفا | رفت ز دنیا سوے دار النعیم
ظاہر او متبع حکم شرع | باطن او چشمۂ فیض عمیم
پنج فزون بود ز صد عمر او | بود نشان از علماے قدیم
خامۂ فریاد بسالش نگاشت | زندہ بدل فائز فوز عظیم ۱۳۱۳ھ

ولہ

فضل رحمٰن کہ شیخ کامل بود — شدہ واصل بقرب ربِّ کریم
گفت سال وصال او فریاد — کہ بیابد مقام فوزِ عظیم ۱۳ ۱۳ ھ

فدا ۔ جناب منشی محمد فدا حسین صاحب ساکن سکیٹ ضلع ایٹہ

تعلّی کا ہی ساز و سامان آج — احد کی نظر آتی ہی شان آج
حجابِ دوئی اب کہاں ہی فدا — کھلا جلوۂ فضلِ رحمان آج ۱۳ ۱۳ ھ

ولہٗ

واصفِ اسم مقدس یہ زبان ہوتی ہی — فضل رحمٰن سے کرامات عیان ہوتی ہی
اصلِ اعداد لیے جائین کوئی صفر نہو — نئے انداز سے تاریخ بیان ہوتی ہی
نون کے پانچ عدد آٹھ ہین فے کے اعداد — پورے تیرہ کی تو میزان یہان ہوتی ہی
لام ۔ رے ۔ حے کے بھی عداد نکالے تیرہ — جب مقابل لکھا تاریخ عیان ہوتی ہی
میم اور ضاد ملانے سے بناوہ کلمہ — جس کے اثبات سے نفی دو جہان ہوتی ہی ۱۳ ۱۳ ھ
سال تولید و وفات اسم معلی نکلا — نفی و اثبات کی شکل ایک یہان ہوتی ہی
راز کی بات نکل آئی فدا ے مخزون — چپ رہو اب کہو روح طپان ہوتی ہی

لطفی ۔ جناب منشی لطافت حسین صاحب جہان آبادی

پیر و مرشد فضل رحمٰن واصلِ حق ہوگئے — جنکی فرقت سے لگا سینے ہین سبکے غم کا سہم
نام تاریخی ہی لطفی اب شمارِ عمر ہین — آپ کی رحلت سے ہین سب بے سرو پا عقل و فہم

جناب منشی محمد شمس الدین صاحب ساکن ضلع کوئمبتور تعلقہ سشن سنگل کرکٹ پاٹی

فضلِ رحمٰن ولیٔ کامل — چل بسے ہائے سوے خلد برین
سال وصل و نکالکھا مین نے یہ — ہی بجھا شمع شبستان دین ۱۳ ۱۳ ھ

ولہٗ

فضل رحمٰن ولیِ حق آگاہ — ہوگئے رہگراے ملکِ بقا

ہوئی اس حادثے کی یہ تاریخ — آج ہی ہی چراغ دین بجھا

محفوظ - جناب منشی محفوظ اللہ صاحب ساکن سوان ضلع ایٹہ ۱۳۱۴ھ

شدہ چون پیرما وا صل الی اللہ — ز فوتِ او بعالم شور و غل شد
رقم دِ خامۂ محفوظِ غمگین — کہ تاریخش چراغ ہند گل شد

مہر - جناب رائے درگا پرشاد صاحب تعلقہ دار وانریری مجسٹریٹ سندیلہ ضلع ہردوئی ۱۳۱۴ھ

فضل رحمٰن آسمانِ علم و دین را آفتاب — گشت چون در گوشۂ ملک عدم خلوت گزین
شد جہان تاریک بی نورِ وجودِ آنجناب — چرخ اشک حسرت و غم ریخت بر روی زمین
وہ چہ خوش ذاتِ مبارک بود فخرِ روزگار — از وجودش شد زمین محسود افلاکِ برین
عالم و علامۂ عصر و وحید روزگار — واقف راز خفی و ماہر اسرار دین
انتخاب نسل انسان گوہر دریای فیض — سالک راہِ طریقت حامی شرع مبین
مرجع ہر کیش و ملت ملجأ ہر خاص و عام — معدن فیض و فتوت سر بسر خلق گزین
بر درِ والاش آمد جہان را سر فرو — عالمے از خرمن افضال وشد خوشہ چین
بود ذاتِ پاک او مقبول دلہای جہان — باز در عالم نزاید نادر گیتی چنین
بے سر زحمت پئے سالِ وفاتِ عیسوی — مہر مے گوید غروب آفتاب علم و دین ۱۸۹۵ء

مسیحا - جناب ملک محمد بہار خان صاحب فرخ آبادی ڈاکٹر شفاخانہ بلگرام

فضل رحمٰن واصل حق — عاشقِ نام رب جلیل
صدق مین وہ صدیق مثال — عدل مین وہ فاروق عدیل
مثل عثمان شرم و حیا مین — خلق مین وہ مانند خلیل
مثل حیدر بذل و سخا مین — اسمین نہین کچھ قال و قیل
معتقدون کو چھوڑ کے تنہا — خلد مین جا کے ہوئے وہ نزیل
کوئی ہی بسمل کوئی سسکتا — تیغ الم کا ہر اک ہی قتیل

سال مسیحا نے یہ لکھا — مرشد کامل کی ترحیل ۱۳۱۳ھ

ولہ

فضل رحمٰن نماندہ وا اسفا — تیرہ گشتہ جہان مسیحا آہ
از لب چرخ این ندا آمد — مظہر لا الٰہ الا اللہ ۱۳۱۳ھ

ولہ

فضل رحمٰن فقیہ و اہل حدیث — از قضا در جہان نماندہ آہ
مصرع سال او مسیحا خواند — عاشق سنت رسول آلہ ۱۳۱۳ھ

ولہ

فضل رحمٰن نے کیا خلد کا دنیا سے سفر — دستگیر اب کوئی درماندوں کا باقی نہ رہا
مصرع سال مسیحا نے لکھا روز وصال — آج برباد ہوا ملک شریعت ای وا ۱۳۱۳ھ

مخلص جناب محمد عبد الواسع صاحب سعدی پوری

القطعۃ الاولیٰ

آہ آن پیشوائے اہل یقین — بہر اہل سلوک ہادی راہ
عالم و عارف و تقی و نقی — عابد و زاہد و خدا آگاہ
اہل کشف و خوارق عادات — پردہ دار حریم الا اللہ
فضل رحمٰن کہ بود در ہمہ حال — عاشق سنت رسول اللہ
داشت شان مجددی در فقر — با شریعت طریقتش ہمراہ
شرح اوصاف و ہم کمالاتش — نیست مقدور ہیچو ما حاشاہ
در ثنائش نکردہ ام اطرا — صدق قول مرا خدا است گواہ
قصہ کوتہ ز دار فانی رفت — سوے گلزار خلد یا اسفاہ
مرقدش باد مہبط انوار — تا بروز نشور یا ربّاہ

سال تاریخ حسب حال چو جست   مخلص خسته از دل آه آه
ملہم غیب کرده الہامش   عاشق سنّت رسول آله
١٣١٣ھ

القطعة الثانيه

جناب فضلِ رحمٰن غوث دوران   که نتوان شرح اوصافِ کمالش
نموده بزم فردوس برین را   منور چون ز انوار جمالش
ز بسیار ے غم در فرقتِ او   غمِ بسیار شد سال وصالش
١٣١٣ھ

القطعة الثالثه

فضل رحمٰن که عاشق حق بود   روے روشن چو زیر خاک نهفت
ہاتفِ غیب سال تاریخش   دوستدار خداے پاک بگفت
١٣١٣

القطعة الرابعه

ای دریغا مجمع بحرین علم و معرفت   غوث عالم فضل رحمٰن قبلۂ ارباب دین
چون ازین دار فنا شد سوی گلزار جنان   جست تاریخ وصالش مخلص از روح الامین
گفت روز و ماه و سال آن برو ز جمعه بود   واے بست و دوّم از ماه ربیع اولین
٢٥   ١٣١٣ھ

القطعة الخامسه

جہان مین ہی کیا آج یہ شور و افغان   ہر اک شخص ہی کسکے غم مین پریشان
خلائق مین کیسی یہ کھلبل مچی ہیَ   کہ ہین جس سے آثار محشر نمایان
گھٹا غم کی ہر سمت کیون چھا رہی ہیَ   برستا ہی کیون ہر طرف یاس و حرمان
جو پوچھا دلِ زار سے مین نے مخلص   بتا دے مجھے تو ہی یہ سرّ پنہان
سنبھالے سنبھلتا نہین ہی تو کیون آج   ہی آنکھون سے کیون موجزن بحر عمّان
تڑپکر کہا اوسنے مجھسے کہ اب تک   نہین تجکو معلوم کمبخت نادان
جہان سے وہ غوثِ زمان چل بسے آج   جو تھے اوج عرفان کے مہرِ درخشان

مسلم تھی عالم مین جنکی ولایت　　کرامات تھی ذات پر جنکی نازان

دعاؤن سے تھین جنکی وابستہ ہردم　　ہزارون کی امیدین لاکھون کے ارمان

جو پچھر نام وسال وصال اوس سے پوچھا　　کہا روکے یون چل بسے فضل رحمن

۱۳۱۳ھ

القطعة السادسة

حضرت شاہ فضل رحمن آہ　　جن سے پر نور تھا چراغ ہند

کہا ہاتف نے اونکا سال وصال　　آہ اب بجھ گیا چراغ ہند

۱۳۱۳ھ

ولہ

چو واصل شد بہ جانان فضل رحمن　　ہم از وے گشت تاریخش نمایان

۱۲۹۹ ۱۵

ولہ

آن افضل برگزیدگانِ یزدان　　محبوب خدا جناب فضل رحمن

درداکہ شد از جہان وبہر تاریخ　　اِختَارَهُمُ اللهُ ندا از در رضوان

۱۳۱۳ھ

ولہ

آن غوث زمانہ شاہِ فضل رحمن　　دردا کہ نمودہ از جہان نقل مکان

چون افضل عارفان گیتی بودہ است　　تاریخ وصال ہم از وگشتہ عیان

۱۳۱۳ھ

ولہ ایضاً

آن گلِ گلزار علم و معرفت　　فضل رحمن مقتدائے شیخ وشاب

چون نسیم آسا بہ بستانِ جنان　　رفت وشد معمورۂ عالم خراب

حضرت مولائے ما احمد میان　　کان بود پور سعید آنجناب

جانشین و صاحب سجادہ اش　　گشت و باغ فقر را افزودہ آب

بلبل طبعم بہ سالش نغمہ زد
گشتہ ایدون جانشین گل گلاب

۱۳۱۳ھ

تجمہ جناب مولوی حافظ محمد جان صاحب ابو الخیر بحری آبادی مصحح اصح المطابع لکھنؤ

مفاعلن مفاعلن ہین چار رکن اسکے سُن ۔ ہر ایک رکن کا سخن ۔ ہی ورد غم کا مرثیا
یہ آج کیا ہی ماجرا ۔ ہی گھر ہر اک کا غم سرا ۔ جہان اندھیرا ہو گیا ۔ الم کی چھا گئی گھٹا
کہا سبھون نے برملا ۔ سبب یہ ہی اندھیریکا ۔ کہ آج شام کو ہوا ۔ غروب مہر اہتدا
مریدونکے تھے ملتجی ۔ مرادونکے تھے ملتقی ۔ تھے مصطفےٰ کے مصطفےٰ ۔ تھے مرتضےٰ کے مرتضےٰ
فقیہ حافظِ قُرآن ۔ حدیث وفقہ برزبان ۔ رموز فہم وراز دان ۔ تھے عارفون کے پیشوا
بہار باغ آب وگل ۔ گُلِ ریاضِ جان ودل ۔ نبیؐ کے نورِ حق کے ظل ۔ سراجِ بزمِ اولیا
خدا کے دوست دار تھے ۔ نبیؐ پہ جان نثار تھے ۔ گدائے باوقار تھے ۔ وہ مرجع شہ وگدا
بیان ہین نائب رُسل ۔ عیان ہین ہادیِ سُبل ۔ نہان ہین سرِّ جز وکل ۔ جہان ہین سب کے مقتدا
کرین سوال سن کا جب ۔ یہ واقعہ ہوا ہی کب ۔ کہو تجمہ آہ اب ۔ چراغ ہند بجھگیا

۱۳۰۱

تجرروح ۔ جناب مولوی محمد عبد الغفار صاحب ساکن سہیون ضلع اوناؤ

آہ آہ از دو گیتی آہ آہ ۔ حیف از جورِ سپہرِ پُرستم
جمعہ وبست ودوم اول ربیع ۔ حال من گشتہ دگرگون از الم
فضلِ رحمٰن فضل رحمٰن آنکہ بود ۔ بحرِ فیض وجود ودریاے کرم
مخزنِ سرِّ حقیقت ذاتِ او ۔ گنجِ اسرارِ طریقت بود ہم
ہم شریعت راہزاران نازازو ۔ معرفت ہم از وجودش محترم
عالمِ بیمثل وشیخ بے عدیل ۔ بود علم وفقر در ذاتش بہم
خلق بود از مہر فیضش نوریاب ۔ دین وایمان راز وناز ونعم
واصلِ حق گشت وہستی را گذاشت ۔ بیت احزان شد جہان از رنج وغم
آفتابِ معرفت گشتہ غروب ۔ وقت مغرب بود بس شامِ الم
بادلِ زار ودزبون مجرروح خواست ۔ سال وصل او کند ہجری رقم

ناگہان ہاتف ندا از غیب داد — رفتہ از دار محن سوے ارم
١٣١٣ھ

نور۔ جناب مولوی نورالدین صاحب بنارسی

بحر عرفان و حقیقت منبع اسرار حق — سالک راہِ شریعت عالم علم ہدیٰ
نامش آمد فضل رحمن نام را نازش باو — عالمی را فیض آن دائم بدی قدرت نما
روز آدینہ بہ بست و دوم از اول ربیع — آہ ازین دارِ فنا شد راہیِ دار بقا
زیب جنت گشت و ظلمت ما شد این جہان — عالمی از رحلتش دارد بدلہا داغہا
نور تاریخ وفاتش جست چون از سوز دل — آہ حیفا فضل رحمن گفت ہاتف برملا
١٣١٣ھ

نیرنگ۔ جناب حافظ سلامت اللہ صاحب رئیس اوناؤ

شریعت کے دریا طریقت کے گوہر — فضیلت نشان حضرتِ فضل رحمان
اوٹھا آپ کا دل جو دار فنا سے — ہوے جلوہ فرماے گلزار رضوان
وہ شیخ زمانہ تھے اللہ اکبر — کہ لاکھون ہوے فیضیاب اہل عرفان
خلافِ شریعت قدم تھا نہ اوٹھتا — تھا ہر فعل و قول احادیث و قرآن
تجلی دہ ہند مہرِ دو عالم — مضافات اوناؤ کے لعل تابان
امیرون کے ملجا غریبون کے ماوا — سراپا کرم منبع جود و احسان
قدمبوس ہوتے تھے اہل حکومت — فقیری مین تھے آپ سرتاج شاہان
سراے فنا ایک غربت کی جا ہے — تماشاے حسرت ہے نیرنگ دوران
تھا جس جا پہ صاحب کمالون کا مجمع — ہوا اب وہ مشہور شہرِ خموشان
بھری آہ سرد اور ہاتف یہ بولا — ہوا جب مین تاریخ رحلت کا جویان
کہ افسوس دنیا ہے اب تیرہ تیرہ — گئے سوے دار البقا فضل رحمان

گرا کر سرِ اشک لکھا قلم نے
ہوئی ہے تہی بزم خاصان یزدان
١٣١٣ھ

جناب منشی محمد نعیم الحق صاحب پٹنوی

فضل رحمٰن کہ نام نامے او	سال میلادِ با سعادتِ اوست
سال عمرش ۲۶ بود و لی جہان	آن بیفزا کہ سال رحلتِ اوست

وصل۔ جناب محمد مرتضی خانصاحب ساکن مرزا گنج ضلع لکھنؤ

فضل رحمٰن و لے کامل بود	از قضا رفت سوے دار قرار
شدم از وصل سائلِ تاریخ	گفت گریہ کنان غمِ بسیار ۱۳۱۲

ولہ

الٰہی این چہ شد کز قوس گردون	رسیدہ تیر غم بنشست بر دل
جہان تاریک شد در چشم مردم	کہ کردہ در زمین خورشید منزل
چہ خورشیدے کہ در آفاق از وے	شدہ تار یکیِ انکار زائل
چونامش فضل رحمٰن در جہان بود	بحالش فضل رحمٰن گشت شامل
تنش مصروفِ طاعات و عبادات	دلش ہر دم بذکر و فکر شاغل
چو مشتاقِ وصولِ قرب حق شد	یکا یک زین جہان بربست محمل
پئے تاریخ از روے بکا وصل	بگفتا فضل رحمٰن بود کامل

واجد۔ جناب مولوی سید واجد علی صاحب رضوی بلگرامی

جہان سے فضل رحمٰن سوے جنت کر گئے رحلت	کہ اونکی ذات پر تھا خاتمہ زہد و عبادت کا
پئے ہجری یہ ہی صنع مربع خوب ہی واجد	ہوا ویران ہی لو عالم قلق دیکھا قیامت کا ۱۳ ۱۳ ۱۳ ۱۳

ہوا ویران ۲۷۹	ہی لو عالم ۱۹۲	قلق دیکھا ۲۷۱	قیامت کا ۵۷۲
قیامت کا ۵۷۲	قلق دیکھا ۲۷۱	ہی لو عالم ۱۹۲	ہوا ویران ۲۷۹
ہی لو عالم ۱۹۲	ہوا ویران ۲۷۹	قیامت کا ۵۷۲	قلق دیکھا ۲۷۱
قلق دیکھا ۲۷۱	قیامت کا ۵۷۲	ہوا ویران ۲۷۹	ہی لو عالم ۱۹۲

نالہ و فغان یار واجد شد بہ چرخ — فضل رحمٰن در جہان باقی نماند
سال رحلت از سر افسوس یافت — آن قدح بشکست آن ساقی نماند ١٣١٣ھ

ولہ

چون فضل رحمٰن باکرم رفتہ سوی ملک عدم
بگذاشت ہر کس را بغم آن رونق باغ ارم
کردہ رقم تاریخ آن واجد بصد شور و فغان
رفت از جہان اندر جنان ہادی دین والا ہمم
١٣١٣ھ

رفت از جہان ٧٤٧	اندر جنان ٣٥٩	ہادی دین ٨٤	والا ہمم ١٢٣
والا ہمم ١٢٣	ہادی دین ٨٤	اندر جنان ٣٥٩	رفت از جہان ٧٤٧
اندر جنان ٣٥٩	رفت از جہان ٧٤٧	والا ہمم ١٢٣	ہادی دین ٨٤
ہادی دین ٨٤	والا ہمم ١٢٣	رفت از جہان ٧٤٧	اندر جنان ٣٥٩

ولہ

فضل رحمٰن چو رفت از دنیا — کرد مسند نشین احمد را
صوری و معنوی بر آمد سال — چون شمردم طریق امجد را
بہر سمیت چہار بار بخوان — گر کنی واجد این چنین کد را
صنعتے کردہ ام درین تاریخ — سیزدہ یک ہزار سہ صد را
معنوی سمیت ١٩٥٢ عددی ١٣ ١٣ھ

ولہ

فضل رحمٰن کے بعد دنیا مین — ہوئی احمد سے دین کی زیبائی
ہاتف غیب نے کہا واجد
باغ ایمان مین ہی بہار آئی
١١٠٥ ٢٠٨

ولہٗ

ہوا مولوی فضل رحمٰن کا غم ۔ کہ روشن تھی جنکے قدم سے زمین
یہ نادر ہی صنعت مین واحد نے سن ۔ کہا۔ ہی ارم مین گئے قطب دین
۱۳۱۳ھ

ولہٗ

رحمٰن کا فضل خاص نمایان ہی نام سے ۔ کیونکر نہ انکے غم مین گریبان ہو چاک ہاے
واحد نے بہر سال یہ ہجری مین فکر کی ۔ پنہان ہوا ہی نیر دین زیر خاک ہاے
۱۳۱۳ھ

ولہٗ

ہوئی فضل رحمٰن کی رحلت جہان سے ۔ نہ کیون تلخ اس غم سے ہو زندگانی
کہا ہی یہ واحد نے اب سال فصلی ۔ عدم مین گئے شاہ آفاق ثانی
۱۳۱۳

ولہٗ

راہی خلد ہوگئے ہین جناب ۔ شور و فریاد آہ گھر گھر ہی
سال سمبت لکھا یہ واحد نے ۔ فضلِ رحمٰن نہین ہین محشر ہی
سمبت ۱۹۵۲

ولہٗ

نہو غم سے کسطرح دل چاک چاک ۔ گئے قطبِ دین سوے خلدِ برین
لکھا عیسوی سال واحد نے یون ۔ قیامت ہی جب فضل رحمان نہین
۱۸۹۵ع

ولہٗ

سوے جنت مولوی صاحب گئے ۔ کیون نہو ہر شخص کے دلکو ملال
کون ایسا تھا زمانے مین ولی ۔ اوٹھ گیا دنیا سے اب فضل وکمال
فکر تھی واحد مسیحی سال کی ۔ ہر گھڑی ہر دم یہ رہتا تھا خیال
ہاتفِ غیبی کی یہ آئی ندا ۔ مصرع برجستہ لکھ یون بہر سال
ہوگیا بے دل زمانہ آہ آہ ۔ فضل رحمٰن نے کیا ہی انتقال
۱۸۹۵ع

وارث - جناب منشی عبدالوارث خانصاحب حیدرآبادی

کیون بجا آج کوچ کا ڈنکا
کیون بجی الفراق کی نوبت

مین بھی حیران تھا کہ ہی کیا بات
دفعۃً چھا گئی جو اک وحشت

تھا اسی سوچ مین سراسیمہ
کہ سُنی یہ صدائے پُرحسرت

ہادی خلق فضل رحمٰن آج
کر گئے اس جہان سے رحلت

کمر اس حادثے سے ٹوٹ گئی
کیون نہ اب کوزہ پشت ہو ہمت

آدمی کیا جہان مین کم تھے
کیون اجل آکے تونے کی ہیبت

سُن کے یہ آرزو نے مجھسے کہا
اب نکلنے کی میرے کیا صورت

کس سے اب رازِ دل کہونگی مین
کون پوچھیگا درد کی حالت

کچھ عجب ذات تھی سراپا فیض
اونپہ نازل خدا کی ہو رحمت

وہی اک جائے تھی ٹھکانے کی
واہ تقدیر واہ ری قسمت

محوِ دیدار یاس و حرمان ہون
میری وارث عجیب ہی حالت

فکر سال وفات کیا کیجے
کہ نہین مجھ مین کہنے کی طاقت

تو ہی کہدے اے دلِ حزین تاریخ
کہ ہوا گم وسیلۂ خلقت
١٣ ١٣١٣ھ

ولہٗ

هُوَ اللّٰهُ خَالِقٌ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ
١٣ ١٣ھ

ولہٗ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى قُطْبِ الْاَنَامِ
١٣ ١٣

ہادی - جناب محمد ہادی صاحب ساکن موہان ضلع اناؤ

سید درویش عالم باعمل
پاے بندِ شرعِ ختم المرسلین

آنکہ نامش فضل رحمٰن بودہ است
آفتابِ ہند بود او بالیقین

ازطفیلِ ذاتِ والایش بہند ‌ ‌ ‌ بُد مراد آباد گنجِ علم دین
تنگ چون آمد ازین دارِ فنا ‌ ‌ ‌ بُرد رختِ خویش در خلدِ برین
بانگِ ترحیلش بعالم در رسید ‌ ‌ ‌ روم و ایران کابل تاتار و چین
ہر کہ بشنید آن صداے جان گزا ‌ ‌ ‌ شد ز فرطِ درد و غم زار و حزین
بہرِ سالِ رحلتش چون کرد فکر ‌ ‌ ‌ ہا دے خون گشتہ دل اندوہگین
داد ہاتف از سرِ یاد این ندا ‌ ‌ ‌ مسکنِ وے بودہ در خلدِ برین

۱۳۱۳ھ

ولہ

ذاکرِ حق فضلِ رحمٰن وارثِ دینِ نبی ‌ ‌ ‌ خازنِ اسرارِ مولیٰ رہنماے عالمین
یادیِ اسلام و عارف مرشد و قطبِ جہان ‌ ‌ ‌ جان بحق تسلیم کرد آن واقفِ شرعِ مبین
از سرِ ہر مصرعی حرفی چو گیری ہادیا ‌ ‌ ‌ می شود سالِ وصالِ آن امامِ علمِ دین

۱۳۱۳ھ

ولہ

شاہِ اقلیمِ ولایت آنکہ بے وہم و گمان ‌ ‌ ‌ ضابطِ احکامِ شرع و مخزنِ عرفان بود
حامیِ دینِ نبی و کاشفِ سرِ خدا ‌ ‌ ‌ عالمِ علمِ حدیث و واقفِ قرآن بود
سالکی در فقر مثلِ وے نبودہ در جہان ‌ ‌ ‌ عارفی مثلش بہ گیتی دور از امکان بود
آہ از دنیا سفر کرد و بجنت در شتافت ‌ ‌ ‌ آنکہ نامِ نامیِ او فضلِ رحمان بود
فکرِ سالِ رحلتِ آن شاہ چون ہادی نمود ‌ ‌ ‌ آمد از غیب این ندا سر دفترِ شاہان بود

۱۳۱۳ھ

ہاشمی۔ جناب محمد نور الحسن صاحب

مَاتَ قُطْبُ الْهِنْدِ نَوَّرَ اللّٰهُ مَرْقَدَهٗ

۱۳ ھ ۱۳

ولہ

فضلِ رحمٰن آفتابِ معرفت ‌ ‌ ‌ وقتِ مغرب ناگہان گشتہ نہان
بست[۲۲] و دوم از ربیع اولین ‌ ‌ ‌ روز آدینہ بہ یزدان شد روان

وقت مغرب شد غروب آن مہر دین	نیلگون گشتہ زمین چون آسمان
ہاشمی سال وصالش برنگاشت	قطب ہندستان شد اکرم از جہان
	۱۳۱۳ھ

ولہ

دریغا مولوی شہ فضل رحمٰن	نہان شد مہر حق شد روز دین شام
مراد آباد مدفن گشت در روز	کہ باشد شہرتش از ہند تا شام
نوشتم ہاشمی سال مسیحی	مزار فضل رحمٰن شاہ اسلام
	۱۹۰۵ء

ولہ

فضل رحمٰن کہ رحمت حق بود	شد چو خورشید زیر ابر نہان
روز آدینہ وقت مغرب بود	شب بست و سہ آہ گشت روان (۲۳)
روز شنبہ بخاک گور بخفت	آسمان و زمینست گریہ کنان
ہاشمی سال ہجریش بنگاشت	مدفن شیخ ہند قطب جہان
	۱۳۱۳ھ

ولہ

حضرت فضل الرحمٰن ولی	مہر حق از پیش و مہ دین ز پس
مدفن او جائے قبول دعاست	خیز و ببین رحمت اللہ بس
زندۂ جاوید بود جان پاک	روح مجرد شد و رست از قفس
سال مسیحی تو بگو ہاشمی	روضۂ مرشد با عیسیٰ نفس
	۱۹۰۵ء

ولہ

مراد آباد بود آن فیض بنیاد	کہ بر ہندوستان فرمود احسان
سریر آرائے عرفان فضل رحمٰن	سراپا جود رفت آخر ز گیہان
جہانے خاک بر سر کرد زین غم	بچشم اشک و بلب آہ و صد افغان
نوشتم ہاشمی سال وصالش	شد از ماتم مراد آباد ویران
	۱۳۱۳ھ

ولہٗ

مولوی فضل رحمٰن قطب دین　　زین جہان شد در بلا لک بارگاہ
زندہ باشد۔ کان مسیحاے جہان　　مردہ دل را زندہ کردی از نگاہ
ہاشمی تاریخ اسمی عرض کرد　　مولوی فضل رحمٰن آہ آہ
۱۳۱۳ھ

ولہٗ

چو حضرت فضل رحمٰن زین جہان رفت　　سیہ شد روز بے خورشید تابان
بروز شنبہ آن مہر معارف　　بہ ابر قبر آمد چون بہ تن جان
نمودم ہاشمی تاریخ روشن　　بمغرب آفتاب ہند پنہان

ولہٗ

فضل رحمٰن کہ شاہ عرفان بود　　کرد ویران جہان و خلد آباد
ہاشمی سال وصل کرد رقم　　فضل رحمٰن بپاک یزدان باد
۱۳۱۳ھ

ولہٗ

حضرت احمد میان غمزدہ گریہ کنان　　بالب گوہر فشان کرتے ہین سب سے خطاب
نور تھے سر تا بپا شام کو پردہ کیا　　مہر جہان چھپ گیا ہاے بزیر سحاب
رحمت و فضل آپ تھے بوڑھے بڑے باپ تھے　　وردمین چپ چاپ تھے ایسے تھے عالیجناب
مہر سپہر زمین ماہ منیر یقین　　کیون نظر آتا نہین ابر کی ہی کیا نقاب
آج ہی کسکا وصال جس سے پریشان ہے حال　　کون تھا اہل کمال جس سے ہی یہ انقلاب
روز سیہ شام ہی ہاے وہ کہرام ہی　　خاص ہی یا عام ہی سبکو ہی بس اضطراب
ہاشمی بینوا کہتا ہی یون برملا　　ہند کا حیرت فزا ڈوب گیا آفتاب
۱۳۱۳ھ

ولہٗ

رقمزدۂ اہل نیاز ہاشمی محمد نور الحسن
۱۳۱۳

یوسف - جناب حکیم محمد یوسف صاحب بلاسپوری

قطب ارشاد جہان رفت وجہان ماندہ چون یوسف بجان غمناک وے
فضل رحمن بود اسمش - باد نیز فضل رحمانی بجان پاکِ وے
١٣١٣ھ

نیر بی - جناب مولوی حسین علی صاحب سندیلوی

بود مولانا محمد فضلِ رحمن با خدا رفت ازین عالم بقربِ بارگاہِ کبریا
از عدد سن و ز عبارت وقت منجو نیر بی از ربیع اولین بست و دوم اول عشا
١٣١٣ھ

وله

وَلِیُّ الزَّمَانِ شَیْخُنَا فَضْلُ رَحْمٰن لَقَدْ کَانَ ذَا الْفَضْلِ فَیْضاً عَمِیْماً
سُئِلْنَا عَنِ الْعَامِ فِیْهِ وِصَالُهٗ فَقَالُوْا وَقَدْ فَاسَ فَوْزاً عَظِیْماً
١٣١٣ھ

اعتذارِ واجب الاظہار

چونکہ حسب درخواست خاکسار کے نورِ حدیقۂ فضلِ رحمانی نورِ حدیقۂ فیضِ سبحانی مرشدِ کل ہادیِ سُبل جنابِ فاضت مآب شاہ احمد میان صاحب سجادہ نشین بارگاہِ امام الواصلین مقدام الکاملین حضرت مولانا شاہ فضلِ رحمن علیہ الرحمۃ والرضوان نے اِسی ماہ ربیع الاول مین عُرسِ شریف کی بائیسوین تاریخ سے چند روز پیشتر قصائد و تواریخ کے کاغذات واسطے طبع کے اِس مطبع مین غیر مرتب بھیجدیے تھے اور ارشاد فرمایا تھا کہ سوا اُنکے جو تاریخین اودھ اخبار وغیرہ مین طبع ہو چکی ہین اُنکو بھی حسب ترتیب حروفِ تہجی تخلص شعرا کے اس مجموعے مین درج کر دینا لہذا عجلت کے سبب سب تاریخونکو جمع کر کے ترتیب دینے اور لکھوانے اور صحیح کرنے اور چھپوانے مین کوئی غلطی بشریت سے ہو گئی ہو یا کسیکی تاریخ اِس مجموعے مین درج ہونے سے رہگئی ہو تو امیدوار ہون کہ اُسکو راقم کے پاس بھیجدین تا آیندہ صحت کے ساتھ وہ بھی چھاپ دی جائے -

راقم آثم محمد عبد العلی آسی مدراسی مہتمم اصح المطابع محمود نگر لکھنو

ضمیمۂ جدیدہ

اویس۔ جناب منشی محمود الحسن صاحب صفی پوری

فضل رحمن عارفِ اکمل — ناگہان رفت از جہان صد آہ
چون صحابہ بظاہر و باطن — پیرو سنت رسول اللہ
در جنان ہم بخیر مقدم او — حور یا شد منتظر بر راہ
سال رحلت بگو اویس حزین — مرقد وے شدہ زیارت گاہ
۱۳۱۳ھ

ارشد۔ جناب مولوی غلام حیدر صاحب بلگرامی

دَخَلَ الْجَنَّةَ فَضْلُ الرَّحْمٰن — قَائِمُ اللَّيْلِ إِمَامُ الزُّهَّادْ
كَتَبَ الْأَرْشَدُ عَامَ التَّرْحِيْل — رَحَلَ الشَّيْخُ هُمَامُ الزُّهَّادْ
۱۳۱۳ھ

اثر۔ جناب منشی شمس الضحی صاحب سندیلوی

جناب فضل رحمن نور عرفان — سوے جنت روانہ شد بیکدم
چو جستم بے سر اندیشہ تاریخ — بجنت جای دلکش یافت گفتم
۱۳۱۳ھ

ولہ

جو تھے مولوی فضل رحمن شاہ — تصوف کے ایوان کے روشن چراغ
گئے خلد کو جب وہ عالی مقام — ہوا اور رونق پہ جنت کا باغ
اثر نے لکھا سال از روے آہ — جگر پر ہوا اب یہ اک تازہ داغ
۱۸۹۵ع

ولہ

مبارک نفس فضل رحمن شاہ — کہ جنکا نظیر اِس جہان مین نہ تھا
صد افسوس دار فنا چھوڑ کر — روانہ ہوے سوے ملک بقا
یہ وہ حادثہ ہی کہ سینہ ہی چاک — یہ وہ غم ہی جسکی نہین انتہا

ولے مرضی حق مین کسکو ہی دخل — وہ مالک ہی جو اُسنے چاہا کیا
یہ لازم ہی انسان کرے اختیار — ہراک حال مین صبر و شکر و رضا
ہوئی فکر جب مجھکو تاریخ کی — تو دی ہاتفِ غیب سنے یہ ندا
اختر لکھو یون سال از روے درد — غروب آہ مہر ہدایت ہوا ۱۸۹۵ع

جناب مولوی سید انوار احمد صاحب

فضل رحمن رہبر دین خدا — رفتہ از دنیا بجنت شد مقیم
سال وصل آن ولی گفتا سروش — مسکنش گردید جنّتُ النعیم ۱۳۱۳ھ

جناب مولوی محمد ادریس صاحب نگرامی

میرے مولی فضل رحمن چل بسے — مجمع فیضان و احسان چل بسے
جملہ عالم کے جو تھے پیر ھُدا — اب وہ پیر جملہ پیران چل بسے
ہمکو بیکس چھوڑ کر خود عرش پر — ماہ تقوے مہر عرفان چل بسے
کیا کرون یارب بہت بیتاب ہون — شیخ شیخان جان جانان چل بسے
جب کیا تاریخ کا مین نے خیال — بولا ہاتف فضل رحمن چل بسے ۱۳۱۳ھ

اختر جناب مولوی محمد محمود وحید صاحب فرخ آبادی

ممدوح خلق و خاصۂ درگاہ کبریا — حامی دین و ملت سلطان انبیا
عرفان مآب و پیرو احکام مرتضا — فرمانروای کشور اخلاق مجتبا

احمد میان گل چمن زہد و اتقا
مہر سپہر معرفت و ہمت و عطا

سرور ریاض حلم حسین فلک مقام — دریاے رحم و ہمتِ ممدوح خاص و عام
پابند شرع و محو عبادات صبح و شام — خوش خلق و خوش مزاج و خوش عادات نیکنام
احمد میان گل چمن زہد و اتقا — مہر سپہر معرفت و ہمتُ عطا

آئینهٔ محافل دین پیمبری — زینت فزاے مجلس احکام حیدری
پا پند حلم و همت شبیر و شبرے — فرمانروای مملکت فیض گستری

احمد میان گل چمن زہد و اتقا
مہر سپہر معرفت و ہمت و عطا

از فضل حق بمسند فقر و فنا نشست — مثل مسیح بر فلک اعتلا نشست
بر تخت فضل و زہد بصد اتقا نشست — بہر ہدایت ہمہ عالم بجا نشست

احمد میان گل چمن زہد و اتقا
مہر سپہر معرفت و ہمت و عطا

پابند حکم حضرت غفار ہست این — حامی دین احمد مختار ہست این
در ملک فیض صاحب ایثار ہست این — در بزم زہد شمع پر انوار ہست این

احمد میان گل چمن زہد و اتقا
مہر سپہر معرفت و ہمت و عطا

او ہست نونہال گلستان معرفت — او ہست نور نیر تابان معرفت
او ہست آبروی دُرکان معرفت — او ہست بلبل چمنستان معرفت

احمد میان گل چمن زہد و اتقا
مہر سپہر معرفت و ہمت و عطا

او ہست مہر اوج کرامت بفضل حق — او ہست ماہ برج ولایت بفضل حق
او ہست پیر بزم طریقت بفضل حق — او ہست نور محفل ہمت بفضل حق

احمد میان گل چمن زہد و اتقا
مہر سپہر ہمت و خوش خلقی و عطا

در دہر گرچہ سید محمود اخترم — لیکن ز جور چرخ دنی زار و مضطرم

بنما سخاے خویش کہ آل پیمبرم | امید بار آر کہ مفلوک بی زرم

احمد میان گل چمن زہد و اتقا
مہر سپہر معرفت و ہمت و عطا

ای چشمہ کرم بنگر حال زار من | سیماب وار ہست دل بیقرار من
جز ہمت تو نیست کسی غمگسار من | دستم بگیر ای شہ عالی تبار من

ای سرو بوستان عنایات کبریا
احمد میان گل چمن ہمت و عطا

ولہ

ح	حضوری خدا و قرب پاک مصطفا داری	ض	ضیای بزم عرفان دل چو آئینہ صفا داری
ر	رضا جوی خدا و مصطفا و اہل بیت او	ت	تر و تازہ ریاض زہد و ورع و اتقا داری
م	مبرا از معاصی و جرائم طیب و طاہر	و	وحید روزگار و دلق بی ریب ریا داری
ل	لب معجز نمایت وا نماید عقدۂ لاحل	ا	اولی العزم و یار وارث خلق مصطفا داری
ن	نباشد چون بعالم فضل رحمن شامل حالت	ا	امیر ملک فقر و ورد اسماے خدا داری
ش	شب و روزت بہ شغل طاعت حق قطع میگردد	ا	اطیعوا اللہ را در ہر دو عالم رہنما داری
ہ	ہدایت را شریعت را طریقت را حقیقت را	ا	انیس و ہمدم و غمخوار و یار بی ریا داری
ح	حصول مطلب لہامی عالم اکرم و اشرف	م	متاع پیروی خلق شاہ انبیا داری
د	دلت آئینۂ عرفان تنت گنجینۂ فیضان	م	مبارک بندہ و شان علی مرتضا داری
ی	یکی رحم و دگر فیض و سوم سرمایۂ احسان	ا	اولی العزم جہان ہستی بدل این چیزہا داری
ن	ندیدم مثل تو در ملک عرفان صاحب عظمت	ق	قناعت ملک موروثی و علم ماسوا داری
ط	طہارت را ریاضت را عبادت را سخاوت را	ب	بقلب صافی خود میہمان صبح و مسا داری
م	مراد دل نہ چون یابد گداے آستان تو	ر	رئیس ابن رئیس از ارث علم انبیا داری

اعانت کن اعانت کن بکار مشکل اختر | دل بی کینہ و شفاف دست پر سخا داری
اولی العزمی تو در جملہ عالم شہرتے دارد | بدہ چیزی ازان گنجے کہ در ملک عطا داری
امید اختر نالان برآرای منبع ہمت | دل تلخ خود را کہ محو رحم ہر صبح و مسا داری

سپکھا

یعنی تادیب و تفہیم برای صغار در دولت قطب دوران مولانا فضل رحمن رضی اللہ عنہ
خیر الرضوان از جناب مولوی شاہ حبیب اللہ صاحب مدرس اول مدرسہ ٹانڈہ

بھورے پور روا دھیمے دھیمے | اُٹھو رے بدر وا دھیمے دھیمے
برسو ہو میگھا دھیمے دھیمے | ٹھکورے مورو ا دھیمے دھیمے
چمکو رے بجری دھیمے دھیمے | پڑپورے بیری دھیمے دھیمے
رٹو رے پپیہرا دھیمے دھیمے | دھڑکو مورے جیرا دھیمے دھیمے
اُٹھو رے سینہی دھیمے دھیمے | چلو رے بٹوہی دھیمے دھیمے
رُوؤ مورے نینان دھیمے دھیمے | کرو یہ بینان دھیمے دھیمے
بھو مورے کجرا دھیمے دھیمے | جرو مورے جیرا دھیمے دھیمے

ایس نہو رے حبیب سینے جاگ پڑین بکلائے | تہ ڈر مین تم رہو ن کہین نیند اُچٹ نجائے

ولہ بروگ

کون بتہا مورا جیا بو رانا | کہہ برہا ہیہ آئے سمانا
کس صدمے مین میرا دل دیوانہ ہوگیا | کسکی محبت مجھین سماگئی
کون اگن و گدسے ہیا نا ہین | جہ تہین جرون برون بجکا ہین
کون آگ میرے دل مین دہکتی ہی | کہ اسکی سبب سے مین دنیا مین جلتی ہون
کو سوامی موری بانہہ گہیتا | کہان گیو مورے کنور کنہیتا
کون سردار ہی جواب میری بانہہ تھامے | ہائے کہان گئے میرے چاہنے والے نوجوان

[illegible]

له از ... [illegible] ... تفصیل ظاہر می شود ... [illegible] ... قطب ... [illegible] ۱۲

کہہ مدھوبن تم ڈھونڈھن جاؤن
کس بیابان مین ای سردار تمکو ڈھونڈھنے جاؤن

کہہ پاؤن سر چرن نواؤن
اب کن قدمونپر آرزو کا سر جھکاؤن

کون سہاگ بھاگ آب مورے
اب میرے کون نصیب اور سہاگ یعنی کسپر سنگار کرون

جو سنگ نہ لاگیو ان مین تورے
جو ای سردار مین تمھارے ساتھ نہ ہوئی

تم بن کو مورا دھیر بندھیا
سواے تمھارے کون شخص میری تسلی دینے والا ہے

تم بن کو موری پیر ہریا
سواے تمھارے کون میرے درد کو کھونے والا ہے

کون کاج مورا جوبن بارا
اب کس کام کا میرا جوبن نیا

جو چھٹ گیو کنتھ رتنارا
جبکہ چھٹ گیا میرا ایسا خوبصورت معشوق

پیو کھوجت سب کھوسے کے پایون پیا پران
اپنے پیا کو ڈھونڈھتی ہون اور جو کچھ تھا سب کھو کر اپنے پی کو پایا تھا

سو مورا کنتھ ہیران ہی تھی کھوجو سہیلی آن
تو اب میرا پیا کھو گیا ہے تو ای سہیلیو آؤ اور ڈھونڈھو

ہون جوگی تو وہ بھیک بھکھاری
مین تمھارے جوگ مین ہون اور در کی فقیر ہون

کتہ ڈھونڈھون تم جوگی مراری
تو اب تمکو کہان ڈھونڈھون ای جوگی خوش بیان

کون دیس جو مورے جوگی چھائے
کس دیس مین میرے جوگی چھائے یعنی جا بسے

کہہ کارن موسے سنگ نہ لائے
اور کس وجہ سے مجھے ساتھ نہ لے گئے

نلجی ہون گھر بار تجاؤن
بے پردا ہو کر در بدر پھرون گھر بار چھوڑون

پی تورے کھوج کہین سن پاؤن
ای پیا اگر تیرا پتا کہین مین پاؤن

ہی پنڈت گن گیان گوسائین
پیارا میرا پنڈت تھا اور عقل کا پتلا اور بہت اچھے کام کرنے والا

تم سے آگر کو جگ ناہین
ای پیا تمسا نیک کردار اچھا تمام دنیا مین دوسرا نہین

ہی پنڈت پریمی بیراگی
سو تھا میرا پیا بہت لائق اور مجلسی اور آزاد اس پاک کے عشق مین چور اور بہت اچھا بیراگ ۔

اگھ بیم بیراگ سبھاگی

کون کون گن کیرت بکھانون
کس کس ہنر مین تمہاری تعریف کرون

جس تم ہتیو نہ دوجا جا نون
جیسے تم تھے ویسا دوسرا نظر نہین آتا

کبھی سنے مین بھیون سر کھا
تم ہی سے مین ہوشیار ہوئی

اندھ ہتیون سو نینن دیکھا
مین تو بے آنکھ تھی تمسے آنکھون والی ہوئی

تم بن مین دکھیا بھیون کہان ڈھونڈھون کت جائے
ای پیا بغیر تمہارے مین بے وارث ہوگئی کہان ڈھونڈھون اور کہان جاؤن

جو درشن مین پاؤن پڑون اگن مان دھائے
اگر تمہاری زیارت مجھے نصیب ہو تو آگ مین بھی گرنا قبول ہی

نینن رہے چتر تورے چھائے
میری آنکھونمین تمہاری شکل بسی ہی

ہردے مورت صورت تہائے
میرے دل مین تمہاری تصویر کھنچی ہے

سرون یاد کرین بینا ہان
تمہاری اچھی باتین یاد پڑتی ہین

امرت بات کہیو جو نا ہان
جو بات کہتے تھے شیرین اور اچھی کہتے تھے

چال نرال تور متوار ی
تمہاری مست چال اور نرالی

آدت یاد جاؤن بلہاری
یاد آتی ہی مین تمپر قربان ہوجاؤن

کشٹ پڑے کے دھیر بندھیا
سخت وقت پر آپ تسکین کرتے تھے

ٹوٹی ناؤکے پار لگیا
اور ٹوٹی ناؤکے پار لگانے والے تھے

بوہت موری پڑی منجدھار
اب میری کشتی بیچ منجدھار مین آگئی ہی

تم بن کو نہین کھیون ہارا
سوا ے تمہارے کون پار لگانے والا ہی

پریم روگ دیئو موہ آگی
عشق کا مرض آپ نے مجھے دیا

سو بردوگ آپ جرون ابھاگی
اب اس غم فراق مین مین بد قسمت جلتی ہون

بوری کبھی پھرون چہو اور را
کہان وہ چندر مین جنکا چکورا

[illegible]

گھر باہر کہ کاج کا سب ہی لگاؤن آگ

گھر بار کس کام کا سب مین آگ لگا دون

باوڑ ہوئی بن بن پھروں جروں مروں پیا لاگ

سڑی ہوکر جنگل جنگل پھرون اور عشق محبوب مین جلتی مرون

بیا کل دیکھ لو لا اک جوگی

اسطرح کا بیچین دیکھکر ایک جوگی کہنے لگا

کہہ باوڑ کچھ بتھا بیوگی

کہ اے دیوانی کچھ غم کی داستان تو کہہ

بڑہی حبیب بروگی ابھاگا

اے غم زدہ حبیب اور بد قسمت

کون بروگ سے لیھے بیراگا

کسکے غم مین تونے یہ گت بنائی

کون پیتم تم باوڑ بھیو

کس معشوق کے عشق مین دیوانی ہوئی

کیہکے تپت جرو جیو دیہو

کسکے آتش عشق مین جلکر اپنی جان دیتی ہو

پیتم مورے فضل رحمانا

میرا پیا فضل رحمن ہی کہ جسکے عشق مین جلتی ہون

جگت سنسار جو ہتیو بکھانا

کہ جو تمام جہان مین مشہور تھا

نگر مراد آباد رکھوا ریسے

قصبہ مراد آباد کے رہنے والے

احمد میان کے پالن ہارے

اور صاحبزادہ احمد میان کے پالنے والے تھے

بارہ وفات بائیس ۲۲ تاریکھا

بارہ وفات کے مہینے مین بائیس تاریخ کو

سورج چھپا جگت بھا اندھیکا

آفتاب ولایت چھپ گیا اور تمام دنیا تاریک ہوگئی

سورگ لوگ بیکنٹھ سدھارے

دین کے بہادر لوگ راہی جنت ہوگئے

تہ کی برہ داہ دکھ جارے

ہین انکے غم مین مبتلا اور آتش فراق مین جلتی ہون

دن شوکت آر ساجھ سنیچر جگت بھیو اندھیار

دن جمعہ کا اور شام سنیچر کے دن کی دنیا تاریک ہوگئی

تیرہ سو تیرہ ہجری مان ملے سیام کرتار

سن تیرہ سو تیرہ مین میرے پیتم کا وصال اللہ پاک سے ہوا

اِتنِک کہا کہا اور رُووا
اتنی داستان غم کہکر رویا
مرجھا گرا جس پات بچھوا
پژمردہ ہوکر گرا جیسے درخت کا پتا مرجھا کر گرتا ہی

یا توبین کا وُہ جَل پھینکا
یا تڑپتا تھا جیسے ماہی بے آب
یا جس اگن اسپند کا لیکھا
یا جیسے اسپند آگ پر چٹکتا ہے

نینن نیر چُوے جھر لائے
آنکھوں سے (باعث فراق) آنسو کی جھڑی لگ گئی
کہ ندی نار پو کھر بھر آئے
کہ جس سے ندی نالے تالاب بھر گئے

اوسکے کارن رُووا پُروگی
مین غمزدہ اُسکے سبب سے رویا
باورِ بھیو دیکھ سکے جوگی
کہ وہ جوگی (سائل) مجھے دیکھکر دیوانہ ہوگیا

بکی لاگ بوری بورائے
اور وہی (جوگی سائل) مثل دیوانہ کے گویا وہ بکنے لگا
تن من جوبن سب بسرائے
اور اپنے تن بدن اور جوبن سب بھول گیا

درسن آس بہت دِن بیتے
تمہارے دیکھنے کی امید مین بہت دن گذر گئے
دُرنشٹ پڑوا ایب سیام جھیتے
اب مجھپر بہت سخت وقت پڑ گیا ہی ای مرجانیوالے

کا ہمسے تم روٹھے گسائین
ای میرے آقا تم مجھسے کیا ناخوش ہوے
جانت ہو ہم تے کو ناہین
با اینہمہ یہ معلوم ہی کہ میرا سوا تمہارے دوسرا نہین

تم مُو سے کرتار مان سچلے کاج سب ساج
ای پیا تم عشق الٰہی مین محو ہے اور کام تمہارے سب درست ہو گئے
ہم جو آس تمہاری لیے کیسے رہین وہراج
اور مین تو تمہاری آسرا لگائے ہون اب بغیر تمہارے کیسے تسلی ہو

کا تم ہین ہو بدیس جوگیا
کیا تم ہی ہو بار جانے والے
بڑے چلبیا نہ سا تھ لوتیا
بڑے چلے جانیوالے اور مجھے ساتھ نہ لیجانیوالے

جنتے کاریجلیو سب کا ہو
جس سے سب کا کام چلتا تھا
کیسے نٹھر کٹھور رہیا ہو
کیسے بے درد اور سخت دل ڈھیٹھ ہو گئے

[illegible]

گوپن لائے لیہو نہ سامی
ہمراہ لاکر مجھے ساتھ نہ لیا
آپ اکیل بھیو بسرامی
آپ اکیلے ہوکر عیش کرنے لگے

دیکھو تم بن مور سہیلی
اگر دیکھو کہ بغیر تمہارے میری ساتھیان
بوڑ رانی اور موکھ وسہیلے
دیوانیان ہوگئی ہین اور چہرہ زرد یا داعش گئی ہین

کوئی گہے انب کی ڈارا
کوئی اِس حالت فراق مین آنب کی ڈال پکڑے ہے
کوئی ٹھاڑہ تر وا کہ چھوہارا
کوئی کھڑی ہی نیچے چھوہارے کے

بلکھ بلکھ رووے کر بنتی
زار و نزار رو رہی ہین اور خوشامد کرتی ہین
تمرا جیا تنک نہ پسیجی
کیا دا ای پیا) تمہارا دل ذرا بھی نرم نہو گا

سونی سیج گھا نون تورسونی
خالی بستر تمہارا اور جگہہ بہنے کی بغیر تمہارے مین دیکھکر
کیسے دیکھ رہین اکھونی
کیسے اپنے اختیار مین رہ سکتی ہون

کہت حبیب روح ریحانہ اور درشن ہر پائے
حبیب کہتا ہی (روح ریحانہ) اور آپ نے خدا کی دید پائی
حور قصور بھوگ سکھ داسی سامی رہے لبھائے
حور قصور اور کھانا پینا اور راحت ہر طرح کی پاکر ہمارے سیام رجھہ رہے

احمد میان مور شہزادہ
احمد میان میرے شہزادے
احمد اکیل رنگ کا راتا
کہ احمد کے رنگ مین سمائے ہین

پریمی ہتو پر برہ نیاسا
عاشق تو تھے لیکن غم فراق اُنکے پاس نہ تھا
چھڑ دھکر ہتو پر پھول کے باسا
بلاوجہ تو تھے مگر ہر وقت اپنے پھول کے پاس رہتے

دن اور رین چیت ہرناما
دن رات اللہ کی یاد مین تھے
بھوگ بلاس کرت بسراما
کہ کھانا پینا عیش آرام سب بھول گئے

سکھ سمپت کا پالا پیارا
میرا شہزادہ چین اور آرام کا پالا ہوا
اب تھکان آس برہا کے چھارا
اُسپر ایسا غم دفعۃً آیا کہ پژمردہ پریشان ہوگیا

وَہ رُوَوَت مُورَا جیا بورانا — وَرَک ہیا جَس گو ہُونگا دَانا
اِس غم مین جو وہ شہزادہ رویا تو اُسے رَتا دیکھکر مین بَولا اُٹھا گیا — اور میرا کلیجہ پھٹ گیا کہ جیسے گیہون کا دانہ پھٹا ہوتا ہے

بَارَ دُولَارَ مُورَ سَر تَاجَا — تَہ پھر وسے اَس دُکھ اُپرَا جَا
میرا شہزادہ بے گناہ اور دُولارا سرتاج — اُسپر ایسا غم یکایک کیسا پھٹ پڑا

دِیوا سِیسَن حَبِیبَت دِوانَہ — رَہے کَاج شَہزَادَہ شَہانَہ
دعا دیو اسپنے حبیب دیوانے کو — اللہ کرے ای شہزادے تمہارا راج شہانہ رہے

ہے کرتار جگت کے سَاجَن اَنت اَو آوَ
ای شہزادے کچھ غم نہ کرو کہ ذات باری دنیا کے کام مین ہے اول سے آخر تک ہمیشہ

مُورے شَہزَادَہ سانت کرگری قُطب ارشاد
پس ای شہزادے صبر کرو اللہ پاک تمکو قطب ارشاد کریگا

حمد جناب منشی محمد محمود صاحب بلگرامی

بماہ وفات بہی شام شنبہ — چو تاریخ بست و دوم شد نمایان
ز دست اجل چاک شد وا دریغا — کہن جامۂ ہستی فضل رحمن
دو مصراع تاریخ ای حمد گفتم — بود ہجری اول دوم عیسوی دان
تعلق رہا کردہ از دار دنیا (۱۳ ۱۲) — شدہ در جنان اہل دل فضل رحمن (۱۸ ۶ ۹۵)

ولہ

لٹ گیا ہیہات گنج معرفت — فضل رحمن شاہ عرفان چل بسے
کیون نہ آنکھون مین جہان اندھیر ہو — شمع بزم دین و ایمان چل بسے
جو مراد آباد تھا گنج مراد — ہاے اُسکو کرکے ویران چل بسے
جو جو اُنکے عشق کے بیمار تھے — سب کے درد دل کے درمان چل بسے
دیکے اندوہ و ملال و اضطراب — لیکے تسکین دل و جان چل بسے

رہگئے احباب چھاتی پیٹتے　　چھوڑ کر سب کو خروشان چل بسے
اقربا کو کہکے کیا سمجھائیے　　یار و غمخوار و عزیزان چل بسے
دیکھکر سامان پھٹتا ہی جگر　　سب پڑا ہی میر سامان چل بسے
حمد نے چاہی جو تاریخ وفات　　بولا ہاتف فضل رحمن چل بسے ۱۳۱۳ھ

حارث ـ جناب مولوی تصدق حسین صاحب مہع نوی

ملاذ و ملجاے ماغریبان شہ زمان شاہ فضل رحمن　　رموز دان نکات عرفان معارف آگہ ولی کامل
نواحی کشور عبادت بقبضۂ قدرتش سپردہ　　کہ فضل رحمن نمودہ بودش بملک تقوی امیر اول
براہ اسلام از کل و جز چرا نبودی مطیع حکمش　　کہ بود از جان ولی از دل صدق پیرو شرع نبی منزل
منتہی آنچنانکہ ہر کس ز علم او یافتہ نصیبی　　بزمرۂ عالمان عالم بعلم تحقیق گشت فاضل
نگشتہ محروم از در او کسی ز خاص و عوام ہستی　　ہنوز از مادر زمانہ نزاد مثلش سخی و باذل
ز در قناعت چنان ببخشید باز با کس نماند حاجت　　ز دولت صبر شد توانگر بر آستانش چو رفت سائل
رواج بخشش رسوم ایمان و محو ساز مراسم کفر　　بنای حق را چہ ساخت محکم ز بیخ بر کند اساس باطل
خوشا نصیب آن کسی کہ از دل بدست او تازہ کرد خرقہ　　شد ایمن از رنج و غم بجانش مدام فضل خداست شامل
ز سیر ہستی دلش چو برخاست عازم ملک جاودان شد　　تعلق خلق ترک کردہ بذات خلاق گشت واصل
چو جانب خلد روح پاکش نمود پرواز جان عالم　　طپید از صدمۂ فراقش بصد تحیر چو مرغ بسمل
برای سال وصال پاکش دمی چو حارث بخویش رفتم　　ندای ہاتف بگوشم آمد شد بدار السلام داخل ۱۳۱۳ھ

ذبیح ـ جناب منشی محمد اسمعیل صاحب ویسی

فضل رحمن شیخ با علم و عمل فخر زمان　　آہ ازین دار فنا رفتہ سوی خلد برین
زد رقم کلک اویسی از پے سال وفات　　آفتاب کاملان ہند شد زیر زمین ۱۳۱۳ھ

ولہ

جنید وقت شاہ فضل رحمن　　خدا آگاہ رضی اللہ عنہ

شدہ واصل بحق گفتم اویسی ۔۔ ولی اللہ رضی اللہ عنہ

رضوی جناب مولوی سید یوسف علی صاحب بلگرامی

فضل رحمن نے حیف صد حیف ۔۔ جنت مین کیا ہی جاکے آرام
یوسف نے لکھا سر بکا سے ۔۔ افسوس ہوا ضعیف اسلام

ولہ

فضل رحمن کے ہی چھٹنے کا ملال ۔۔ دار فانی سے بحکم رب گئے
غیب کی تائید سے یوسف نے سال ۔۔ یون لکھا۔ باغ ارم کو اب گئے

ولہ

واقف راز کبریا ہادی دین مصطفے ۔۔ دیکھے ملال ناگہان ہا جہان سے اٹھ گئے
سال وصال پُرملال یوسف دل حزین یہ لکھ ۔۔ راہبر رہ جنان ہا ہے جہان سے اٹھ گئے

رضوان۔ جناب منشی ابوالمظفر مولی بخش صاحب آروی

فضل رحمن ولی شیخ الوقت ۔۔ نکتہ دان رموز صدق و صفا
عامل و عالم حدیث شریف ۔۔ رمزدان کلام پاک خدا
عارف و سالک مسالک فقر ۔۔ ہادی راہ ملت بیضا
کر گئے کوچ دہر فانی سے ۔۔ ہی رہین غم و الم دنیا
آپ اچھے گئے خدا سے ملے ۔۔ ہی مریدون کا اُنکے حال بُرا
فضل رحمن ہی نام تاریخی ۔۔ کہ ولادت کا دے رہا ہی پتا
عمر ظاہر۔ ولی ہند ۱۰ سے ہے ۔۔ اب کہان ہند مین کوئی ایسا
سال ترحیل مین نے ای رضوان ۔۔ فضل رحمن ولی ہند۔ لکھا

سرور۔ جناب مولوی حکیم سید سرور علی صاحب مہتمم نومی مختار سیتاپور

مرشد کامل حقیقت کیش ۔۔ منبع علم و فضل و کشف و یقین

عالم با عمل سراپا فیض — کاشف نکتهای شرع مبین
عارف باکمال و شیخ اجل — رهنمای صراط دین متین
در طریقت نشان عرفان جُست — عَلَم فضل زد بعرش برین
در کمال حدیث و هم تفسیر — ثانی خود نداشته بیقین
گر جلال حقیقتش پرسی — بود یک آفتاب روی زمین
روشن آئینهٔ حقائق بود — داشت انوار معرفت بجبین
آبرو یافته تصوف ازو — بود در بحر فقر دُرِّ ثمین
خضر روشن ضمیر صبح نفس — رهبر گمرهان کج آئین
فخر سجادهٔ جناب غوث — زبدهٔ عارفان حجره نشین
حیف صد حیف زین جهان بگذشت — گشت جنت مکان و عرش مکین
زان قدم یافته بهار قدم — گلزمین ریاض خلد برین
گفت سال وصال او سرور — فضل رحمن چه بود هادی دین ۱۳۱۳

ولہ

چگویم از کمال فضل رحمن — سراپا سر وحدت بود مرشد
دل عالم گرفته فیض معنی — عجب نور هدایت بود مرشد
حقیقت را مجازا و عیان کرد — زهی مهر شریعت بود مرشد
بشرع ظاهری از کشف باطن — ضیابخش طریقت بود مرشد
جمال او کمال معنوی داشت — بدل آئینه صورت بود مرشد
چه روشن سال رحلت گفت سرور — چها عین حقیقت بود مرشد ۱۳۱۳ھ

ولہ

فضل رحمن قدوهٔ ارباب فضل — چون درآمد بر در خلد برین

بعد رفع قلب و یای نطق گفت   حور جنت ، فَادْخُلُوهَا خَالِدِين

۱۰۰۱ — ۹   ۱۴۲۲ — ۹ ۱۰ [illegible]

ولہ

فضل رحمن کہ بود عارف وقت   داشت آئینۂ کمال ضمیر

فقر از کشف او بفخر رسید   معرفت یافتہ از و توقیر

شد قلوب ارادت اندیشان   از فیوضش چو شمع پر تنویر

در کمالات خود مثال نداشت   از پئے خویش بود خاص نظیر

بود قطب زمانہ آن مرشد   چہ کند خامہ وصف او تحریر

فضل غوثیت از ازل بنوشت   بہر او کلک کاتب تقدیر

در بیان صفات عرفانش   عاجز آمد زبانم از تقریر

بود اندر جہان در فیضش   مرجع حاجت امیر و فقیر

وطن پاک او مراد آباد   زین سبب کرد مالک تقدیر

تا بر آید مراد خلق آنجا   جمع آیند طالبان کثیر

گفت سال وفات او سرور   از جہان رفت آہ شیخ کبیر

ولہ

غزلیات در شان پیر جامع الکمالات مرشدنا مولانا سید فضل رحمن صاحب رحمہ اللہ الوہاب

بحمد اللہ کہ خادم ہون جناب فضلِ رحمن کا   مین اک ذرہ ہون سرور آفتاب فضل رحمن کا

نہین محروم کوئی اس شہ عرفان کی رحمت سے   برابر فیض جاری ہی سحاب فضل رحمن کا

یہ ملجا بینوا کا ہی یہی تکیہ گدا کا ہی   مگر رحمت کدہ ہی نام باب فضل رحمن کا

مری کج مج زبان اوصاف مرشد مین ہو کیا گویا   یہ کیا قدرت لکھون رتبہ جناب فضل رحمن کا

مجھے شاہی ہی ای سرور فقیری کوے مرشد کی   گدا ہون مین در جنت مآب فضل رحمن کا

بنام ایزد عجب اعلی مقام فضل رحمن ہی   وہ مقبول خدا ہی جو غلام فضل رحمن ہی

دکھا دونگا یہ سکہ داور محشر کو محشر مین | مرے دل کے نگین پر نقش نام فضل رحمن ہی
بنام ایزد وہ جای پاک ہی ہمرتبہ جنت | مرادآباد مین جیسے قیام فضل رحمن ہی
کوئی پیاسا نہ جائے یہ سبیل اہل عرفان ہی | روان عالم مین بحر فیض عام فضل رحمن ہی
دعا جو آپ کی ہی وہ ہی مقبول خداوندی | بھرا تاثیر سے ہر اک کلام فضل رحمن ہی
مے توحید سے سرشار مین ہر وقت رہتا ہون | حقیقت مین حقیقت بین جام فضل رحمن ہی
کرے جو یاد جس جا سے وہین ہو جائے حل مشکل | مین قربان فیض مین کیا انتظام فضل رحمن ہی
نہین کم اسم اعظم سے اثر اسم مقدس مین | جسے اکسیر کہتے ہین وہ نام فضل رحمن ہی
جسے اوج حقیقت اہل عرفان کہتے ہین سرور | تصدق ایسے مرشد کے وہ بام فضل رحمن ہی

ولہ

کوئی کیا جانے شان فضل رحمن | ملک ہین رتبہ دان فضل رحمن
لکھون کیا داستان فضل رحمن | حقیقت ہی نشان فضل رحمن
جسے کہتے ہین لاہوت اہل وحدت | وہی تو ہی مکان فضل رحمن
گیا جو کوئی ناجی ہو گیا وہ | ہی جنت آستان فضل رحمن
لسان الغیب ہی شاہد ہی اللہ | زبان حق بیان فضل رحمن
نکیون تاثیر پیدا ہو زبان مین | کہ ہون مین مدح خوان فضل رحمن
زہے طالع کہ سرور ہی ازل سے | گدائے آستان فضل رحمن

ولہ

مرے فضل رحمن کا کیا مرتبہ ہی | فرشتے ہین سکتے مین شان خدا ہی
وہ سینہ ہی یا جلوہ گاہ خدا ہی | دل روشن آئینۂ حق نما ہی
مین رٹتا ہون ہر وقت نام مبارک | مرے درد دل کی یہی اک دوا ہی
سوا آپ کے حل کرے کون مشکل | مین ہون بینوا حشر کا سامنا ہی
کرم مجھ پہ ہو جائے اے میرے مرشد | سہارا تو کونین مین آپ کا ہی
سوال اپنے سائل کا سنیے خدارا | یہ خادم در پاک کا اک گدا ہی

مدد کیجے قبر مین میرے مولی | بصد عجز سرور کی یہ التجا ہے

ولہ

مصیبت مین ہوگئین پھنسا فضل رحمن | مدد میرے مشکل کشا فضل رحمن
پڑی ہے مری ناؤ سیل بلا مین | خبر لیجیے جلد یا فضل رحمن
اب امداد کا وقت ہے میرے مولی | کرم از پئے مصطفا فضل رحمن
یہ بیڑا مرا پار کردو خدارا | دم دستگیری ہے یا فضل رحمن
مرے کام بیجا ہین بگڑے ہوے سب | مدد میرے حاجت روا فضل رحمن
مجھے دین و دنیا مین ذلت نہو کچھ | مرے مرشد رہنما فضل رحمن
بجز رحم حضرت کے دونون جہان مین | نہین ہے ٹھکانا مرا فضل رحمن
مری مشکل نزع ہوجائے آسان | یہی ہے مری التجا فضل رحمن
مین ہون مست کیفیت عشق حضرت | پلایا مجھے جام کیا فضل رحمن
حزین گردش آسمان سے ہے سرور | بس اب دستگیری ذرا فضل رحمن

ولہ

فضل رحمن کا شرف خالق اکبر جانے | سچ ہے اسرار حقیقت کوئی کیونکر جانے
قادری ہین مرے مرشد خلف غوث کبیر | انکے اوصاف جو ہو خضر سا رہبر جانے
غوث الاعظم کے مریدونکو نہین کچھ غم حشر | اور باقی کی جزا داور محشر جانے
جام عرفان مرے مرشد کو عطا فرمایا | سر مخفی کا شرف ساقی کوثر جانے
فضل رحمن کی زیارت جسے ہوجائے نصیب | بالیقین وہ شرف دین پیمبر جانے
بارک اللہ وہ دل پاک ہے آئینۂ غیب | یہ فیوض ازلی خالق اکبر جانے
حضرت غوث کے خدام مین ہے یہ سرور | شاہ جیلان کا شرف مرشد رہبر جانے

شوق جناب مولوی محمد ظہیر احسن صاحب نیموی عظیم آبادی

فضل رحمن آیۂ فضل الہ | زبدۂ ارباب عرفان و یقین
قدوۂ اہل صفا و معرفت | افتخار اولین و آخرین

جان نثار شاہد بزم ازل	دلربای رحمة للعالمین
مرشد ما اوست روشن ضمیر	شمع ایمان و سراج السالکین
عالم فقہ و حدیث مصطفی	ماہر اسرار قرآن مبین
آفتاب آسمان اتقا	ماہ تابان سپہر علم و دین
نقشبند معنی فقر و فنا	یادگار خُلق ختم المرسلین
رہنمای سالکان راہ حق	پیشوای اولیای عارفین
ذات پاکش مایۂ فخر جہان	خاک پایش کحل چشم حور عین
در شب شنبہ میان مغربین	بست و سوم از ربیع اولین
ترک دنیا گفت و شد سوی جنان	کرد استقبال او روح الامین
بر در فردوس رضوانش بگفت	مرحبا یک یا امام المتقین
در فراقش گریہا کرد آسمان	در غم او تیرہ شد روی زمین
باد نازل بر مزار پاک او	رحمت یزدان ز چرخ چنبرین
شوق تاریخ وصالش زد رقم	پاک دل شد جانب خلد برین (۱۳ ۱۳)

شیفتہ جناب مولوی ابوالجمیل محمد عبدالجلیل صاحب بھکوانپوری

مرشد ما فضل رحمن آہ آہ	چون ز دنیا شد بفردوس برین
شیفتہ سالش بگفت از روی یاس	مرشد ما شد بفردوس برین (۱۳ ۱۳)

ولہ

حضرت پیر مرشد برحق	چل بسے اس جہان سے ہیہات
چونکہ تھے بے نظیر عالم میں	سال بھی ہے بے نظیر عالم ہے (۱۳ ۱۳)

جناب مولوی ابو محمد صادق علی صاحب ساکن گڑھ کھیٹری

عارف حق فضل رحمن خضر دین	جانب عقبی ز دنیا کرد نقل

سبے سرو پا شدیئے سال وصال — لطف وعدل ورشید وفقر وفضل وعقل ۱۲

غنی جناب مولوی عبد الغنی صاحب قائم گنجی

سپهر خانه خراب وستم شعار وحسود — بساکنان زمین رشک برد واویلا
هر انچه خاک افلاک برتری می جست — زدست بروبیک دست برد واویلا
شکست شیشۂ دلها چنان بسنگدلی — گگشت خردہ دل خورد ومرد واویلا
بجام جان بدل بادۂ صفاے سرور — بریخت از الم و درد و دُرد واویلا
چراغ ملت ودینے که بود از و روشن — زمانه مطلع خورشید مرد واویلا
پناه دین متین ودلیل راه یقین — زخاکدان جهان رخت برد واویلا
مغیث عالم وشیخ زمان قطب زمن — طریق رحلت دنیا سپرد واویلا
غنی سوخته دل سوخته جگر تاریخ — نوشت۔ شیخ زمانه بمرد واویلا ۱۳۱۳ ھ

عزیز جناب منشی ولایت علیخان صاحب صفی پوری

مَاتَ بِالْخَيْرِ اُسْوَةُ الْكُمَّلْ — فَدَخَلْ رَحْمَتْ قَالَ يَا مَنْ هُوْ
وَلَهُ قُلْ عَزِيزُ اَرِّخْتَهُ — رَضِيَ اللّٰهُ كَافِيًا عَنْهُ ۱۳۱۳ ھ

جناب مولوی محمد عبد الرزاق صاحب بن حکیم محمد یعقوب علی صاحب بلگرامی

مرحبا ای واقف سر خفی داوری — کاشف اسرار دین سر مد پیغمبری
گوهر سلک ولایت هادی راه خدا — اختر برج کرامت ماه چرخ برتری
مشعل بزم شهود وشمع ایوان وجود — مسند آراے سریر سلطنت پیغمبری
مبدأ انوار یزدان نور بخش چار رکن — پادشاه ربع مسکون تاجدار سروری
بلبل بستان حدیث زینت بزم رسول — قمرے شیدای سرو بوستان حیدری
امن سر الٰهی عالم راز نهان — ذات پاکت شد فروغ ملت پیغمبری
دستگیر عاصیان وعاجزان وگمرهان — حامی حال مریدان در زمان ابتری

[illegible]

موجب تجدید دین شد ذات پاکت درجهان
بالیقین هستی مجدد دور دم پیغمبری

خلقتت شد درجهان نور سراج سهروَرد
ذات پاکت آفتاب آسمان قادری

زینت و زیب و بهار بوستان نقشبند
بهر تو زیبا بملک چشت باشد سروری

نسبتت با احمد مرسل چنان شد استوار
چون نگین پر ضیا منسوب با انگشتری

در صفاتت نیست ما را بیش از ینجا سخن
آنکه من پنداشتم حقا ازان هم بهتری

قلزم مواج عرفان درة التاج کرم
گوهر دریاے بی پایان فضل و برتری

مانع کفر و نواهی آمر حکم رسول
ناشر فرمان و هم احکام امر قادری

هادے راه هدا و خادم شرع نبی
پرتو نور سراج ملت پیغمبری

مسند آراے شریعت تاجدار اتقا
حکمران چار حد سنت پیغمبری

مصدر لطف الٰهی مرکز الهام غیب
مهبط لطف و سخا و فیض رب قادری

سرور خیل مشایخ سرفراز اولیا
حامی حال گنهگاران بروز داوری

نام نامی فضل رحمن مبدأ فیض و کرم
ذات والا مورد افضال و جود قادری

السلام اے مرشد من السلام ای پیر من
السلام ای مسند آرای سریر سروری

السلام ای مخزن فیض و عنایات و کرم
السلام ای شعل افروز صراط داوری

متکی تخت فقر و مالک ملک فنا
بیگمان مثلت ندیدم زیر چرخ چنبری

واقف سر الٰهی کاشف دین متین
ناصر دین خدا و ملت پیغمبری

جیغهٔ الفقر و فخری بر سر والاے تو
بر زبان پاک تو شد ختم احسان گستری

جلوهٔ نور الٰهی چهرهٔ زیباے تو
قامت بالاست سرو بوستان داوری

کعبهٔ اهل صفا و قبلهٔ اهل یقین
عاصیان و عاجزان و بیکسان را یاوری

ای طبیب دردمندان دردها دارم بسے
بسکه از چشم عطا سوی علیلان بنگری

در هجوم فکرت و اندوه گردیدیم تنگ
بخت برگشته بسی داده ست ما را ابتری

اختر تابان قسمت آن قدر گشته سیاه … باسویدای دل عشاق کرده همسری
مونسم جز درد پنهان دل بیمار نیست … میکند سوز درون هر لحظه با من دلبری
الحفیظ و الحفیظ از طالع ناسازگار … الامان و الامان از جور چرخ چنبری
بوستان قسمتم تاراج کرده آسمان … بزم عیش و عشرتم را داده قطعا ابتری
مرشد من از تو میدارم همین چشم کرم … درچنین هنگام ناکامی بفریاد آوری
بهر انجاح مرامم از خدا سازی دعا … دستگیر از آنکه مقبول خدای قادری
شاهد مقصود آید در کنار آرزو … طالع برگشته با من باز سازد یاوری
بوستان آرزویم باز گردد بارور … اخترم گردد منور همچو ماه و مشتری
ساغر بزم نشاطم همچنان تابان شود … بر فروغش رشک آرد آفتاب خاوری
بنده بیدست و پا رزاق دارد التجا … بسکه بر حالش نگاهی از عنایت بنگری

فوق ـ جناب مولوی قمر الدین احمد صاحب سندیلوی

مولوی فضل رحمن رکن دین … رخت رحلت بست چون سوی عدم
سال نقلش فوق از هاتف شنید … رفت زین دنیا ۱۳ بگلزار ۱۳ ارم

ولہ

فضل رحمن عابد شب زنده دار … جو فیضش در جهان چون مهر و ماه
اشک حسرت ریخته هر خاص و عام … از وفات آن جناب دین پناه
فوق تاریخ وفاتش زد رقم … مولوی ۱۳ فضل ۱۳ رحمن آه آه

ولہ

جو تھے فضل رحمن عالی مقام … وہ دنیا سے اب چل بسے آہ آہ
نہ رکھتے تھے باہر قدم شرع سے … کبھی وہ سر مو خدا ہے گواہ
ہمیشہ عبادت سے رہتا تھا کام … یہی شغل ہر دم تھا شام و پگاہ

نہین اسمین کچھ شبہہ و شک ذرا   وہ ملک طریقت کے تھے بادشا
لکھا ای فوق اسطرح سے سال فوت   ہوا زہد کا گل چراغ آج آہ

ولہ

قبلۂ و کعبہ فضل رحمن شاہ   چل بسے آہ دار فانی سے
ایسا مرد بزرگ و اکمل دین   دیکھا ہوگا نہ چشم عالم نے
بیشک و شبہہ وہ زمانے مین   رکن محکم تھے دین و ایمان کے
مرکز دین پہ تھا قدم اُنکا   تابع شرع پاک حضرت کے
فوق بولا سروش یون پے سال   لکھ یہ باغ بہشت مین پونہچے

ولہ

صد افسوس آن سالک راہ حق   روانہ شدہ سوے دار البقا
پے سال فصلی ندا زد سروش   ز روے غم و شور و آہ و بکا

ولہ

وحید زمن فضل رحمن شاہ   دُر بحر عرفان چہ آن پاک کیش
پے سال غواص فکرم بگفت   بہ پیوستہ قطرہ بدریای خویش

ولہ

سرور اہل ہدی حاکم دین اسلام   سرمد اہل عطا عالم امر الہام
سالک راہ احد مورد سر آدم   کرد للہ سدا امر اہم در عالم
عطر او کرد معطر دل اہل عالم   روح او داد سرور اہل ارم ابہم
او دعا کرد مدد داور داد اور دہد   روح در عالم ارواح مع الروح رسد
ملک سدرہ صدا داد کہ سرمد آمد   در گروہ علما عالم اسعد آمد
مصدر علم و عمل ماہر اسرار رسول   مرگ مرحوم ولم کرد ملول و معلول

مصرع سال مثاد و دلم آمد احمد   سرور اہل ورع در ارم آمد آمد

ولہ

جناب فضل رحمٰن عارف حق   گئے ملک عدم کو ہائے ناگاہ
لکھی یون فوق نے تاریخ رحلت   کہ اب پنہان ہوا خورشید دین آہ

ولہ

فضل رحمٰن شاہ عالی مرتبت   سوے ملک آخرت چون پا نہاد
فوق از روے الم تاریخ گفت   فضل رحمٰن واے جان پاک او

ولہ

حیف صد حیف فضل رحمٰن شاہ   شد روانش لسوی خلد روان
تیرہ و تار شد ہمہ عالم   گشت این سخت سانحہ چو عیان
بے کم و کاست راست میگویم   کہ نظیرش نبود در دوران
شد چو خاموش شمع زیست جناب   ظلمت آمد بخانۂ عرفان
گفت ہاتف ز فوق تاریخش   آن معانی شناس رفت بدان

ولہ

فضل رحمٰن شاہ مقبول خدا   وا دریغا کرد رحلت زین جہان
آہ در ماہ ربیع اولین   آمدہ ایام فوتش ناگہان
زین غم جانکاہ پر سوز جگر   گشت در جنبش زمین و آسمان
سینۂ او بود پر از نور پاک   یاد حق بد در دلش جلوہ کنان
عالمی از ماتم آن رکن دین   حشر برپا کرد زیر آسمان
راست گویم مادر گیتی نزاد   در جہان مرد حقیقت بین چنان
گفت رضوان سال تاریخش ز فوق   او بباغ خلد در آمد بخوان

ولہ

صاحب زہد فضل رحمن شاہ   سوے ملک عدم چو رفت شتاب
گفت دل سال از سر اخلاص   باغ فردوس شد مقام جناب

ولہ

جناب فضل رحمن مرو صد حیف   کہ بُد مداح ذات پاک ہر کس
رقم زد فوق تاریخ وفاتش   شدہ خاموش شمع دین اقدس

ولہ

حیف صد حیف فضل رحمن شاہ   کرد آرام چون تہ مرقد
سال فوتش نوشت فوق حزین   شبلی دہر خفتہ زیر لحد

ولہ

چو شد فضل رحمن ز دار فنا   دل درد مندم بگردید چاک
نوشتیم بے روی اندیشہ سال   بخلد برین رفت آن مرد پاک

ولہ

جو تھے فضل رحمن دُر بحر فیض   گئے سوے ملک عدم آہ آہ
نظیر اُنکا کمیاب تھا دہر مین   فرید زمان تھے وہ بے اشتباہ
ہر اک لمحہ حضرت دم جانکنی   پڑھا کرتے تھے کلمۂ لا الٰہ
شفیع مطاع نبی کریم   زبان مقدس سے کہتے تھے گاہ
سُنی مین نے جب غم کی یہ داستان   تو چھایا اندھیرا سا زیر نگاہ
ہر اک سمت ماتم کی صف بچھ گیی   ہر اک نے کیا غم بحال تباہ
مسیحی مین ای فوق لکھ سال فوت   ہی یہ سخت تر واقعہ وا اسے آہ

فضل رحمن یگانۂ آفاق   ولہ   سوے دار البقا چو راہ گرفت

سال سمت بگوش فوق سروش / گفت مردے خداشناس برفت

ولہ

جناب قبلۂ حاجات فضل رحمن شاہ / کہ جنکے فضل کا شہرہ ہر ایک جانب تھا
ہزار حیف کہ اس بے ثبات دنیا سے / سدھارے چشم زدن مین وہ سوے ملک بقا
جو اس زمانہ مین اُٹھ جائے ایسا ہادئ دین / بجز نحوست بخت اور پھر کہون مین کیا
زمین و چرخ نہ کسطرح آئین جنبش مین / جہان سے چل بسے جب ایسا دین کا راہنما
کمال ذات مبارک کے کیا کرون مین بیان / وہ اس زمانہ مین بیشک سے تھے زاہد یکتا
سواے ذکر خدا و رسول کے تازیست / کچھ اور مشغلہ پیش نظر نہ اونکو تھا
جو فکر مجھکو ہوئی فوق سال فضلی کی / ندا سروش سنے دی ۱۰ اب چراغ دین کا بجھا

قیس جناب منشی محمد شفیع صاحب صفی پوری خلیفۂ حضرت شاہ خادم قدس سرہ

ناگہان حضرت فضل رحمن / رفت و در باغ جنان آرامید
مثل او مادر گیتی ہرگز / نہ درین دار کسے را زائید
رہبر قافلۂ دین نبی صلعم / چون صحابہ بروش نیک و سعید
بر لبش ذکر احادیث نبی صلعم / دل او مخزن قرآن مجید
مرگ او ہست حیات ابدی / در غم عشق نبی گشت شہید
ہر نفس رحمت حق بر حالش / از خداوند جہان باد مزید
قیس تاریخ وصالش گفتم / با صحابہ بر کوثر برسید ۱۳

ولہ

آہ صد آہ سوے جنت رفت / فضل رحمن کہ بود زاہد پاک
ثانی بو حنیفہ و مالک / پیرو سنت شہ لولاک
ہمچنین شیخ و پارسا و فقیہ / دیدہ ہرگز نہ دیدہ افلاک

آہ زین حادثہ کہ عالم را … خون برآمد ز دیدۂ نمناک
پیروانش دریدہ پیراہن … اقربایش ہمہ گریبان چاک
قیس بنوشت سال رحلت او … وای برروی ماہ پردۂ خاک ۱۳ھ

محفوظ۔ جناب مولوی حاجی محفوظ علی صاحب کھانوی

فضل رحمن بہ تمناے وصال داور … رفت از دار فنا گشت بفردوس مقیم
مرشد راہنما یاورے دین اسلام … قائم اللیل بطاعات خداوند کریم
یوسف راہ طریقت مہ کنعان کمال … باذل و واصل حق صاحب اخلاق عظیم
حیف صد حیف چنین فیض رسان عالم … کرد آرام تہ خاک چو اصحاب رقیم
فی البدیہ از پے تاریخ وفات حضرت … گفت محفوظ کہ۔ او رفت بجنات نعیم ۱۳ھ ۱۳

ولہ

مولوی فضل رحمن عابد شب زندہ دار … بود نور فیض او پرتو فگن در شش جہات
عالم اکمل امین و متقی پرہیزگار … حاکم شرع متین پابند صوم و ہم صلات
بست و دوم از ربیع اولین وقت عصر … یوم جمعہ آہ رفت او از جہان بے ثبات
بود محفوظ علی در فکر تاریخ وصال … تا بماند یادگار رحلتش در کائنات
ناگہان آمد مرید معتقد فرخندہ فال … شد بجنت مرشدی گفتہ پے سال وفات ۱۳ھ ۱۳

ولہ

فضل رحمن مع الایمان چو ز دار فانی … رفت از فضل خدا جانب گلزار بہشت
گفت رضوان لب آرزو ادخل و تعال … کہ جنان بہر تو آراستہ ام ای پاک سرشت
کلک محفوظ علی بے سر اندیشہ معاً … خلداسہ بفردوس برین سال نوشت ۱۳ھ بیا ۱۳

ولہ

محرم اسرار داور رہبر و راہ ہدیٰ … او دوا ما کار ہا للہ در اسلام کرد

گفت از روی الم محفوظ سال وصل او — آه ورد امرد عالم در لحد آرام کرد

ولہ

فضل رحمن چو سوی دار بقا کرد سفر — یافت از فضل خدا دولت میراث بہشت
سال تاریخ دعائیہ اش از روی جمل — غفر اللہ تعالی لہ محفوظ نوشت

ولہ

فضل رحمن مہر چرخ اہتدا — حاکم شرع متین و دین پناہ
نیر برج شرف مصباح دین — کنز مخفی سر حق بے اشتباہ
بود ذاتش مصدر انوار حق — در جہان سب بے بقا چون مہر و ماہ
و بد دل او بود استغنا کمال — نے خیال مال و زر نے حب جاہ
حیف از دنیا بصد شوق بقا — شد روان بد بر زبانش لا الٰہ
کرد حاصل از وفات آنجناب — دیدۂ اہل بصیرت انتباہ
گفت محفوظ علی عبد ذلیل — سال رحلت فضل رحمان رفت آہ

ولہ

وحید دوران سپہر عرفان چو فضل رحمن ز فضل یزدان — بصد تمنای وصل سبحان برفت سوی جوار رحمت
صفوف غلمان و حور جنت شدند حاضر بخدمت او — شدہ مخاطب ز قلب صادق بمہر خالق بصد ارادت
ندید چشم زمانہ مثلش بعلم و حلم و بزہد و تقوے — ہزار افسوس ہمچو ہادی برفت بنگر بچشم عبرت
غلط نباشد اگر بگویم کہ نخل ہادی دین محکم — فرو فتادہ ز باد تند قضای مبرم نیافت مہلت
چو طبع محفوظ غور کردہ بسال تاریخ فوت حضرت — بگفت ہاتف بباغ جنت مقیم شد گو بر آسمت

ولہ

جناب مولوی شہ فضل رحمن صاحب عظمت — ز دنیا رفت با دار رحمت داور بحال او
دوا گاہ بود مستغرق بیاد حضرت بارے — عیان کالشمس بودہ در جہان کشف و کمال او

منور بود از انوار فیضش کاخ عرفانی | زسیمای مبارک، بُد عیان عزّ و جلال او
نه از دنیای دون کاری نه از عالم سروکاری | بجز یاد خدا بنگر چه شد نیکو مآل او
به محفوظ علی عبد نحیف و بندهٔ عاصی | بگفتا ملهم غیبی - دُرِ پیغام رفت سال او

نواب جناب منشی نواب علی صاحب نیوتنوی

بیست و دوم ربیع الاول | بود که آن مصباح الایمان
شد خاموش و بتاریکی ست | بنگر محفل اهل جهان
او چه شد از دنیا آه | فضل رحمن از سر دوران
سال وصال آن هادی | گفت چو نواب حیران
کاست دل جان در غم آن | فضل الرحمن نور عرفان

ولہ

فضل رحمن چو شد بحق واصل | سال وصلش بجوشش کردم یاد
گفت نواب با دل محزون | خاتم عالمان فهیم زهاد

ہاشمی جناب قاضی نور الحسن صاحب صفی پوری
مثنوی فغان دل موسوم باسم تاریخی فغان آفاق ۱۳۱۳

دل تپد در سینه یارب چون کنم | خون کنم وز دیدها بیرون کنم
ناله از دل جوشد و آه از نفس | کاروان اشک و فغان بانگ جرس
شعلهٔ دل شمع در شبهای من | برفلک شد شور یاربهای من
آسمان در گردش از فریاد ما | لرزه افتاده ست از افتاد ما
آتش هجران سراپا سوخته | شعله در کانون جان افروخته
راز عشقم بر ملا افتاده است | خاطر رسوا ز صبر آزاده است
تن زنم تا چند خاموشی کنم | به که نالم خود فراموشی کنم

سر زنم بر سنگ و بر دیوارها — سر کنم شورے بهر بازارها
خونچکان دل را بکاوم از درون — چند بر دیوانهٔ خوانم فسون
صبر و تمکین را بگویم الوداع — کلُّ سِرٍّ جاوَزَ الاثنینِ شاع
گریم و در گریه آرم آسمان — مثنوی مولوی خوانم چنان
عاشقی پیداست از زاری دل — نیست بیماری چو بیماری دل
مبتلایم خانمان آوارهٔ — بینوایم بیدلے بیچارهٔ
مستمندی چشم تر خونین جگر — دردمندی خسته تر آشفته سر
بیدلی خانه خرابے مبتلا — با جدائی در عذابے مبتلا
رو سیاہے پر گناہے عذرخواه — اشک و آہی بهر پوزش دو گواه
شورها افگنده در هر انجمن — نامور با هاشمی نور الحسن
خاطر بیتاب فریادے کند — فضلِ رحمن را اگر یادی کند
فضل رحمن آنکه در هر دو جهان — بود روشن تر ز خورشید زمان
فضل رحمن شاه یزدان ما — فضل رحمن قطب هندستان ما
فضل رحمن رهبر گمراه دل — دستگیر بیکسانِ پا به گل
فضل رحمن پیشوائے عارفین — رحمة الله علیهم اجمعین
ای برون از وهم قال و قیل ما — خاک بر فرق من و تمثیل ما
ای جانی خاکِ راهِ کوے تو — قبلهٔ ما کعبهٔ ابروے تو
ایکه دلهائے جهانی سوی تو — آفرین بر دست و بر بازوی تو
ای ز ذاتت فضل رحمن آشکار — بهر فضلت هاشمی امیدوار
اے مزار تو مطاف عالمی — مونسم اشک است و آهم همدمی
مهربانیهائے تو یاد آورم — گریم و عالم بفریاد آورم

ای چراغ دودمان نقشبند / نور مصباح نبی ارجمند

ای سراپا نور وای روشن ضمیر / بی تو تیره دل بود برنا و پیر

صورت تو کشف اسرار خدا / سیرت تو اتباع مصطفی

شهرت تو شهرت دین رسول / از دعایت مدعا گشتی قبول

های مولانا زگیهان رفت آه / عالمی گردید در چشم سیاه

پیشوای عارفان شد از جهان / چون شفق گشته بچشم آسمان

در دمش بد صحت هر طفل و پیر / هر دمش مقبول درگاه قدیر

شان رحمت از سراپایش عیان / فضل یزدان از سخایش بر جهان

سیم و زر بر بینوا ایثار کرد / حاتم اندک کرد او بسیار کرد

خلق را دلکش به خلق احمدی / منتهی با همت او مبتدی

ظاهر او اتقا و اهتدا / باطن او سر بسر نور خدا

اهل ظاهر با فیوضش فیضیاب / ذرهٔ باطن بنورش آفتاب

همچو خورشید یکه می بینم عیان / نور سر وحدتش بینم نهان

جامع علم و عمل شیخ گزین / آفرین کردی بر و جان آفرین

عالمی سر بر جنابش می نهاد / او همه شب پیش خلاق العباد

گفتگوی او حدیث پاک بود / امر و نهی از حکم قرآن می نمود

ظاهر او عاقل فرزانهٔ / باطن او از جهان بیگانهٔ

خوی او عادات اصحاب رسول / روی او مرآت انوار قبول

هر که دیدی ناگهان ترسان شدی / از جلال ایزدی لرزان شدی

عاشق قرآن به تصحیح و بیان / تا عیان کردی معانی نهان

اکل و شربش چون گدای بینوا / زر همی بارید از ارض و سما

بے تکلف سب بے تصنع بود او
در فقیری بود شہ محمود او

پارۂ خوردے گر از نان جوین
حق تعالی را نمودے آفرین

کاسۂ چوبین پئے اطعام بود
خشک کھچڑی شکرین با وام بود

میکشیدی در عبادت ہا تعب
بر عزیمت کار کردے روز و شب

رسمہائے صوفیہ بگذاشتہ
فرق بر ہفتم فلک افراشتہ

با ہجوم کار دین فارغ دلے
شیخ نورانی فقیرے مقبلے

گرد او بنشستہ ہر برنا و پیر
او بہ پیش خالق رب قدیر

درس قرآن یا احادیث شریف
بود شغل او باین شغل لطیف

از نزاع و فتنۂ ایام دور
روز و شب گویا ہمی بارید نور

فیض بنیاد این مراد آباد بود
ہر اسیر از بند غم آزاد بود

آسمان جاہان بہ پیشش بر زمین
او بحق پیوستہ و فارغ ازین

ہر کسے با مطلبی پا بوس او
میزدی دست ادب بر کوس او

شان رحمت بود از بہر جہان
شد پذیرا ہر دعایش در زمان

فضل رحمن بود فضل رحمتے
دادہ بودش حق تعالی قدرتی

بود با قرب نوافل محو ذات
تا صفات ایزدی شد در صفات

انچہ گفتی بود فرمان خدا
انچہ میدیدی ہمہ شان خدا

مرجع عالم مراد آباد بود
گاہ این ویرانہ ہم آباد بود

میرسید ندی مریدان پیش و پس
یا حبیبی مرشدی فریاد رس

ای لقائے تو جواب ہر سوال
مشکل از تو حل شود بے قیل قال

یک نظر سوئے ہمہ غمخوارگان
چارۂ کار ہمہ بیچارگان

دور کن این پردۂ ناسوت را
باز کن آن چہرۂ لاہوت را

بینوایان را بده دلخواه شان   لطف فرما هم بر اشک و آه شان
عالمی جمع ست از بهر کرم   شد خزف در دست تو لعل و درم
ایکه مشتاق لقایت خاص و عام   باز از حجره سوی مسجد خرام
روی بنما ای جهان آرای من   دست بکشا جانب این انجمن
باز پای راست در مسجد بنه   باز نعمتهای گوناگون بده
مخلصان را باز تسکینی بده   دوستان را شرع آئینی بنه
غلطی کاتب ز مصحف دور کن   درس ویران گشته را معمور کن
باز بنشین پیش مسجد بر حصیر   در شب تاریک چون بدر منیر
باز قرآن را بیان تازه کن   شرح معنیهای علم من لدن
چند پنهان رونمائی باکفن   سر برآور راز معطر پیرهن
های مولانا بگور آرام کرد   جام کوثر در بهشت آشام کرد
حوریان در پیش و از پس صف زده   می بدست اندر بهشتی میکده
طوق وار گویان ملائک سو بسو   بهر استقبال پاکان روبرو
روح پاک فضل رحمن در رسید   فضل رحمن پیش یزدان آرمید
پنج و یکصد سال عالم رهبری   کرد و شد اندر جنان باقهری
ختم کرده اتقار و اتباع   بعد مغرب کرد عالم را وداع
بست و سه بود از ربیع اولین   شد شب شنبه چو در خلد برین
روز آدینه سیه شد از غمش   روز شنبه شد قیامت ماتمش
آه شنبه روز یک پاسی گذشت   در مراد آباد مسجد دفن گشت
آشکارا زلزلت زلزالها   قطع گشته رشته آمالها
مومن و کافر بصد آه و بکا   نعره زن در وا دریغا حسرتا

بود از اولاد مخدوم زمان   شیخ مشهور سراج عاشقان
بود او مصباح ہر عاشق مزاج   بود این مشکوٰة انور کالزجاج
رفت مخدوم چراغ عاشقان   گشت ملانوان بدفن در جہان
نه صد و نُه بود و سی سال وصال   رفت با قرب خدای ذو الجلال
بعد مخدوم زمان مصباح دین   نور شمس فضل رحمن را ببین
پنج و یک صد سال عالم رہنما   بود با نور خدا چہره کشا
بعد سه صد سال و ہفتا دو چہار   رفت این مخدوم عالم آشکار
عالمی از نور پرانوار کرد   رو بقرب سید ابرار کرد
بود شیخ رہنما روشن روان   آفتابی گشت در مغرب نہان
آسمان صد سال اگر چرخی زند   قطب دین کی اینچنین پیدا کند
با شریعت ظاہر آراے ہمه   با طریقت لطف فرماے ہمه
ہیبت حق آشکاراے نمود   ہم تلطف ہم مداراے نمود
از تکلف وز تقشف پاک بود   عاشق نام شه لولاک بود
کرد تصحیح مصاحف بے شمار   بخشش کرده ہر کسے را صد ہزار
درس قرآن و حدیثش کار بود   دل بیار و دست ہم با یار بود
ترک امر مستحب گاہے نکرد   جز بیاد ایزدی آہے نکرد
وارث دین خداے عز و جل   شد بقرب کردگار لم یزل
برق زن در خرمن انکار بود   سلسبیل جنت اقرار بود
نقشبندیه گرامی سلسله   کرد روشن تر بذوق و ولوله
گفتگویش دلنشین عالمے   جستجویش دار باند از غمی
با مریدان خشم او مہر پدر   با کرم از مہر مادر بیشتر

عتبۂ او سنگ مقناطیس بود　　عالمی آمد بدرگاہش فرود
ہر کسے از ہند و سند و روم و شام　　آمدی گردش نمودی ازدحام
گرم گشتی روز و شب بازارہا　　ہر کسے با گونہ گونہ کارہا
ہر کسی جستی دوای درد خویش　　مرہم خاطر فگار و سینہ ریش
آن طبیب مہربان نباض دل　　میکشیدی دستہای پا بگل
آن دل آگاہ شہ گیتی پناہ　　رہنمای عالمی سوی الٰہ
آن شہنشاہ جہان مسکین نواز　　رفت پیش کارساز بے نیاز
رفت آن شیرازہ بند کائنات　　شاخ آہو مدعا را شد برات
رفت آن دانای اسرار نہان　　بود روشن تر ز خورشید جہان
رفت آن چارہ گر درد دلم　　رفت آن عقدہ کشای مشکلم
رفت آن حلال دشواری دل　　آن طبیب درد و بیماری دل
رفت کو دلہای عالم میربود　　رفت کو ہر قوم او را می ستود
فضل رحمن شد شہ خلد برین　　آسمانہا ی قیامت شد زمین
رشتۂ امید ہا بگسست آہ　　مردمک را شد ازین غم رو سیاہ
چند گریم چند گویم بار بار　　فضل رحمن شد شہ دار القرار
بعد مغرب شد غروب آن مہر بین　　روز آدینہ بشب گشتہ قرین
پیر تعلیمش چو شاہ آفاق بود　　با ہمہ فن زاہل ہر فن طاق بود
بعد مغرب بود ہم او را وصال　　فضل رحمن کرد با پیر اتصال
اے خدا بہر رسول ہاشمی　　ہاشمی را کن سراپا مردمی
ای خدا بہر رسول پاک تو　　نور اول شاہد لولاک تو
نور یزدان سید ابرار ما　　مشعل طور احمد مختار ما

یا د گاز اولین اقـــرا ر ما   برق زن در خرمن انکا ر ما

دو بہ دہ بود از ربیع اولین   یا دوم زین ماہ شد صحت قرین

یازدہ از سال ہجرت شد رسول   در مدینہ کرد نور حق نزول   سنہ ۱۱ھ

بہر صدیق آن خلیفہ اولین   یادگار رحمۃ للعالمین

آنکہ یار احمد مختـا ر بود   ثانی اثنین اذ ہما فی الغار بود

بست و دو بود از جمادی الآخرہ   شد بہ جنت با لباس فاخرہ

سیزدہ سالی چو از ہجرت رسید   روز دوشنبہ برضوان آرمید   سنہ ۱۳ھ

بہر اہل بیت حضرت مصطفےٰ صلعم   نور سلمان اولیا را مقتـدا

گفت آنحضرت کہ سلمان زاہل بیت   ہست توام چون دو مصراعی ز بیت

تا دہم روز آمد از ماہ رجب   در مدائن دفن شد با قرب رب

سی و سہ سالی ز ہجری شد روان   آہ سلمان شد بخلاق جہان   سنہ ۳۳ھ

بہر قاسم بن محمد بن عتیق   آن عتیق النار صدیق رفیق

بست و چارم از جما داولین   در صد و یک سال با خلد برین   سنہ ۱۰۱ھ

در مدینہ ہست قاسم را مزار   رحمت یزدان ز نامش آشکار

بہر جعفر وارث دین رسول صلعم   آن امام صادق اولاد بتول

سال ہجری یکصد و با ہشت و چل   پانزدہ روز از رجب شد متصل   سنہ ۱۴۸ھ

رفت جعفر صادق از دار فنا   در بقیع آمد مزار رہنما

ای خدا بہر طفیل بایزید   غوث بسطام آن حق آگاہ وحید

شصت و یک با دو صد از ہجری بسال   چاردہ روز ست از شعبان وصال   سنہ ۲۶۱ھ

شد مزار پاک او بسطام بوم   در گروہ اولیا سر با نجوم

اے خدا بہر طفیل بوالحسن   شیخ خرقان پیر اقطاب زمن

٤٢٥ھ	چارصد ہجری و بست و پنج سال	پانزدہ از ماہ روزہ شد وصال
	شہر خرقان شد مزار پاک او	سرمۂ چشم و دل ما خاک او
	بہر حضرت بو علیؓ پیر طریق	سالکان راہ یزدان را رفیق
٤٧٧ھ	چار صد با ہفت و تا ہفتاد بود	سال از مولا تا الی دار الخلود
	چارم از ماہ ربیع اولین	فارمد گشتہ مزار شیخ دین
	بہر بو یعقوب یوسف شیخ دہر	شہرت او در ہمہ ہمدان شہر
٥٣٥ھ	بست و ہفتم از رجب تاریخ بود	پنج صد با پنج و سی رحلت نمود
	شہر مرو آمد مزار انورش	یوسف ہمدانی آمد سرورش
	بہر خواجہ عبد خالق رہنما	غجدوانی پیر راہ آشنا
	دہ بدو روز از ربیع اولین	رفت تا شد خواجہ در خلد برین
٥٧٥ھ	سال ہجری پانصد و ہفتاد و پنج	بود تا شد از جہان تحقیق سنج
	غجدوانست از بخارا شش کروہ	شد مزار پاک خواجہ باشکوہ
	بہر خواجہ عارف ریوگر مکان	غرۂ شوال شد سوئے جنان
	شہر ریوگر شد مزار پاک او	سال وصلش را شدم در جستجو
	بہر حضرت خواجۂ محمود نام	فغنوی آن پیر صاحب احتشام
	از بخارا سہ کروہ آمد مزار	سال وصل او نیامد در شمار
	اے خدا بہر علیؓ رامیتنی	آن عزیزان خواجہ و شاہ غنی
٧١٥ھ	بست و ہفتم روز ماہ صوم بود	ہفت صد با پانزدہ رحلت نمود
٧٢١ھ	ہفت صد با بست یکسال وصال	ہم بگفتا را وسے صاحب کمال
	شد مزار پاک او خوارزم شہر	شہرت خواجہ عزیزان شد بدہر
	بہر سماسے مزار رہنما	خواجۂ بابا محمدؒ پیشوا

از جمادی الآخرہ روز نہم	رفت باحق قدّس سّت آسرارہم	
ہفت صد پانج و پنجہ سال بود	خواجۂ بابا بگور خود غنود	سنہ ۷۵۵ھ
اے خدا بہر طفیل آن امیر	کو کلال پیر شد عالم شہیر	
از جہان شد قطب دین پیر کلال	ہفت صد ہشتاد و شش سال وصال	سنہ ۷۸۶ھ
نیمۂ بود از جمادے الآخرہ	دیہ بہو خارے مزار با بہرہ	
بہر آن خواجہ بہاء الدین ما	نقشبند نقشہائے دین ما	
از ربیع اولین روز سوم	روح خواجہ شد بنور خاص گم	
ہفت صد با یک نود سال وصال	شد فنا در ذات حضرت ذو الجلال	سنہ ۷۹۱ھ
مرقد پاک ست قصر عارفان	مہبطِ انوار عرفان ہر زمان	
بہر قطب حق علاء الدین ما	تازہ ساز رسم ہر آئین ما	
ہشت صد و بستم از ماہ رجب	خواجۂ عطار شد با قرب رب	سنہ ۸۰۲ھ
بہر آن یعقوب چرخی مہر دین	بلغنون شد مرقد شاہ یقین	
از جہان شد پنجم از ماہ صفر	خود ندیدم در کتب سال سفر	
بہر حضرت خواجۂ احرار ما	آن عبید اللہ پیر مقتدا	
از ربیع اولین بست و نہم	مہر تابانی زگیہان گشت گم	
ہشت صد پنج و نود سال وصال	شد سمرقند از مزارش با جلال	سنہ ۸۹۵ھ
بہر مولانا محمد زاہدے	عارف دین شیخ یزدان شاہدی	
غرّہ ماہ ربیع اولین	وخش گردیدہ مزار شیخ دین	
نہ صد و سی و شش آمد در شمار	شد وصال مرد راہ کردگار	سنہ ۹۳۶ھ
بہر درویش محمد شاہ دین	مرقد او انور از ماہ مبین	
نہ صد و ہفتاد سال وصل شاہ	یک کم از بستم محرم رفت آہ	سنہ ۹۷۰ھ

اے خدا از بہر حضرت خواجگی ‌ ‌ ‌ ہست املکش مزار آگہی

سنہ ۱۰۰۸ھ یکہزار و ہشت از ہجرت بسال ‌ ‌ ‌ بیست و دو از روز شعبان شد وصال

بہر خواجہ باقی باللہ ما ‌ ‌ ‌ قطب دین غوث ضمیر آگاہ ما

بست و پنجم از جمادی الآخرہ ‌ ‌ ‌ رخت بستہ با متاع فاخرہ

سنہ ۱۰۱۲ھ در ہزار و دو بدہ کرد انتقال ‌ ‌ ‌ رفت از دہلی بدار الاتصال

بہر شیخ احمد روشن ضمیر ‌ ‌ ‌ آن مجدد الف ثانی دستگیر

سنہ ۱۰۳۴ھ سال ہجرت یکہزار و سی و چار ‌ ‌ ‌ شہر سہرند آن مجدد را مزار

ہشتم از ماہ صفر کردہ سفر ‌ ‌ ‌ زین جہان در ملک جاویدان مقر

بہر حضرت خواجہ معصوم ما ‌ ‌ ‌ قبلہ مجد الدین شہ قیوم ما

از ربیع اولین روز نہم ‌ ‌ ‌ شد برضوان قدست اسرارہم

سنہ ۱۰۷۹ھ یکہزار و نہ ہفتاد و ست سال ‌ ‌ ‌ از وصال با جلال و با جمال

مرقد پاکش چو در سہرند شد ‌ ‌ ‌ شہرتش در روم و شام و ہند شد

بہر حضرت حجۃ اللہ نقشبند ‌ ‌ ‌ شاہ ابو القاسم بنام ارجمند

از محرم ماہ شد بیست و نہم ‌ ‌ ‌ نور حق از دیدہا گردید گم

سنہ ۱۱۱۴ھ یازدہ صد چاردہ از سال بود ‌ ‌ ‌ آمد اندر حضرت یزدان فرود

متصل از باغ فتح آمد مزار ‌ ‌ ‌ بلدۂ سہرند شد دار القرار

بہر حضرت قبلۂ عالم زبیر ‌ ‌ ‌ چارم از ذی القعدہ با لا کرد طیر

سنہ ۱۱۵۱ھ یازدہ صد با یک و پنجاہ بود ‌ ‌ ‌ قبلۂ عالم بہ مینو رفت زود

بہر خواجہ ما ضیاء اللہ ما ‌ ‌ ‌ بر سپہر نور مہر و ماہ ما

از ربیع اولین چاردہم ‌ ‌ ‌ نور خواجہ شد بہ نور خاص گم

بہر خواجہ شاہ آفاق ولے ‌ ‌ ‌ فضل رحمن را نمودہ منجلے

یکهزار و دو صد و پنجاه و یک   بود تا شد روح پاکش بر فلک   سنه ۱۲۵۱ھ
بهر حضرت فضل رحمن شاه دین   قبلهٔ پاکان امام المتقین
سیزده صد سیزده سال وصال   قطب عالم کرد زینجا انتقال   سنه ۱۳۱۳ھ
اے خدا از بهر پیران جهان   وارهان زین نفس کافر وارهان
یارب از بند خودم آزاد کن   خاطر مسکین غمگین شاد کن
از بلاے دام ده ما را خلاص   باز ده توفیق این شکرانه خاص
درد دل بخشیده که افزون بکن   ده پذیرائے خاصم در سخن
یاربا زکردار زشتم دار دور   از بلا محفوظ از نعمت شکور
حاسدان صد گونه آزارم دهند   غیبت و تهمت چها بهرم نهند
از وطن دورم زخویشانم نفور   سخت آسیمه سرم بس ناصبور
ناتوان جسمم کشد آزارها   صد گره افتاده اندر کارها
کرده محسود اگر حاسد مکن   گلبن ما را مکن چون خاربن
کن دعایم را اجابت مدعا   مدعایم را پذیرا کن خدا
والدینم پیر رب ارحمهما   کن غنی از حاجت ما و شما
کارسازا کارسازا توئے   دلنوازا دلنوازا توئے
گر زمانه بر سر جنگ آمده   هاشمی زین جنگ و لنگ آمده
دشمنانم دوست کن در یک نفس   من ندارم در دو عالم جز تو کس
دل ز دستم میرود بے اختیار   آمدم پیشت بچشم اشکبار
خواری و بے اعتباری ام ببین   هان سیه کارم بسی اندوهگین
جسم زارم را توانائی بده   این زبانم راست گویائی بده
نیک دانی زشتیِ اعمال ما   نیک گردان بهر پاکان حال ما

گرچہ اندر گوشۂ افتادہ ام　　با اسیرہا کجا آزادہ ام

این عزیزان بسکہ رنجورم کنند　　با شکایت سخت مجبورم کنند

عزتم دہ عزت دنیا و دین　　بہر نام پاک ختم المرسلین

نام پاکت ست ورد جان من　　ہاشمیم ہاشمی ایمان من

ہمتم دادی بلند و بخت پست　　پستہا را ہم بلندی از تو ہست

قطرہ ام لیکن ہم از دریای تو　　ذرہ ام لیکن ہم از صحرای تو

ای بزہ آمرز و ای پوزش پذیر　　رب اغفرلی توئی نعم النصیر

فی ہوا النفس عمری آہ ضاع　　کل سر جاوز الاثنین شاع

روسیہ سینہ فگارم ای خدا　　رحم کن بر حال زارم ای خدا

گر بدم خود را بہ نیکان بستہ ام　　رشتۂ شیرازۂ گلدستہ ام

بست و یک تاریخہا را گفتہ ام　　گوہر ہر سہ زبان را سفتہ ام

ہجری و فصلی و سنبت عیسوی　　بنگلہ و تعطیل و صوری معنوی

در زبان پارسی و ریختہ　　تازہ تازی نثر و نظم انگیختہ

مصرعی بے تخرجہ بے تعمیہ　　گوہر ہر سال کردم تعبیہ

فکر الماسی و تاریخم گہر　　قدر دان گوہر شناس مشتہر

داور و ڈپٹی کلکٹر با ہنر　　آن حسام الدین احمد دیدہ ور

آن مرید فضل رحمٰن مقتدا　　مخلص و خاص شہ ہر دو سرا

در جہان مشہور تر از مہر و ماہ　　حاکم دنیا و لیکن دین پناہ

خلق عامش باغ ہر دوستان　　نام دلکش چون بہار بوستان

از جلال فضل رحمن بہرہ ور　　تیغ دین احمدی شد با ظفر

بر سر اعدا است تیغ دین او　　حق پرستیہا گزین آئین او

ازخدا ترسد نہ ترسد از کسے   در ثنایش میتوان گفتن بسے

غائبانہ ہاشمی دارد نیاز   ہاشمی بر قدر دانیہا بناز

جامع تاریخہاے ہاشمی   شد حسام الدین بعین مردمی

مخلصانہ سعی او مشکور باد   ہاشمی تاریخہا مشہور باد

ولہ

تاریخہاے بدیع

١٣٠۴ ١٣٠۴

ولہ

شیخ مقبول بارگاہ خدا   عارف پاک ذات پیر گزین

عالم باعمل ستودہ صفات   عتبہ اش وقف نقشہاے جبین

فضل رحمن ازین سراے فنا   گشت زینت فزاے خلد برین

بست وسلخ ربیع الاول بود   شد زمین آسمان سپہر زمین

بعد مغرب چو شد بخلوت خاص   نم کنومۃ العروس گشت مبین

شمس رحمت نہان شد از گیہان   روز شنبہ بدفن حشر قرین

فیض بنیاد شد مرادآباد   گنج رحمت بکنج لحد دفین

غنچہ دلخون و گل گریبان چاک   نالۂ بلبل ست آہ حزین

قطب ہندوستان شد از گیہان   عالمی می طپد بخاک ببین

آسمان چون بہای ہای گریست   لرزہ افتاد بر زبان زمین

تیرہ و تار گشت روز چو شب   شد بمغرب چو مہر چرخ یقین

پشت مسجد دو تاست چون محراب   قبلہ گردید گرد کعبۂ دین

حضرت احمد میان سرشک فشانست   روح پاکش ہمیدہد تسکین

چرخ اگر صد ہزار چرخ زند   نتوان دید قطب ہند چنین

هاشمی خاک راه درگاه ست — سخت اندوهگین ست این مسکین
در صفے پور با تن رنجور — اوفتادست با دل غمگین
وارهان از بلاے نفس و جهان — دوستانم چو دشمنان بکمین
نشتر شوق دررگ جانست — کر توا ریخ خاص شد رنگین
میکشد جذب روح پاک تو دل — یا دتو میکنم بدین آئین
هاشمی سال وصل عرض نمود — قدوة العارفین ۱۳۱۱ھ بخلد مکین

ولہ

مات زبدة الفقرا صاحب الجود والكرم ۱۳۱۲ھ

ولہ

قطب المحققین جنت نشین ۱۳۱۲ھ

ولہ

موصوف زمانہ مشہور یگانہ — ممدوح خلائق سنت پہ فدا تھے
محمود خصائل معروف فضائل — اصحاب شمائل با فضل و ہدا تھے
وہ شاہ ولایت دنیا سے سدھارے — کیا پیر طریقت کیا راہنما تھے
تاریخ یہی بنگلہ کی صریحی — محبوب الٰہی مقبول خدا تھے ۱۳۱۲ب

ولہ

فضل رحمن بقرب یزدان رفت — رحمت و فضل تار و پود کفن
مہر آدینہ شد چو زیر زمین — خلد شد روح پاک را مسکن
روز شنبہ بگور آرامید — پیش مسجد شریف شد مدفن
عکس مہرست رونق مهتاب — نام احمد میان بود روشن
ذرہ پرتو نماید از خورشید — ز ابر نیسان ست قطرہ دُرِ عدن
هاشمی فضلیست سال وصال — شد باعلی بہشت امام زمن ۱۳۰۳ف

آه ویران شد این مراد آباد
قطب هندوستان امام زمان
رحمت ایزدی براهبری
نکهت گل نهان بگلشن شد
خوندائے زارجعی بشنید
شامگه شد غروب مهر یقین
واقف رمز آن تموتوا باش
هاشمی گفت سال در سنبت

ولہ

فضل رحمن چو شد بهشت آرا
بخدا گشت وصل مرد خدا
یکصد و پنج سال چهره کشا
قطره باز او فتاد در دریا
شد بسبحان ربی الاعلی
هست گردید روح نیست نما
چه فنا ئیکه هست عین بقا
فضل رحمن بخلد زیب فزا
سمت ۱۹۵۲

فضل رحمن شاه عرفان شیخ مشهور زمان
هاشمی سال مسیحی صوری و هم معنویست

ولہ

کعبهٔ دلهاے عالم رفت قبله رو بخلد
با هزار و هشت صد پنج و نود حق جو بخلد
۱۸۹۵ع

سلطان دین قطب جهان مقبول و مشهور زمان
درویش خوش شاهنشهے از راز عالم آگهے
شد مهر از گیتی نهان کو شد بعلیین روان
هر کس بفریاد و بکا نعره زنان و احسرتا
دلهای عالم خون شده هر کس ز خود بیرون شده
عشرت ز عسرت بی عمل رحمت ز حمت شد بدل
صد شور در بازارها - صد رخنه اندر کارها
ماتمکده شد عالمی - هر دل به گوناگون غمی
ویران مراد آباد شد - کاری جهان برباد شد
صد میان باچشم تر دل سوخته خسته جگر
مع مریدان پیش و پس گریه کنان خونین نفس

ولہ

علامهٔ هندوستان شد فضل رحمن از جهان
سنی پاسپر کرده رهے جز راه سنت جاودان
شد عالمی گریه کنان بارید خونها ز آسمان
در لرزه شد ارض و سما روز قیامت شد عیان
دیگر ندانم چون شده - دل رفت از سینه طپان
افتاد صد رنج و خلل - در کار گیتی الامان
دل میکشد آزارها - شد نقشبند خاندان
شد زخم دل بی مرهمی - از دیده جوے خون روان
صد آه و صد فریاد شد - بر آسمان تحسین خاکدان
با ضبط و بی تابی نگر در باخته تاب و توان
در کاروان بانگ جرس این ناله و آه و فغان

سال وصال ای ہاشمی ہجری بصوری معنوی
در سیزده صد سیزده شد با صفا اندر جنان

آسمان شورکنان زلزله آمد بجہان
مرد میدان فنا شیر نیستان بقا
بعد مغرب بشب بست و سوم کرد وداع
آه ازین سانحهٔ ماه ربیع الاول
ہاشمی مصرع بی نقطه بسال وصل ست

وله

فضل رحمن شه آفاق روان شد بخدا
زینت خلد فزا بیشتر از وقت عشا
مسجد و خرقه و سجاده و تسبیح و عصا
لرزه در گیتی و ہنگامهٔ محشر برپا
کرد آرام ارم مرد کمال و وسرا

فضلُ رحمٰن فتیٰ بذا اتی الله
ہاشمی قال عامَ رحلته

وله

وَهُوَ لِلْوَصْلِ وَالْبَقَا مشتاق
فات کان الشهیرُ بالآفاق

فضل رحمن شاه دین قطب زمین و آسمان
عاشق قرآن سراپا سیرت ختم الرسل
قبلهٔ دل کعبهٔ جان مرشد ہر دو جهان
عارف ہندوستان مقبول و مشہور زمان
مرشد او شاه آفاق آن شہیر دہلوے
والد او شاه اہل الله عرفان دستگاه
قطب اہل کشف آمد پور اہل الله شاه
فضل رحمن نام تاریخی ہمه دان سال عمر
بعد مغرب از ربیع اولین بست و سوم
در مرادآباد گردید این قیامت آشکار
عالمی اندر فراقش میطپید در خاک و خون

وله

در مرادآباد عالم بر جناب شمس فرق سود
بود شبہا در قیام و در رکوع و در سجود
آینه وحدت وجود و صورت وحدت شہود
عاش محموداً حمیداً راح فی دار الخلود
کو بمغرب در مغل پوره پس مسجد غنود
عبد رحمن شاه پیرش باب عرفانی کشود
مصرع سال ولادت زاسمان آمد فرود
تا ندای ارجعی از رحمت یزدان شنود
شمس رحمت شد نہان با مہر این چرخ کبود
آسمان شد اشک افشان روی گیتی تر نمود
طرفه ولہای جہانی با کف رحمت ربود

ہاشمی سال وصال فضل رحمن عرض کرد
عارف قطب زمانه مرشد آفاق بود

تتمۂ ضروری الملاحظہ

چونکہ گذشتہ سال حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن علیہ الرحمۃ والرضوان کے پہلے عرس شریف مین اس آسی مدراسی تجاوز عنہ ربہ الاناسی نے حسب ارشاد نورِ حدیقۂ فضل رحمانی نورِ حدیقۂ فیضِ سبحانی جناب افاضت مآب مولانا شاہ احمد میان صاحب سجادہ نشین عم فیضہ الی یوم الدین قریبِ مزار مقدس دش بجے دن کو کھڑے ہوکر اس کتاب کے مقدمے کی نثر عبارت کو جسمین مختصر حال حضرت مولانا صاحب قدس سرہ کے مرض اور وصال کا ہی تین چار ہزار آدمیون کے سامنے پڑھا تھا اور ثلٰث عشرۃ کاملۃ یعنی اپنی عربی فارسی اردو کی دش تاریخین بھی اس کتاب کے چودھوین صفحے تک پڑھکر سنائی تھین اور اکثر مقامات مین اجمال نظم کی تفصیل بھی بیان کی تھی جس سے سامعین کو دلگدازی اور رقّت کی عجیب کیفیت وجدانی پیدا ہوئی کہ بیان مین نہین آسکتی ؎

بطبع معنئے باشد کہ در گفتن نمے آید
خموشی گوہرے دارد کہ در سفتن نمی آید

اور بعد اسکے حضرت مولانا صاحب قدس سرہ کے شبِ وصال کا ایک لطیف نکتہ بیان کیا تھا کہ لوگ اس عرس شریف کو روزِ وصال نہ کہین بلکہ واقعی حال کے موافق شبِ وصال کہا کرین اور شبِ وصال بھی کیسی کہ سرِ شام ہی حضرت ذوالجلال والاکرام سے وصال کا پیغام آگیا اور پھر وہ وصال بھی کیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال بھی اسی ماہ مبارک مین ہوا تھا سبحان اللہ یہ سب حضرت نبوی روحی فداہٗ کی محبت اور اتباع سنت کا حسنِ نتیجہ تھا اور ظاہر ہی کہ اس وقت وصال مین عارفِ کامل اور درویش واصل کی روحِ مقدس کو ایک خاص تعلق اور توجہ کے ساتھ مسرت قربِ حق کی خصوصیت ہوا کرتی ہی اسی واسطے ارباب لطائف نے اسوقت وصالِ مشایخ کرام کا نام عرس شریف رکھا ہی درحقیقت اس عالمِ مجاز مین حقیقی اور تحقیقی شادی وصالِ اہل حال کی یہی تقریب ہی اسی وجہ سے ہزارون مریدین اور معتقدین بڑی بڑی دور سے شدِ رحال کرکے قربِ الٰہی کے تقریب سے خیر و برکت اور فیض و نعمت حاصل کرنے کو حاضر ہوتے ہین غرض کہ یہ شبِ شبِ وصالِ عاشقِ نزار ہی اور

یہ وقت وقتِ انتقالِ عابدِ شب زندہ دار ہے۔ پس طالبانِ وصالِ رحمانی اور شائقِ مذاقِ وجدانی اس نکتے کو خوب جانتے ہین کہ وصال اربابِ حال کی نسبت جو مناسبتِ شبِ وصال کو ہے وہ روزِ وصال کو ہرگز نہین چنانچہ اسی مضمونِ شبِ وصال کی مناسبت مین یہ پہلی تاریخ خاکسار نے پڑھی تھی مگر اُسوقت تک اس کتاب مین چھپی نتھی اب یہ تاریخ بھی اِس ضمیمۂ جدیدہ مین مع تاریخ دیگرِ سالِ حال کے چھپوا...

[illegible]

فضلِ رحمن رُو نماید سی تلّلے	بلکہ رویش دل رُباید سی تلّلے
لطفِ وصل اندر شب آید سی تلّلے	این لطیفہ جان فزاید سی تلّلے
وصلِ لیلی را مناسب لیل ہست	وصل اندر لیل باید سی تلّلے
این شبِ وصل ست نی روزِ وصال	وصل را شب پردہ شاید سی تلّلے
پس وصال فضل رحمن در شب ست	پس وصالش حق نماید سی تلّلے
این وصال عاشق صادق بود	عاشقی را صدق باید سی تلّلے
فضلِ رحمن آنکہ او در قبر ہم	بر در رب جبہہ ساید سی تلّلے
چون نسیمِ فضل رحمن در وزد	غنچۂ دلہا کشاید سی تلّلے
مدحت آن بلبلِ گلزارِ قدس	از لب گل برگ شاید سی تلّلے
طالب ارشادِ راہِ عشق را	اینچنین مرشد بباید سی تلّلے
بعدِ مُردن ہم بروے زائران	باب رحمت را کشاید سی تلّلے
وہ چہ صائب رائی روشن روی او	جان نوازد دل فزاید سی تلّلے
رویت انوارِ رویش را اگر	رویت مرآت باید سی تلّلے
فضلِ رحمن تا قیامت مثلِ او	مادر گیتی نزاید سی تلّلے
فضلِ رحمن فضلِ رحمن دمبدم	ہر رگِ جانم سراید سی تلّلے
فضلِ رحمن فضلِ یزدان فضلِ حق	فضل اندر فضل آید سی تلّلے

اسمائے گل ذکرش چو روشن آینہ ۔۔۔ زنگ از دلہا زداید ﷲ
مسیحا پ ۔۔۔ سالش آسی فضل رحمن علیہ ۔۔۔ زین دعا ابجد برآید ﷲ

ولہ ایضاً

فضلِ رحمن آنکہ باشد فضلِ ربِ ذوالمنن ۔۔۔ فضلِ رحمن آنکہ باشد پیرِ پیران زمن
فضلِ رحمن آنکہ باشد کفر را بنیاد کن ۔۔۔ فضلِ رحمن آنکہ باشد شرک را گردن شکن
فضلِ رحمن آنکہ باشد وارثِ ہر بے پدر ۔۔۔ فضلِ رحمن آنکہ باشد والی ہر بے وطن
فضلِ رحمن آنکہ باشد در دلِ من در سرم ۔۔۔ فضلِ رحمن آنکہ باشد در روانم در بدن
فضلِ رحمن آنکہ باشد ذکرِ روح و وردِ دل ۔۔۔ فضلِ رحمن آنکہ باشد حرزِ جان و حفظِ تن
فضلِ رحمن آنکہ باشد جبرِ کسرِ عظمِ جان ۔۔۔ فضلِ رحمن آنکہ باشد مرہمِ زخمِ کہن
فضلِ رحمن آنکہ باشد دوستِ ہر کسر و عجز ۔۔۔ فضلِ رحمن آنکہ باشد دشمنِ ہر ما و من
فضلِ رحمن آنکہ باشد جلوتش در خلوتے ۔۔۔ فضلِ رحمن آنکہ باشد خلوتش در انجمن
فضلِ رحمن آنکہ باشد در جہان باغ و بہار ۔۔۔ فضلِ رحمن آنکہ باشد چون نسیم اندر چمن
فضلِ رحمن آنکہ باشد پیرِ ہر برنا و پیر ۔۔۔ فضلِ رحمن آنکہ باشد مرشدِ ہر مرد و زن
فضلِ رحمن آنکہ از ابدال و اوتادِ زمان ۔۔۔ فضلِ رحمن آنکہ از اعیان و اقطابِ زمن
فضلِ رحمن آنکہ در عالم علمِ توحیدِ او ۔۔۔ فضلِ رحمن آنکہ جز وحدت نگفتا یک سخن
فضلِ رحمن آنکہ زد آوازِ تسبیح از درون ۔۔۔ فضلِ رحمن آنکہ گفت اﷲ اﷲ از دہن
فضلِ رحمن آنکہ از نعشش برآمد بوی خوش ۔۔۔ فضلِ رحمن آنکہ سر زد نفحِ طیبش از کفن
خاصہ وقتِ وصلِ روحش روح و ریحان بر دمید ۔۔۔ گوئیا وا کردہ شد صد طبلۂ مشکِ ختن
فضلِ رحمن آنکہ باشد کز نسیم فضلِ او ۔۔۔ غیرتِ گلزار گردد خار و خس اندر دمن
فضلِ رحمن آنکہ در موسوم واسمش نکتہ ایست ۔۔۔ کان چو روح اندر تن و این ہمچو شمع اندر لگن
قَلْبُہٗ قَلْبٌ سَلِیْمٌ وَجْہُہٗ وَجْہٌ وَجِیْہٌ ۔۔۔ رُوْحُہٗ رُوْحٌ لَطِیْفٌ خَلْقُہٗ خُلْقٌ حَسَنٌ

[illegible]

نافِ جسمش نافهٔ خیز و خاکِ قبرش نفحه بیز — آن نسیم از یاسمین واین [illegible] اور شاہ [illegible]

فضل رحمن مہرِ اشراق ست و ہم مہرِ قلوب — فضل رحمن شاہِ آفاق ست و ہم [illegible]

فضل رحمن شاہ ہست احمد میان شہزادہ ہست — آن قمر اندر جہان واین سہیل اندر [illegible]

آن چو مہرِ نیم روز و این چو ماہِ نیم ماہ — آن چو بحری پرخروش و این چو نہری جوش [illegible]

فضل اندر احمد و احمد میانِ فضل ہست — چون احد در احمد و احمد میان [illegible]

فضل رحمن در شہود و فضل رحمن در وجود — فضل رحمن در خفا و فضل رحمن در [illegible]

فضل رحمن آنکه جز قرآن و تفسیر و حدیث — حرفے از بدعت نگفتا تا زبان [illegible]

فضل رحمن جان نثار مصحفِ خیر الصحف — فضل رحمن دل فدای سنتِ خیر [illegible]

پس چرا نبود بدل شیدای قرآن و حدیث — کان دو ابرو شوخ دار دو دین و کا [illegible]

فضل رب در احمد و احمد میانِ فضلِ رب — ہمچو جان اندر تن و تن در میانِ [illegible]

با وجود جذب بود او سالک راہ نبی — عاشق جانباز محبوبِ خدای [illegible]

ہمچو صلصل در خلای راغ کو کو بر زبان — ہمچو بلبل در ملاے باغ بر گل نغمہ [illegible]

وجدش اندر جذب و جذبش اندر احوال سلوک — مہر او بر قہر او شد غالب اندر ہر سخن

جد و جہدش بود جانش را بوصل جانِ جان — در خیال وصل شیرین ہمچو سعے کوہکن

فضل رحمن را بجلوت خلوت آمد جلوه گر — فضل رحمن را بخلوت جلوهٔ جلوت فکر

فضل رحمن گاه اندر جذبے گاه اندر سلوک — فضل رحمن گاه اندر سیر و گہ اندر وطن

فضل رحمن گر شود شامل بحالِ ہر مرید — وقتِ موتش خاتمہ با خیر گردد بے سخن

فضل رحمن کافی و بس بہرِ ہر فتح و کشود — زانکه نبود مخلصی بے فضل رحمن از [illegible]

فضلِ رحمن فضلِ رحمن ذکرِ جان در ہر زمان — فضلِ رحمن فضلِ رحمن وردِ دل در ہر زمن

ہاتفِ آسی بہرِ سالِ وصلِ آن واصل بحق
گفت حق جو شد بحق واصل چو شہد اندر لبن
۱۳۱۴ھ

بسم الله الرحمن الرحیم

فضل رحمن فضل رحمن فضل رحمن است و بس

فضل رحمن فضل رحمن بس بود ای بی نیاز

فضل رحمن فضل رحمن آمد بر دل در زمان

فضل رحمن فضل رحمن و در جان در نفس